e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

ایئر مارشل اندر پال والیا فضائیہ کے نئے نائب سربراہ ہوں گے

نئی دہلی (یواین آئی) ایئر مارشل اندر پال سنگھ والیا کو ہندوستانی فضائیہ کا نیا نائب سربراہ مقرر کیا گیا ہے۔ وہ یکم نومبر سے یہ عہدہ سنبھالیں گے۔ فی الحال وہ مشرقی فضائی کمان کے ایئر آفیسر کمانڈنگ اِن چیف ہیں۔ وہ ایئر مارشل آشوتوش دیکشت کی جگہ لیں گے، جو ہفتہ کو فضائیہ کے سربراہ کا عہدہ سنبھالیں گے۔ وزارت دفاع نے جمعہ کو بتایا کہ نیشنل ڈیفنس اکیڈمی کے سابق طالب علم ایئر مارشل والیا کو 11 جون 1988 کو ہندوستانی فضائیہ کی لڑاکا طیاروں کی شاخ میں کمیشن ملا تھا۔ تقریباً چار دہائیوں پر محیط اپنے سروس کیریئر کے دوران انہوں نے کئی اہم ذمہ داریاں نبھائی ہیں۔ انہیں مِگ-21، مِگ-23، مِگ-27، جیگوار اور سُخوئی-30 کے تمام ورژن اڑانے کا تجربہ حاصل ہے۔ انہوں نے لڑاکا طیاروں کے اسکواڈرن، ٹیکٹکس اینڈ ایئر کامبیٹ ڈیولپمنٹ اسٹیبلشمنٹ (ٹی اے سی ڈی ای) اور فضائیہ کے بریلی اسٹیشن کی کمان سنبھالی ہے۔

عدالتی کارروائی کی ویڈیو کے غیر مجاز استعمال پر سپریم کورٹ سخت

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے عدالتی کارروائی کی آڈیو اور ویڈیو ریکارڈنگ کے غیر مجاز استعمال، اس میں ردوبدل اور تجارتی مقاصد کے لیے استحصال پر سخت موقف اختیار کرتے ہوئے مرکزی حکومت کو ہدایت دی ہے کہ اس سلسلے میں تیار کیے جانے والے مجوزہ پالیسی فریم ورک میں خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کے لیے بھی مناسب اقدامات شامل کیے جائیں۔ چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت، جسٹس جوی مالیہ باگچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ نے جمعہ کو الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت (مائٹی) کو رواں سال جولائی میں سپریم کورٹ کی جانب سے جاری کیے گئے عبوری احکامات پر عمل درآمد یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ نے اپنے حکم میں کہا کہ وزارت کو عبوری ہدایات پر عمل درآمد یقینی بنانا ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی ان ہدایات کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف ضروری کارروائی کے اقدامات بھی مجوزہ پالیسی فریم ورک کا حصہ بنائے جائیں۔

Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 36 Saturday , October 30 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۶)شمارہ نمبر(۳۶) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۳۱-اکتوبر ۲۰۲۶ء،مطابق ۱۹/جمادی الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

95سال بعد مردم شماری میں ذات کا خانہ بھی شامل

مردم شماری 2027 کا اعلان، یوپی اور پنجاب سمیت 5 انتخابی ریاستیں فی الحال مستثنیٰ، 25 جنوری سے 28 فروری تک ہوگی آبادی کی گنتی

نئی دہلی: (ایجنسی) مرکزی حکومت نے مردم شماری 2027 کے لیے تاریخوں کا اعلان کر دیا ہے۔ ملک کے بیشتر حصوں میں 25 جنوری سے 28 فروری 2027 تک مردم شماری کا عمل مکمل کیا جائے گا۔ اس مرتبہ تقریباً 95 سال بعد مردم شماری میں ذات سے متعلق معلومات بھی جمع کی جائیں گی۔ اترپردیش، پنجاب سمیت پانچ انتخابی ریاستوں اور برف باری سے متاثرہ علاقوں کو فی الحال مقررہ پروگرام سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

قابل ذکر ہے کہ تقریباً 95 برس بعد مردم شماری میں ذات سے متعلق معلومات بھی جمع کی جائیں گی۔ مردم شماری کسی بھی ملک کے لیے ایک اہم عمل ہوتا ہے، کیونکہ اس کے ذریعے ملک کی آبادی کی تعداد اور اس کی سماجی و معاشی ساخت کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ ہندوستان میں آخری مرتبہ مردم شماری 2011 میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد 2021 میں مجوزہ مردم شماری کو کورونا وبا کے باعث ملتوی کردیا گیا تھا۔

مقررہ پروگرام کے مطابق مردم شماری 2027 کا انعقاد 25 جنوری سے 28 فروری تک ہوگا۔ اس دوران ملک کے مختلف حصوں میں آبادی کی گنتی کی جائے گی، تاہم برف باری سے متاثرہ اور انتخابی ریاستوں کو اس پروگرام سے فی الحال الگ رکھا گیا ہے۔ ان ریاستوں میں مقررہ مدت کے دوران معمول کے مطابق مردم شماری نہیں ہوگی۔ البتہ جاری کردہ پروگرام میں مستثنیٰ ریاستوں کے لیے الگ تاریخوں کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

ہندوستان میں آخری مردم شماری 2011 میں دو مرحلوں میں مکمل کی گئی تھی۔ اس کے بعد حکومت نے 2021 میں بھی مردم شماری کرانے کا منصوبہ بنایا تھا، جس کے لیے دو مرحلے مقرر کیے گئے تھے۔ پہلا مرحلہ اپریل سے ستمبر 2020 کے درمیان اور دوسرا مرحلہ فروری 2021 میں مکمل ہونا تھا۔ پہلے مرحلے کی تیاریاں بھی پوری کر لی گئی تھیں اور بعض ریاستوں و مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں یکم اپریل 2020 سے زمینی سطح پر کام شروع ہونا تھا، لیکن اسی دوران ملک بھر میں کورونا وبا پھیل گئی، جس کے باعث مردم شماری کا عمل ملتوی کرنا پڑا۔ اس کے بعد سے ملک میں نئی مردم شماری نہیں ہوسکی۔

برف باری سے متاثرہ اور انتخابی ریاستوں کو مردم شماری کی مقررہ مدت سے مستثنیٰ رکھنے کے پیچھے انتظامی اور موسمی وجوہات بتائی جارہی ہیں۔ برفانی علاقوں میں موسم کی شدت اور آمدورفت میں دشواری مردم شماری کے کام کو متاثر کر سکتی ہے، جبکہ انتخابی ریاستوں میں انتخابات کے باعث انتظامیہ پہلے ہی مختلف ذمہ داریوں میں مصروف رہتی ہے۔

تاہم ابھی یہ واضح نہیں کیا گیا ہے کہ کن کن ریاستوں کو اس چھوٹ میں شامل کیا گیا ہے اور وہاں مردم شماری کا عمل کب شروع ہوگا۔ فی الحال اتنا ہی بتایا گیا ہے کہ 25 جنوری سے 28 فروری 2027 کے درمیان ملک کے بیشتر حصوں میں مردم شماری کرائی جائے گی، جبکہ انتخابی اور برف باری سے متاثرہ علاقوں کے لیے الگ انتظامات کیے جائیں گے۔

مردم شماری 2027 اس لیے بھی اہم ہے کہ ملک میں آخری مرتبہ آبادی کی گنتی 2011 میں ہوئی تھی۔ 2021 میں ہونے والا یہ عمل کورونا وبا کی وجہ سے مکمل نہیں ہوسکا تھا۔ ایسے میں نئی مردم شماری کے ذریعے ملک کی آبادی سے متعلق تازہ ترین اعداد و شمار سامنے آئیں گے۔ ان معلومات سے حکومت کو آبادی کی صورت حال سمجھنے اور مستقبل کی ترقیاتی و فلاحی منصوبہ بندی کے لیے لائحہ عمل تیار کرنے میں مدد ملے گی۔ فی الحال اعلان کردہ پروگرام کے مطابق مردم شماری 25 جنوری سے 28 فروری 2027 تک ہوگی، جبکہ انتخابی اور برف باری سے متاثرہ ریاستوں کو اس پروگرام سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ ان ریاستوں میں مردم شماری کی الگ تاریخوں اور طریقۂ کار کے بارے میں مزید تفصیلات سامنے آنا ابھی باقی ہیں۔

جوشی مٹھ کے قریب ہیلی کاپٹر حادثہ کا شکار، پائلٹ سمیت 6 لوگوں کی موت!

چمولی (ایجنسی) اتراکھنڈ میں جوشی مٹھ کے قریب آج ایک ہیلی کاپٹر حادثے کا شکار ہوگیا۔ ہیلی کاپٹر بدری ناتھ دھام سے واپس لوٹ رہا تھا۔ بتایا گیا ہے کہ ہیلی کاپٹر میں پائلٹ سمیت 6 افراد سوار تھے، جن میں 5 مسافر شامل تھے۔ غیر مصدقہ ذرائع کے حوالہ سے بتایا جارہا ہے کہ اس حادثہ میں تمام 6 افراد کی موت ہوگئی ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی انتظامیہ کی ٹیم کو جائے وقوع کے لیے روانہ کردیا گیا تھا۔ چمولی کے ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ وویک پرکاش نے بتایا کہ علاقہ میں ہیلی کاپٹر کی تلاش کے لیے تلاشی اور راحت و بچاؤ مہم شروع کردی گئی ہے۔ دراصل، ہیلی کاپٹر بدری ناتھ دھام میں کچھ لوگوں کو درشن کرانے کے بعد واپس لوٹ رہا تھا، جو جوشی مٹھ کے قریب اچانک لاپتہ ہوگیا تھا۔ موصولہ اطلاع کے مطابق ہیلی کاپٹر بدری ناتھ سے پرواز بھر کر واپس آرہا تھا، لیکن جوشی مٹھ کے مرواری علاقہ کے قریب چائے گاؤں کی پہاڑی کے نزدیک ہیلی کاپٹر سے رابطہ منقطع ہوگیا۔ اس کے بعد خدشہ ظاہر کیا گیا تھا کہ ہیلی کاپٹر حادثے کا شکار ہوگیا ہے۔ ہیلی کاپٹر ٹرانس بھارت کمپنی کا بتایا جارہا ہے، جس کا رجسٹریشن نمبر وی ٹی-ایچ سی ایکس ہے۔ اس حادثہ کی خبر ملنے کے بعد اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے شدید افسوس ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ جوشی مٹھ کے پاس چائی گاؤں میں ہیلی کاپٹر حادثہ کی خبر افسوسناک ہے۔

دیوالی سے قبل پی ایم کسان اسکیم کی 24ویں قسط جاری

ملک کا زرعی بجٹ اب پانچ گنا سے بھی زیادہ ہوگیا ہے: پی ایم مودی

بناس کانٹھا، (یواین آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے دیوالی سے قبل ملک کے کسانوں کو تحفہ دیتے ہوئے جمعہ کے روز گجرات کے بناس کانٹھا سے پردھان منتری کسان سمان ندھی (پی ایم کسان) اسکیم کی 24ویں قسط جاری کی۔ اس کے تحت ملک بھر کے 9.34 کروڑ سے زائد اہل کسانوں کے بینک کھاتوں میں راست فائدہ منتقلی (ڈی بی ٹی) کے ذریعے مجموعی طور پر 18,690 کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم منتقل کی گئی۔ اس موقع پر یہاں منعقدہ مرکزی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ 2013-14 کے مقابلے میں ملک کا زرعی بجٹ اب پانچ گنا سے بھی زیادہ ہوگیا ہے۔ پی ایم کسان سمان ندھی کروڑوں چھوٹے کسانوں کی زندگی کا ایک لازمی حصہ بن چکی ہے۔ اس قسط کے تحت صرف گجرات کے 50 لاکھ سے زائد کسانوں کے کھاتوں میں ایک ہزار کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم جمع ہوئی ہے، جس میں بناس کانٹھا کے لاکھوں کسان خاندانوں کے کھاتوں میں منتقل ہونے والے تقریباً 50 کروڑ روپے بھی شامل ہیں۔ وزیر اعظم نے اپنے خطاب میں کہا کہ گزشتہ برسوں کے دوران حکومت کی مختلف کسان دوست پالیسیوں کے نتیجے میں کسانوں کو 50 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم یا تو فراہم کی گئی ہے یا ان کی بچت ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں پانچ اہم اسکیموں اور فیصلوں کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پی ایم کسان سمان ندھی کے تحت تقریباً ساڑھے چار لاکھ کروڑ روپے براہ راست چھوٹے کسانوں کے بینک کھاتوں میں پہنچائے گئے ہیں۔

گیانیش کمار کے خلاف انڈیا بلاک کا 'عوامی مواخذہ' پروگرام ایک دن کے لیے ملتوی!

نئی دہلی (ایجنسی) اپوزیشن پارٹیاں ایس آئی آر اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف زوردار انداز میں آواز اٹھارہی ہیں۔ گیانیش کمار کے خلاف انڈیا بلاک نے آج 'علامتی پارلیمنٹ' منعقد کر 'عوامی مواخذہ' کا پروگرام بنایا تھا، لیکن اب یہ پروگرام 31 اکتوبر کو کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اپوزیشن پارٹیوں نے اس پروگرام کو ایک دن کے لیے ملتوی کردیا ہے، اور یہ جانکاری بھی دی ہے کہ کل دوپہر یہ عمل انجام دیا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ یہ پروگرام 'ووٹ چوری' کے معاملہ پر اپوزیشن کے علامتی احتجاج کا حصہ ہے۔ اب اس پروگرام کا انعقاد کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کی رہائش گاہ پر کل کیا جائے گا۔ اطلاع کے مطابق پروگرام دوپہر 3.30 بجے شروع ہوگا۔ اپوزیشن پارٹیوں نے اسے 'گیانیش کمار کا عوامی مواخذہ' نام دیا ہے۔ اس میں انڈیا بلاک کے اراکین پارلیمنٹ اور لیڈران کی شرکت ممکن ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ لوک سبھا کی سابق اسپیکر میرا کمار اس پروگرام کی صدارت کریں گی۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اس پروگرام میں گیانیش کمار کے خلاف مواخذے کی تجویز پیش کریں گے۔ اس کے بعد راہل گاندھی اپنی بات رکھیں گے۔ آخر میں اس تجویز کو منظور کیا جائے گا۔ امکان ہے کہ انڈیا بلاک کی ہر پارٹی کی جانب سے ایک لیڈر اس موقع پر اپنی بات رکھے۔ اس سے قبل جمعرات کو اپوزیشن پارٹیوں کے لیڈران نے کھڑگے کی رہائش گاہ پر میٹنگ کی تھی۔ اس میں پروگرام کی تیاریوں اور اس کے خاکہ کو حتمی شکل دی گئی تھی۔

لوگوں کو دہلی آنے سے روکنے کی پوری کوشش کر رہے امت شاہ: راہل

نئی دہلی: کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے کہا ہے کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اپوزیشن کے مجوزہ احتجاج میں شرکت کے لیے لوگوں کو دہلی آنے سے روکنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یکم نومبر کو تمام اپوزیشن جماعتیں رام لیلا میدان تک مارچ کریں گی، جس میں سیاسی اور غیر سیاسی ہر طبقے کے لوگوں کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ راہل گاندھی نے جمعہ کو میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امت شاہ لوگوں کو دہلی آنے سے روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لاکھوں لوگوں کو ان کے حق رائے دہی سے محروم کیا جا رہا ہے اور ان کے ووٹ چھینے جا رہے ہیں۔ راہل گاندھی کے مطابق، ایسا اڈانی، امبانی، وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ اور آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت کو فائدہ پہنچانے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے یکم نومبر کو ہونے والے مارچ کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ تمام اپوزیشن جماعتیں رام لیلا میدان تک مارچ کریں گی۔

یوپی میں تیسری بار حکومت بنی تو نافذ کریں گے یکساں سول کوڈ: امت شاہ

بی جے پی کی ریاستی مجلس عاملہ کے اجلاس: ووٹر لسٹوں میں چھوٹے ہوئے اہل ووٹروں کے نام شامل کرانے کے لیے مہم چلائیں: سی ایم یوگی

لکھنؤ: مرکزی وزیر داخلہ اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سینئر رہنما امت شاہ نے اعلان کیا ہے کہ اتر پردیش میں اگر بی جے پی مسلسل تیسری بار حکومت بنانے میں کامیاب ہوتی ہے تو ریاست میں یکساں سول کوڈ (یو سی سی) نافذ کیا جائے گا۔ ان کے اس اعلان پر سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے طنزیہ ردعمل ظاہر کیا ہے، جب کہ کانگریس بھی یو سی سی کے معاملے پر بی جے پی کو نشانہ بنا رہی ہے۔ امت شاہ نے جمعہ کو لکھنؤ میں بی جے پی کی دو روزہ ریاستی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک کی کئی ریاستوں میں یکساں سول کوڈ نافذ ہو چکا ہے اور اتر پردیش میں بھی بی جے پی کی تیسری بار حکومت بننے پر اسے نافذ کیا جائے گا۔ اس میٹنگ میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ، دونوں نائب وزرائے اعلیٰ کیشو پرساد موریہ اور برجیش پاٹھک، ریاستی بی جے پی صدر پنکج چودھری سمیت پارٹی کے کئی سینئر رہنما موجود تھے۔ امت شاہ نے اپنے خطاب میں بی جے پی کے انتخابی وعدوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی نے جو عزم کیا ہے اسے پورا کر کے دکھایا ہے۔ انہوں نے جموں و کشمیر سے آئین کی دفعہ 370 ہٹائے جانے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ بی جے پی نے اپنے وعدے کو عملی جامہ پہنایا ہے۔ اسی طرح اتر پردیش میں بھی تیسری بار حکومت بننے پر یکساں سول کوڈ نافذ کیا جائے گا۔

کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے گزشتہ ماہ الزام لگایا تھا کہ مودی حکومت یکساں سول کوڈ کو قانونی اصلاحات کے بجائے سماج میں تقسیم اور سیاسی توجہ ہٹانے کے لیے استعمال کر رہی ہے۔ انہوں نے یہ سوال بھی اٹھایا تھا کہ کیا دستور ساز اسمبلی نے کبھی یہ تصور کیا تھا کہ ملک کی ہر ریاست اپنا الگ یکساں سول کوڈ بنائے گی؟ واضح رہے کہ یکساں سول کوڈ کا مقصد شادی، طلاق، وراثت اور گود لینے جیسے معاملات میں تمام شہریوں کے لیے یکساں قانونی ضابطے نافذ کرنا ہے۔ فی الحال ان معاملات میں مختلف مذہبی برادریوں کے پرسنل لاز بھی نافذ ہیں۔ امت شاہ کا یہ اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب اتر پردیش میں 2027 کے اسمبلی انتخابات کے لیے بی جے پی نے اپنی تنظیمی سرگرمیاں تیز کردی ہیں۔ اس اعلان کے بعد ریاست میں یکساں سول کوڈ ایک بار پھر سیاسی بحث کا اہم موضوع بن گیا ہے۔

وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا ہے کہ آبادی کے اعداد و شمار کے مطابق ریاست میں 16 کروڑ سے زیادہ ووٹر ہونے چاہئیں، لیکن فی الحال ووٹروں کی تعداد تقریباً 13 کروڑ ہے۔ ووٹر لسٹ سے 1.27 کروڑ ہندو ووٹروں کے نام غائب ہونا تشویشناک ہے۔ اس صورت حال سے شہری بلدیاتی اداروں کی 28 نشستیں متاثر ہورہی ہیں۔ ان میں 66 لاکھ ایسے افراد ہیں جن کے نام پنچایت کی ووٹر لسٹ میں تو شامل ہیں، لیکن اسمبلی کی ووٹر لسٹ میں نہیں ہیں۔ سرکاری اسکیموں کا فائدہ اٹھانے والے تقریباً 55 لاکھ افراد کے نام بھی ووٹر لسٹ میں موجود نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ 18 اور 19 سال کی عمر کے ساڑھے چار لاکھ نوجوانوں کے نام بھی فہرست میں شامل نہیں کیے گئے ہیں۔ دوسری ریاستوں سے بہو بن کر آنے والی خواتین کے نام بھی ووٹر لسٹ میں درج نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 145 اسمبلی نشستوں پر جیت اور ہار کا فرق بہت کم رہتا ہے، اس لیے اس معاملے میں خاص احتیاط ضروری ہے۔

امت شاہ کے یوپی دورے پر اکھلیش کا طنز

بڑی دیر کردی مہرباں آتے آتے

یکم نومبر کو دہلی میں انڈیا اتحاد کی ریلی میں شرکت کریں گے اکھلیش یادو

لکھنؤ: سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کے اتر پردیش میں تیسری بار بی جے پی حکومت بننے پر یکساں سول کوڈ (یو سی سی) نافذ کرنے کے بیان پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ "مہرباں آتے آتے بڑی دیر کردی۔" اکھلیش یادو نے کہا کہ صرف تقریروں سے کچھ طے نہیں ہوتا۔ بی جے پی لوک سبھا اور قانون ساز کونسل کے انتخابات میں شکست کھا چکی ہے۔ وارانسی میں بھی بی جے پی کو دوہری شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اب پارٹی کی اندرونی رسہ کشی مزید بے نقاب ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ قانون ساز کونسل میں سماجوادی پارٹی کی تعداد بڑھ رہی ہے اور آئندہ اسمبلی انتخابات میں پارٹی تاریخی کامیابی حاصل کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ اسمبلی انتخابات میں سماجوادی پارٹی خواتین کو بی جے پی کے مقابلے میں زیادہ ٹکٹ دے گی۔ سابق کابینی وزیر سوامی پرساد موریہ کو اتحاد کے تحت نشستیں دینے سے متعلق سوال پر اکھلیش یادو نے کہا کہ ان کی نشستیں سماجوادی پارٹی کے کھاتے میں شمار نہیں ہوں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ بعض معاملات میں خاموش رہنا ہی بہتر ہوتا ہے۔

اکھلیش یادو یکم نومبر کو دہلی میں منعقد ہونے والی انڈیا اتحاد کی ریلی میں شرکت کریں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ووٹر لسٹوں میں دھاندلی، فرضی فارم نمبر 7 بھروانے اور ووٹروں کے نام حذف کرنے کے معاملات میں الیکشن کمیشن نے کوئی کارروائی نہیں کی، جبکہ سماجوادی پارٹی مسلسل اس سلسلے میں شکایت کرتی رہی ہے۔ انہوں نے الیکشن کمیشن سے مطالبہ کیا کہ گرام سبھا کی سطح پر دستیاب بایومیٹرک ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے ووٹر فہرستوں کی اصلاح کی جائے، آدھار کارڈ کو دھاتی شکل میں تیار کیا جائے اور ووٹر لسٹوں کو آدھار کارڈ سے منسلک کیا جائے۔

فرانسیسی بحریہ کے رافیل آئی این ایس وکرانت پر پہلی لینڈنگ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) رافیل میرین (رافیل-ایم) لڑاکا طیارے نے 29 اکتوبر کو ہندوستانی بحریہ کے مقامی طور پر تیار کردہ طیارہ بردار جنگی جہاز آئی این ایس وکرانت پر پہلی ہی کوشش میں کامیاب لینڈنگ کی۔ یہ ہندوستانی بحریہ کے لیے ایک اہم پیش رفت ہے۔ رافیل میرین فرانسیسی بحریہ کا لڑاکا طیارہ ہے اور اس کی پرواز فرانسیسی پائلٹ انجام دے رہے تھے۔ ان آزمائشی پروازوں کے ذریعے ہندوستانی بحریہ میں رافیل میرین طیاروں کو عملی طور پر استعمال کرنے کے عمل کا آغاز ہوگا۔ واضح رہے کہ ہندوستان کو ابھی تک رافیل میرین طیارے موصول نہیں ہوئے ہیں۔ سمندر میں موجود جنگی جہاز سے لڑاکا طیارے کو اڑانا اور اسی جہاز پر واپس اتارنا عام طیاروں کی پرواز کے مقابلے میں بالکل مختلف اور دشوار عمل ہے۔ رافیل میرین کے معاملے میں اصل چیلنج یہ جانچنا تھا کہ فرانس کے لیے تیار کیے گئے اس طیارے کو ہندوستانی جنگی جہاز کی تکنیکی ضروریات اور نظام کے مطابق استعمال کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ جنگی جہاز سے لڑاکا طیارے کو اڑانے کے لیے بنیادی طور پر دو تکنیکیں استعمال کی جاتی ہیں، جنہیں CATOBAR اور STOBAR کہا جاتا ہے۔

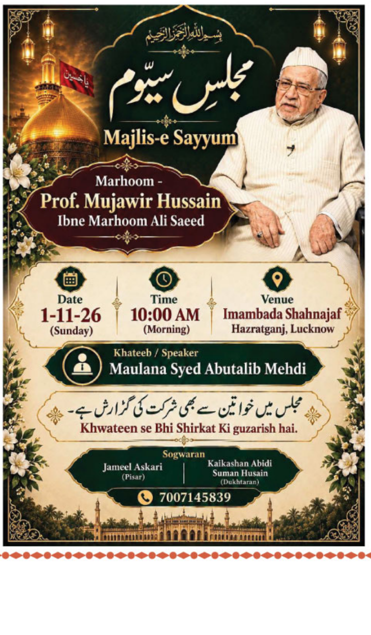

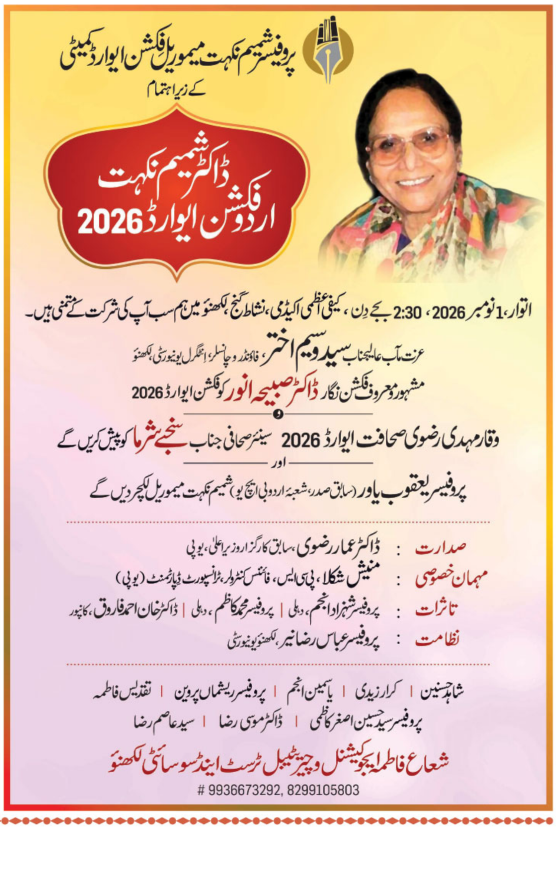

ووٹوں کی گنتی مکمل، نیتن یاہو کا اتحاد اکثریت سے محروم

شاندار کارکردگی کے بعد، نتن یاہو کی نظریں عرب جماعتوں پر، فوجی خدمات سے استثنیٰ کا معاملہ بدستور تنازع کا باعث بنا،

یروشلم: اسرائیل میں حتمی انتخابی نتائج سامنے آ چکے ہیں، جس کے نتیجے میں غیر یقینی صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔ پارلیمنٹ میں نہ تو وزیر اعظم بنجمن نتن یاہو کے اتحاد کو اور نہ ہی مرکزی اپوزیشن اتحاد کو اکثریت حاصل ہوئی ہے۔ اکثریتی اتحاد بنانے اور وزیر اعظم کے انتخاب کے لیے مذاکرات کا عمل اب ہفتوں تک جاری رہ سکتا ہے۔ اگر یہ کوششیں ناکام ہو جاتی ہیں تو ملک میں دوبارہ انتخابات کروانے کی نوبت آسکتی ہے۔ ایک امکان یہ بھی ہے کہ نتن یاہو کے مخالفین جن میں یہودی اور عرب جماعتیں شامل ہیں آپس میں اتحاد کر لیں۔ یہ ایک غیر معمولی اور سیاسی طور پر متنازعہ قدم سمجھا جائے گا۔ دوسرا امکان یہ ہے کہ وہ جماعتیں جنہوں نے نتن یاہو کو ہٹانے کے وعدے پر انتخابی مہم چلائی تھی، وہ بالآخر انہی کے ساتھ جا ملیں۔ ان دونوں صورتوں نے اس ملک میں شدید بحث چھیڑ دی ہے جو پہلے ہی گہری اندرونی تقسیم سے دوچار ہے۔

حتمی نتائج کے بعد، مذاکرات کا ایک ایسا دور شروع ہونے کی توقع ہے جو ہفتوں تک جاری رہ سکتا ہے۔ سینٹرل الیکشن کمیٹی کی جانب سے جاری کردہ حتمی اعداد و شمار کے مطابق، نتن یاہو کے اتحاد نے 120 رکنی پارلیمنٹ میں 53 نشستیں حاصل کی ہیں۔ یہ ان کی گزشتہ پارلیمنٹ میں موجود 68 نشستوں کے مقابلے میں نمایاں کمی ہے۔

سابق فوجی سربراہ گاڈی آئزن کوٹ کی قیادت والی مرکزی اپوزیشن اتحاد نے 48 نشستیں حاصل کی ہیں، جبکہ عرب جماعتوں نے 19 نشستیں جیتی ہیں۔ اگرچہ ووٹوں کی گنتی مکمل ہو چکی ہے، لیکن نتائج کی ابھی باضابطہ تصدیق ہونا باقی ہے۔ توقع ہے کہ بدھ تک یہ نتائج ملک کے صدر کو پیش کر دیے جائیں گے۔ اس انتخاب کو بڑی حد تک نتن یاہو کے بارے میں ایک ریفرنڈم ※ کے طور پر دیکھا جا رہا تھا، حالانکہ اسرائیل میں عوام انفرادی امیدواروں کے بجائے سیاسی جماعتوں کو ووٹ دیتے ہیں۔ نتن یاہو کی جماعت لیکوڈ ※ نے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کیے ہیں، اگرچہ 2022 کے پچھلے انتخابات کے مقابلے میں انہیں کم حمایت حاصل ہوئی ہے۔ اس بار ووٹر ٹرن آؤٹ تقریباً 78 فیصد رہی جو 1999 کے بعد سب سے زیادہ ہے۔ اسرائیل کے صدر جلد ہی کسی رہنما کو حکومت تشکیل دینے کی ذمہ داری سونپیں گے۔ اگر متعدد کوششوں کے باوجود حکومت تشکیل نہیں پاتی، تو ملک کو اگلے سال کے اوائل میں نئے انتخابات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ منگل کے انتخابات میں عرب قیادت والی جماعتوں نے غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ پارلیمنٹ (نیسٹ) میں ان کی مجموعی نمائندگی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جس سے وہ مخلوط حکومت بنانے کی تگ و دو میں ممکنہ کنگ میکر کی حیثیت اختیار کر گئی ہیں۔ آئزن کوٹ نے ان کے ساتھ ممکنہ اتحاد کے لیے دروازہ کھلا رکھا ہے، لیکن اس کے لیے کچھ شرائط رکھی گئی ہیں، جن میں غزہ میں قائم تنظیم حماس کو ایک انتہا پسند تنظیم کے طور پر تسلیم کرنا شامل ہے۔ تاہم، ان کے دیگر ممکنہ اتحادیوں میں سے کچھ نے اس شرط کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ نتن یاہو نے عرب جماعتوں کی حمایت سے حکومت بنانے کے امکان کو پہلے ہی مسترد کر دیا ہے۔ وہ اور ان کی جماعت، لیکوڈ، اب یہ الزام لگا رہے ہیں کہ انتخابات میں دھاندلی ہوئی ہے اور انہوں نے الیکشن کمیٹی سے تحقیقات کرانے کی درخواست کی ہے۔ لیکوڈ نے اس دعوے کی تائید میں کوئی ثبوت فراہم نہیں کیا ہے۔ دوسری جانب، الیکشن کمیٹی نے انٹیلی جنس ایجنسی شن بیٹ سے کہا ہے کہ وہ بیرونی مداخلت کے الزامات کی تحقیقات کرے۔ اگرچہ اس درخواست میں عرب جماعتوں کا کوئی ذکر نہیں ہے، لیکن نتن یاہو نے اس کا حوالہ دیتے ہوئے یہ دلیل دی ہے کہ کسی اور جماعت کو ان (عرب جماعتوں) کے ساتھ تعاون نہیں کرنا چاہیے۔ نتن یاہو کے مخالفین نے ان پر الزام لگایا ہے کہ وہ عوام کو ڈرا دھمکا رہے ہیں اور ایسا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس سے عرب سیاسی جماعتوں اور اسرائیل کے 20 فیصد عرب شہریوں کے خلاف امتیازی سلوک میں اضافہ ہو۔

یہ ابھی تک واضح نہیں ہے کہ بیرونی مداخلت کے یہ تازہ الزامات کس نے لگائے ہیں۔ تاہم، قطر نے ایک سخت بیان جاری کرتے ہوئے ان دعووں کو مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اس نے انتخابی نتائج پر اثر انداز ہونے کے مقصد سے کسی بھی سرگرمی کے لیے کوئی فنڈنگ فراہم نہیں کی ہے۔ بہت سے اسرائیلی، توانائی سے مالا مال اس خلیجی ملک کو حماس کا حامی سمجھتے ہیں۔ اس سے قبل بھی، قطری اثر و رسوخ سے متعلق الزامات اسرائیلی سیاست میں کافی تنازعہ کھڑا کر چکے ہیں۔ ان انتخابات میں حماس کے 7 اکتوبر 2023 کو کیے گئے حملے کو مرکزی مدعا بنایا گیا۔ اس دن کے واقعات انتخابی مہم کے دوران نمایاں رہے۔ اسرائیلی شہری جنگ زدہ غزہ میں پیدا ہونے والے انسانی بحران کی نسبت 7 اکتوبر کی سیکیورٹی ناکامیوں پر زیادہ مرکوز رہے۔ نتن یاہو نے سات اکتوبر کے واقعات کی تحقیقات شروع کرانے سے انکار کر دیا ہے۔ ان کے حامیوں کا استدلال ہے کہ انہوں نے ملک کو اس مشکل دور سے نکالا اور غزہ، لبنان اور ایران سے متعلق تنازعات میں اہم کامیابیاں حاصل کیں۔ نتن یاہو کے کچھ مخالفین کا کہنا ہے کہ اگر وہ اقتدار میں آئے تو ان کا پہلا قدم ایک تحقیقاتی کمیشن قائم کرنا ہوگا۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی الٹرا آرتھوڈوکس یہودی آبادی کو دی گئی یہ چھوٹ قوم کو گہری تقسیم سے دوچار کر چکی ہے۔ جنگ کے تین سال گزرنے کے بعد یہ استثنیٰ اور بھی زیادہ متنازع ہو گیا ہے۔ اس جنگ میں تقریباً ایک ہزار فوجی اور ریزروسٹ (فوجی ریزرو دستوں کے ارکان) ہلاک ہو چکے ہیں۔ نتن یاہو کا حکمران اتحاد طویل عرصے سے الٹرا آرتھوڈوکس ※ یہودی جماعتوں پر انحصار کرتا رہا ہے، جو مسلسل یہ مطالبہ کرتی رہی ہیں کہ یہ استثنیٰ برقرار رکھا جائے۔ غزہ میں جاری جنگ کے دوران اپنے بیٹے کو کھونے والے اپوزیشن لیڈر آئزن کوٹ نے ان استثنیٰ کو ختم کرنے کا عزم ظاہر کیا ہے۔

ایران کی سات شرائط پوری ہونے پر ہی امریکہ سے مذاکرات ممکن

قالیباف کا دوٹوک مؤقف، آبنائے ہرمز میں تین آئل ٹینکرز متاثر

تہران، ایران: ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے جمعرات کو کہا کہ امریکہ کی "کیرٹ اینڈ اسٹک" کی پالیسی (جزا و سزا کی پالیسی) کا تہران پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ انہوں نے زور دیا کہ امن مذاکرات کی جانب پیش رفت کے لیے ایران کی سات شرائط کا پورا ہونا ضروری ہے۔ قالیباف نے ایکس (سابقہ ٹویٹر) پر لکھا، "ایران کی شرائط ثالثوں تک واضح طور پر اور بارہا پہنچا دی گئی ہیں۔ جزا و سزا کی پالیسی کا ایران پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ پیش رفت تبھی ممکن ہے جب ایران کی سات شرائط پر اتفاق ہو جائے۔" ان کے یہ ریمارکس ان اطلاعات کے تناظر میں سامنے آئے ہیں جن کے مطابق ثالثوں نے ایران کو خبردار کیا ہے کہ اگر تہران اپنے جوہری پروگرام کے حوالے سے رعایتیں دینے میں ناکام رہتا ہے تو امریکہ فضائی حملے دوبارہ شروع کر سکتا ہے۔ اس کے بدلے میں، اطلاعات کے مطابق، واشنگٹن کچھ پابندیوں میں نرمی لانے اور ایران پر عائد بحری ناکہ بندی ختم کرنے کے لیے تیار ہے۔ مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کی کوششوں کے درمیان، ایرانی خبر رساں ایجنسیوں تسنیم اور فارس نے جمعرات کو رپورٹ کیا کہ تہران کو امریکی نائب صدر جے ڈی وینس کی جانب سے ایک خط موصول ہوا ہے، تاہم ابھی تک اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا ہے۔ تسنیم نے رپورٹ کیا کہ "ایران کو خط موصول ہو چکا ہے، لیکن اب تک کوئی جواب نہیں دیا گیا ہے۔" فارس نے بھی معاملے سے باخبر ایک ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے اس کی تصدیق کی ہے۔ امریکی اخبار دی وال اسٹریٹ جرنل نے بدھ کو رپورٹ کیا کہ یہ خط صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی ہدایت پر ایران کے سیکیورٹی چیف محسن رضائی کو بھیجا گیا تھا۔ اس اقدام کا مقصد مذاکرات کو دوبارہ شروع کرنا اور امریکہ کی جانب سے مزید حملوں کو روکنا تھا۔ اخبار کے مطابق، اس خط اور اس کے بعد دونوں فریقین کے حکام کے درمیان ہونے والے رابطوں کا بنیادی مقصد امن معاہدے کی حتمی شرائط طے کرنا نہیں، بلکہ مذاکرات کے لیے ایک ممکنہ ڈھانچہ تشکیل دینا تھا۔ یہ سفارتی کوششیں ایک ایسے تنازعے کے دوران ہو رہی ہیں جس کا آغاز 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران پر حملوں کے ساتھ ہوا تھا۔ ان حملوں کے نتیجے میں سابق سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای اور کئی اعلیٰ فوجی کمانڈر ہلاک ہو گئے۔ دوسری جانب، ایران کی مسلح افواج نے اطلاع دی ہے کہ آبنائے ہرمز سے گزرنے کی کوشش کے دوران کم از کم تین آئل ٹینکرز بحری بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر آگ کی لپیٹ میں آ گئے۔ یہ دعویٰ امریکی فوج کی جانب سے یہ اعلان کیے جانے کے ایک دن بعد سامنے آیا ہے کہ اس نے اس آبی گزرگاہ میں جہاز رانی کے مرکزی راستوں کو صاف کر دیا ہے۔ اسلامی پاسدارانِ انقلاب (آئی آر جی سی) نے جانکاری دی کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران تین ٹینکروں میں دھماکے ہوئے اور وہ آگ کی زد میں آ گئے۔ یہ جہاز آبنائے ہرمز سے گزرنے کے لیے ایک ایسے جنوبی راستے کا استعمال کر رہے تھے جسے پاسدارانِ انقلاب نے غیر مجاز قرار دیا ہے۔ پاسدارانِ انقلاب کے مطابق، ان جہازوں نے اپنے تمام ریڈار اور نیویگیشن سسٹمز کو غیر فعال کر رکھا تھا اور ایرانی بحریہ کی جانب سے جاری کردہ انتباہات کو بھی نظر انداز کر دیا تھا۔

ٹرمپ کی پالیسیوں کے تناظر میں یورپی یونین اور کینیڈا کا اہم قدم، وسیع تر اسٹریٹجک معاہدے پر اتفاق

مونٹریال، 30 اکتوبر (یو این آئی) کینیڈا کے شہر مونٹریال میں سربراہی اجلاس کے دوسرے روز جمعہ کو یورپی یونین (ای یو) اور کینیڈا نے اپنے تعلقات کو نئی تاریخی بلندیوں تک لے جانے کے لیے ایک اہم اسٹریٹجک معاہدے پر دستخط کیے۔ یہ پیش رفت امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی تجارتی اور خارجہ پالیسیوں سے پیدا ہونے والے چیلنجوں کے درمیان ہوئی ہے۔ مونٹریال میں منعقدہ اس سربراہی اجلاس میں دونوں فریقوں نے تجارت، توانائی، سپلائی چین، مصنوعی ذہانت (اے آئی) اور سلامتی سمیت متعدد شعبوں میں باہمی تعاون کو وسعت دینے کا اعلان کیا۔ سی ڈی ہوانسٹی ٹیوٹ میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے یورپی کمیشن کی صدر ارسلا وان ڈیر لیین اور کینیڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی نے دونوں فریقوں کے تعلقات کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کینیڈا کو یورپی یونین کے ساتھ انتہائی قریبی سطح پر لانے اور مشترکہ و پائیدار مستقبل کے لیے مضبوط اتحاد قائم کرنے کا اعلان کیا۔ چین پر انحصار کم کرنے اور روسی سپلائی کے متبادل تلاش کرنے کے مقصد سے کینیڈا نے یورپ کو اہم خام مال اور مائع قدرتی گیس (ایل این جی) کی برآمدات بڑھانے پر اتفاق کیا ہے۔

بھوٹان میں گلیشیائی جھیل پھٹنے سے تباہ کن سیلاب، گرم چشمہ بہہ گیا

بھارت کی سرحدی ریاستوں میں بھی سیلاب کا انتباہ جاری

تھمپو، 30 اکتوبر (یو این آئی) بھوٹان کے شمالی ضلع گاسا میں واقع سنتافو جھیل کے پھٹنے سے آنے والے سیلاب نے مشہور گاسا تساچو گرم چشمے کے کمپلیکس کو بہا دیا، جبکہ پوناکھا اور گاسا کو ملانے والی اہم سڑک کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ اس واقعے کے بعد بھوٹان کے نشیبی علاقوں اور پڑوسی ملک ہندوستان میں سیلاب کے خدشات بڑھ گئے ہیں۔ احتیاطی طور پر لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا ہے اور ہندوستان میں دریائے سنکوش کے کنارے آباد آبادیوں کے لیے سیلاب سے متعلق انتباہ جاری کیا گیا ہے۔ 30 اکتوبر کی صبح تک کسی جانی نقصان یا زخمی ہونے کی اطلاع نہیں تھی۔ حکام کے مطابق، 29 اکتوبر کی شام شدید بارشوں کے دوران سنتافو جھیل سے اچانک پانی خارج ہونے کی اطلاع ملی۔ سیلابی پانی رات تقریباً 8 بج کر 15 منٹ پر تکلشیما کھانگ پہنچا، جس سے لایا جانے والی سڑک کا ایک حصہ تباہ ہو گیا۔ پوناکھا۔ گاسا سیکنڈری نیشنل ہائی وے پر 31.85 کلومیٹر کے مقام کے قریب سڑک کا ایک حصہ مکمل طور پر بہہ گیا، جس کے بعد اگلے حکم تک ہر قسم کی ٹریفک کے لیے اسے بند کر دیا گیا۔ ممکنہ خطرے سے دوچار مقامات پر موجود لوگوں کو محفوظ علاقوں میں منتقل کیا گیا اور انتباہی سائرن بھی بجائے گئے۔ سڑک تباہ ہونے سے بھوٹان کی دور افتادہ پہاڑی بستی لایا کا زمینی رابطہ متاثر ہوا ہے۔ سنتافو ایک بلند پہاڑی گلیشیائی جھیل ہے، جو موچھو ندی کے بالائی آبی علاقے میں واقع ہے۔ بھوٹان کی سرکاری فہرست میں اسے ان 17 گلیشیائی جھیلوں میں شامل کیا گیا ہے جنہیں ممکنہ طور پر خطرناک قرار دیا گیا ہے۔ اس درجہ بندی کا مطلب ہے کہ جھیل کی مسلسل نگرانی ضروری ہے، کیونکہ اس کے اچانک پھٹنے سے بڑے پیمانے پر تباہی کا خدشہ ہے۔ جھیل سے خارج ہونے والا پانی موچھو ندی میں داخل ہوتا ہے، جو بھوٹان کے گاسا اور پوناکھا سے جنوب کی جانب بہتی ہے۔ پوناکھا میں موچھو، فوچھو ندی سے مل کر پوناتسانگ چھو دریا بناتی ہے۔ یہ دریا مزید جنوب کی جانب بھارت میں داخل ہوتا ہے، جہاں اسے سنکوش کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اسی باہم مربوط دریائی نظام کے باعث مغربی بنگال اور آسام کے نشیبی علاقوں میں ممکنہ سیلاب کے خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔ دونوں ریاستوں کے حکام نے احتیاطی انتباہ جاری کرتے ہوئے سنکوش کے حساس حصوں کے قریب رہنے والے لوگوں کو چوکس رہنے اور ضرورت پڑنے پر دریا کے کناروں سے دور محفوظ مقامات پر منتقل ہونے کی ہدایت دی ہے۔ گلیشیائی جھیل کے اچانک پھٹنے سے آنے والے سیلاب کو عموماً گلوف ※ (GLOF) کہا جاتا ہے۔ ایسی جھیلیں عموماً گلیشیئرز کے قریب بنتی ہیں اور ان کا پانی چٹانوں، مٹی اور برف سے بنی قدرتی رکاوٹوں کے پیچھے جمع رہتا ہے۔ لینڈ سلائیڈنگ، برفانی تودے، برف کے بڑے حصے کے گرنے، زلزلے یا ان رکاوٹوں کے کمزور ہونے سے پانی اچانک باہر نکل سکتا ہے۔ اس طرح آنے والا سیلاب تنگ پہاڑی وادیوں سے تیزی سے گزرتا ہے اور اپنے ساتھ کیچڑ، بڑے پتھر، درخت اور دیگر ملبہ بہا کر لے جاتا ہے، جس سے سڑکوں، پلوں، آبادیوں اور زرعی زمینوں کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔ بھوٹان ان خطرات سے نمٹنے کے لیے مختلف طریقے اختیار کر رہا ہے۔ لونانا کے علاقے میں تھورتھورمی جھیل پر حالیہ کام کے تحت ایک سائفن نظام نصب کیا گیا ہے، جس کا مقصد جھیل کی سطح آب کو قابو میں رکھتے ہوئے بتدریج کم کرنا ہے۔ سنتافو جھیل کے مبینہ طور پر پھٹنے کے بعد حکام کی توجہ نقصانات کا جائزہ لینے، نشیبی علاقوں میں دریاؤں کی صورت حال پر نظر رکھنے اور ممکنہ طور پر متاثر ہونے والی آبادیوں کی حفاظت یقینی بنانے پر مرکوز ہے۔

فلسطین سے اظہارِ یکجہتی، 22 ممالک کی 110 بندرگاہوں پر ہڑتال

اسرائیل کو ہتھیاروں کی ترسیل روکنے کے لیے عالمی مزدور متحد

غزہ، 30 اکتوبر (یو این آئی) بندرگاہوں اور سمندری جہاز رانی سے وابستہ مزدوروں کی فلسطینی عوام کے ساتھ یکجہتی کی ایک طویل روایت رہی ہے۔ مضبوط مزدور یونینوں اور حقوقِ محنت کی تحریکوں کے زیر اثر یہ کارکن مظلوم عوام کی حمایت اور جنگوں کی مخالفت میں اکثر احتجاج کرتے رہے ہیں۔ فروری 2025 میں، غزہ پر اسرائیل کی جنگ شروع ہونے کے تقریباً ڈیڑھ سال بعد، بحیرہ روم کے مختلف ممالک کی بندرگاہی مزدور یونینوں نے اسرائیل کو ہتھیاروں کی ترسیل اور اس کی فوجی کارروائیوں میں مغربی ممالک کی معاونت روکنے کے لیے مشترکہ طور پر اقدامات کیے تھے۔ اب پانچ براعظموں کے 22 ممالک کی بندرگاہوں سے وابستہ مزدور جمعہ کو عالمی ہڑتال کر رہے ہیں۔ مزدوروں اور محققین کے مطابق، اس ہڑتال کا پیمانہ تاریخی ہو سکتا ہے۔ انٹرنیشنل ڈے آف ایکشن آف ڈاک ورکرز اینڈ پورٹ ورکرز کے نام سے ہونے والی اس کارروائی کا نعرہ ہے: بندرگاہی مزدور جنگ کے لیے کام نہیں کرتے۔ اس میں 110 سے زیادہ بندرگاہوں کی 25 سے زائد مزدور یونینیں حصہ لے رہی ہیں۔ یونان کی بندرگاہ پیریئس کی مزدور یونین اینڈیپ (ENEDEP) کے رہنما مارکوس بیکریس نے الجزیرہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہتھیاروں کو اپنی منزل تک پہنچنے کے لیے نقل و حمل، بنیادی ڈھانچے اور مزدوروں کے ہاتھوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہماری طاقت اسی مقام پر ہے۔ اٹلی کی مزدور یونین یو ایس بی کے قومی سکریٹری برائے ٹرانسپورٹ و بندرگاہیں فرانسسکو استاچیولی نے کہا کہ ہر یونین اپنے طور پر کارروائی کا فیصلہ کرے گی، تاہم سب ایک ہی اصول اور جدوجہد سے وابستہ رہیں گی۔ مزدور یونینوں کا بنیادی مطالبہ فلسطینی عوام کی نسل کشی اور تمام سامراجی جنگوں کا فوری خاتمہ ہے۔ جرمنی کے شہر ہیمبرگ میں مقیم بندرگاہی مزدور محمد العطار، جو 2015 میں غزہ چھوڑ کر چلے گئے تھے، نے کہا کہ مزدور اصل طاقت ہیں۔ ان کے بقول اگر ہم صرف دو دن کام روک دیں تو ہزاروں جانیں بچائی جاسکتی ہیں۔ انہوں نے عالمی ہڑتال کے حوالے سے امید ظاہر کی، تاہم جرمنی کی اپنی مزدور یونین ویردی پر غزہ کے معاملے میں خاموشی اختیار کرنے پر گہری مایوسی کا اظہار کیا۔ 2025 کے اوائل میں بحیرہ روم کے علاقے کی بندرگاہی مزدور یونینوں نے نجکاری اور فلسطین میں نسل کشی کے خلاف عملی اقدامات پر غور کے لیے ملاقاتیں شروع کی تھیں۔ ابتدائی اجلاس میں پانچ ممالک کی 20 بندرگاہوں میں سرگرم پانچ مزدور یونینیں شامل تھیں، تاہم وقت کے ساتھ اس تحریک کا دائرہ وسیع ہوتا گیا۔ یونینوں کے اجلاس پہلے ایتھنز، پھر جینوا اور اس کے بعد استنبول میں منعقد ہوئے۔ استنبول میں رواں سال مئی میں 35 سے زائد بندرگاہوں کی یونینوں نے استنبول اعلامیہ جاری کیا اور 30 اکتوبر کو عالمی یومِ احتجاج منانے کا اعلان کیا۔ اعلامیے میں بین الاقوامی برادری سے مطالبہ کیا گیا کہ 1967 کی سرحدوں کے مطابق مشرقی یروشلم کو دارالحکومت قرار دیتے ہوئے ایک آزاد فلسطینی ریاست کو تسلیم کیا جائے۔ اس کے علاوہ مشرق وسطیٰ اور ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی جنگوں کے خاتمے اور کیوبا، وینزویلا اور سوڈان کے عوام کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کیا گیا۔ فرانسسکو استاچیولی نے کہا کہ جنگ کی مخالفت دراصل انسانیت کو بہتر زندگی کا موقع فراہم کرنے کے مترادف ہے۔ اس عالمی ہڑتال میں پانچ براعظموں کے 22 ممالک اور خطوں کی 110 سے زیادہ بندرگاہوں کی 25 سے زائد مزدور یونینیں شریک ہیں۔ زیادہ تر مقامات پر معمول کے اوقاتِ کار کے دوران کام بند رکھا جائے گا، تاہم فرانس، اٹلی، ہندوستان، یونان اور ترکیہ میں 24 گھنٹے کی ہڑتال کا اعلان کیا گیا ہے۔ مراکش، قبرص اور دیگر بندرگاہوں میں دو گھنٹے تک کام روکنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ منتظمین کے مطابق، دیگر شعبوں کی مزدور یونینوں اور کارکنوں سے بھی بندرگاہی مزدوروں کے ساتھ شامل ہونے کی اپیل کی گئی ہے۔ یونان میں مختلف شعبوں کے کارکنوں کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے، جبکہ اٹلی کی یو ایس بی یونین نے عام ہڑتال کی اپیل کی ہے۔ استاشیولی نے کہا کہ اس تحریک کا دائرہ ان کی توقع سے کہیں زیادہ وسیع ہو گیا ہے اور یہ دنیا بھر میں پھیل چکی ہے۔ ہتھیاروں کی سپلائی چین پر تحقیق کرنے والی مہماتی تنظیم نو ہاربر فار جینوسائیڈ نے بھی اس کارروائی کی حمایت کی ہے۔ تنظیم کے ترجمان کے مطابق، فلسطین میں نسل کشی کے تناظر میں فوجی تجارت کو ممکن بنانے میں سمندری بنیادی ڈھانچے کا اہم کردار ہے۔ تنظیم نے بتایا کہ ہندوستان، سویڈن، ڈنمارک، آسٹریلیا، برازیل، میکسیکو، یوروگوئے اور امریکہ کے مغربی ساحل کی مزدور یونینوں نے بھی ہڑتال میں شرکت کا عہد کیا ہے۔ فلسطینی مزدور تحریک نے بھی ہڑتال کی حمایت کرتے ہوئے مزید یونینوں سے اس میں شامل ہونے کی اپیل کی ہے۔ اس نے اسرائیل کے غیر قانونی قبضے، نسلی امتیاز اور فلسطینی عوام کے خلاف نسل کشی میں ریاستی، کارپوریٹ اور ادارہ جاتی شراکت داری ختم کرانے کے لیے بائیکاٹ، سرمایہ کاری واپس لینے اور پابندیاں عائد کرنے کی مہم (بی ڈی ایس) تیز کرنے پر زور دیا ہے۔ نو ہاربر فار جینوسائیڈ کے مطابق، ہڑتال میں شامل اٹلی کی بندرگاہیں جینوا، لیوورنو اور جویا تاؤرو، فرانس کی مارسی، یونان کی پیریئس اور مراکش کی طنج اسرائیل کو ہتھیاروں کی ترسیل سے منسلک رہی ہیں۔ تنظیم نے بتایا کہ اگست 2025 سے ستمبر 2026 کے درمیان اس نے اسرائیل کی سب سے بڑی اسلحہ ساز کمپنی البیت سسٹمز کے لیے پرزہ جات کی 315 کھیپوں کا سراغ لگایا، جو 29 ممالک کی 56 تجارتی بندرگاہوں سے گزریں۔ تنظیم کے مطابق، یہ تمام 56 بندرگاہیں 30 اکتوبر کی ہڑتال میں شامل ہوں گی، جس سے کم از کم ایک دن کے لیے بڑی رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔

روس کے دباؤ کے باعث تحقیقاتی اخبار نووایا گزیٹا کی بندش

ماسکو، 30 اکتوبر (یو این آئی) روس کے معروف تحقیقاتی اخبار نووایا گزیٹا نے حکام کے دباؤ کے باعث اپنی اشاعت اور سرگرمیاں بند کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اخبار کے ادارتی بورڈ نے جمعہ کو جاری ایک بیان میں کہا کہ روسی حکام اور خفیہ اداروں نے ادارتی عملے کو کام بند کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ یوکرین کے خلاف ماسکو کی جنگ کے بعد روس میں ذرائع ابلاغ کی سرگرمیوں پر حکومتی نگرانی میں اضافہ ہوا ہے۔ حالیہ دنوں میں حکام نے اخبار کے سینئر ایڈیٹر کے گھر کی تلاشی لی اور اس کے چیف ایڈیٹر کو حراست میں لے لیا۔ ادارتی بورڈ نے اپنے بیان، جس کا عنوان "ہمیں قتل کر دیا گیا" تھا، میں کہا اخبار ختم ہو چکا ہے۔ روسی حکام اور خفیہ اداروں نے ادارتی عملے کو اپنی سرگرمیاں بند کرنے پر مجبور کیا ہے۔ روس میں آزاد صحافت کا ایک اہم مرکز سمجھے جانے والے نووایا گزیٹا کو ماسکو نے غیر ملکی ایجنٹ قرار دے رکھا ہے۔ روس میں یہ اصطلاح حکومت کے ناقدین اور آزاد اداروں کے خلاف استعمال کی جاتی ہے۔ اخبار کے چیف ایڈیٹر سرگئی سوکولوف نے یوٹیوب پر جاری ویڈیو بیان میں کہا نووایا گزیٹا اب اپنا وجود برقرار نہیں رکھے گا۔ 9 نومبر کو ہم اپنے اس دفتر کی بتیاں بجھا دیں گے، جہاں ہم 30 برس سے کام کر رہے تھے۔ ہم سرور بند کر کے وہاں سے چلے جائیں گے۔ رواں ماہ کے اوائل میں روسی حکام نے سوکولوف کے گھر کی تلاشی لی اور انہیں پوچھ گچھ کے لیے حراست میں لیا تھا۔ حکام کے مطابق یہ کارروائی ان کے ساتھی اولیگ رولڈوگین سے متعلق ایک فوجداری مقدمے کے سلسلے میں کی گئی تھی۔ رولڈوگین کو اپریل میں گرفتار کیا گیا تھا اور ان پر کمپیوٹرائزڈ معلومات تک غیر قانونی رسائی کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ سوکولوف کی گرفتاری کے بعد میڈیا کی آزادی کے لیے سرگرم عالمی تنظیم رپورٹرز وِداؤٹ بارڈرز نے 15 اکتوبر کو ایک بیان میں سوال اٹھایا تھا کہ نووایا گزیٹا کے خلاف کریملن کی مسلسل مہم آخر کہاں جا کر رکے گی؟ تنظیم نے کہا تھا کہ اخبار کے چھ صحافی اور ملازمین قتل کیے جا چکے ہیں، اس کے دفتر پر چھاپے مارے گئے، صحافیوں کے خلاف مقدمات چلائے گئے اور اشاعت کو غیر ملکی ایجنٹ قرار دیا گیا۔ نووایا گزیٹا کی بندش روس میں صحافتی آزادیوں پر حکومتی پابندیوں میں ایک اور اضافے کے طور پر دیکھی جا رہی ہے۔ فروری 2022 میں یوکرین پر روسی حملے کے بعد سے ملک میں سنسر شپ اور حکومت کے ناقدین کی گرفتاریوں میں اضافہ ہوا ہے، جس کے نتیجے میں آزاد ذرائع ابلاغ اور صحافیوں کی تعداد محدود ہو گئی ہے۔ روس کے یوکرین پر حملے کے بعد اخبار نے ملک کے اندر اپنی اشاعت پہلے ہی کم کر دی تھی، کیونکہ حکام نے اس کا میڈیا لائسنس منسوخ کر دیا تھا۔

متحدہ آئرلینڈ کے امکانات کا جائزہ لے گی آئرش حکومت

ڈبلن، 30 اکتوبر (یو این آئی) آئرش حکومت متحدہ آئرلینڈ کے قیام کے امکانات کا جائزہ لینے کے لیے ایک سرکاری ادارہ قائم کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ وزیر اعظم مائیکل مارٹن نے جمعہ کو شائع ہونے والے اخبار آئرش ٹائمز کو انٹرویو میں بتایا کہ ڈبلن پہلی بار برطانیہ کے زیر انتظام شمالی آئرلینڈ کے ساتھ اتحاد کے امکانات پر تحقیق اور تیاری کرے گا۔ مارٹن کے مطابق مجوزہ ادارہ مختلف ممکنہ صورت حال، ان کے ماڈل اور درپیش چیلنجز کا جائزہ لے گا۔ ان میں شمالی آئرلینڈ کا برطانیہ کا حصہ برقرار رہنا یا متحدہ آئرلینڈ میں شامل ہونے کے باوجود اسے کسی حد تک خودمختاری حاصل ہونا بھی شامل ہے۔ 1998 کے گڈ فرائیڈے امن معاہدے کے تحت، جس نے کئی دہائیوں سے جاری تنازعے کا خاتمہ کیا تھا، برطانوی حکومت اس بات کی پابند ہے کہ اگر یہ امکان ظاہر ہو کہ شمالی آئرلینڈ کے ووٹروں کی اکثریت آئرلینڈ کے اتحاد کی حمایت کرے گی تو وہ اس سلسلے میں ریفرنڈم، جسے بارڈر پول کہا جاتا ہے، کرائے۔ مارٹن نے آئرش ٹائمز سے گفتگو میں کہا کہ بریگزٹ کے بعد سے ریفرنڈم کے مطالبے کے حوالے سے انہیں تشویش رہی ہے، کیونکہ یہ مہم جانبدارانہ اور یک طرفہ انداز میں چلائی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا اس مہم میں یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ اتحاد آسان بھی ہوگا اور ناگزیر بھی، گویا ہمارا وقت آ گیا ہے۔ یہ معاملہ تمام آوازوں کو سننے کے بجائے قوم پرستی کی فتح کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ رائے عامہ کے جائزوں میں مسلسل یہ ظاہر ہوتا رہا ہے کہ شمالی آئرلینڈ کے زیادہ تر لوگ برطانیہ کے ساتھ رہنے کے حامی ہیں، تاہم ایک دہائی قبل برطانیہ کے یورپی یونین سے نکلنے کے فیصلے کے بعد دونوں موقف کے درمیان فرق کم ہوا ہے۔ اس دوران شن فین جیسی آئرش قوم پرست جماعتوں نے ریفرنڈم کرانے کا مطالبہ تیز کر دیا ہے۔

محصور یوکرینی شہر اولیشکی میں امدادی قافلہ داخل، شہریوں کا انخلا شروع

اولیشکی، 30 اکتوبر (یو این آئی) یوکرین کے جنوبی علاقے خیرسون میں روس کے زیر قبضہ شہر اولیشکی میں کئی ہفتوں کی کوششوں کے بعد امدادی قافلہ داخل ہو گیا۔ اس دوران شہر کے باشندوں کے لیے امدادی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ روسی اخبار ازویستیا کے مطابق جمعہ کو شہر میں داخل ہونے والے قافلے میں غذائی اشیا اور طبی سامان شامل ہے۔ یہ پیش رفت روس اور یوکرین کے درمیان امریکہ کی ثالثی میں طے پانے والی چھ روزہ مقامی جنگ بندی کے تیسرے دن سامنے آئی ہے۔ روسی سرکاری ٹی وی چینل ویستی کے مطابق یوکرین کے انسانی حقوق کے کمشنر دمترو لوبینیتس اور ان کی روسی ہم منصب یانا لانتراتووا نے رات کے وقت اولیشکی میں ملاقات کی۔ لانتراتووا نے بتایا کہ شہر سے نکلنے کے خواہش مند افراد کے انخلا کے لیے کم از کم 750 نشستوں والی 25 بسیں تیار کھڑی ہیں۔ انخلا کا عمل مقامی وقت کے مطابق دوپہر دو بجے (گرین وچ معیاری وقت کے مطابق 12 بجے) تک جاری رہے گا۔ لوبینیتس نے ایک بیان میں کہا کہ شہر میں باقی رہ جانے والے باشندے بھی محفوظ طریقے سے وہاں سے نکل سکیں گے۔ انہوں نے چھ روزہ جنگ بندی برقرار رکھنے کی اہمیت پر زور دیا۔ روس اور یوکرین نے جمعرات کو اعلان کیا تھا کہ اولیشکی کے اطراف بارودی سرنگیں ہٹانے کا کام مکمل کر لیا گیا ہے اور شہریوں کو امداد پہنچانے اور بعض باشندوں کے انخلا کی کارروائی شروع کرنے کی تیاریاں مکمل ہیں۔ لانتراتووا کے مطابق شہر میں بارودی سرنگیں صاف کرنے کی کارروائی کے دوران دو افراد ہلاک ہوئے۔ وائٹ ہاؤس کا اصرار ہے کہ اولیشکی میں جنگ بندی امریکی خاتونِ اول میلانیا ٹرمپ کی ثالثی کے نتیجے میں ممکن ہوئی۔ میلانیا نے شہر کی صورت حال کو تباہی کے دہانے پر قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ وہاں موجود تقریباً دو ہزار افراد کے لیے خوراک اور طبی سامان کی شدید قلت پیدا ہو گئی تھی۔ وائٹ ہاؤس کے مطابق میلانیا ٹرمپ نے ستمبر میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے دوران اپنی ایک تقریب میں شہر کی انسانی صورت حال کے بارے میں جاننے کے بعد اس معاملے پر بات چیت شروع کی تھی۔

خواتین کے ہنر کو بازار سے جوڑ کر خودکفیل بنانے کی ضرورت

گورنر آنندی بین پٹیل نے سفید بارہ دری میں دستکاری نمائش کا افتتاح کیا☆22 ریاستوں کے 90 سے زائد دستکار اور کاریگر شریک، 90 سے زیادہ اقسام کے دستکاری مصنوعات کے اسٹال لگائے گئے

لکھنؤ۔ اتر پردیش کی گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل نے آج لکھنؤ کے قیصر باغ واقع سفید بارہ دری میں ادارہ 'گرام شری' اور 'کرافٹ روٹس' کے زیر اہتمام 30 اکتوبر سے 3 نومبر 2026ء تک منعقد ہونے والی دستکاری نمائش کا چراغ روشن کرکے افتتاح کیا۔ اس موقع پر سرکاری بال گرہ، سندھی کھیڑا کی بچیوں کے خود تیار کردہ مصنوعات کا اسٹال بھی لگایا گیا۔ اس موقع پر اپنے خطاب میں گورنر نے کہا کہ یہ نمائش گزشتہ 23 اکتوبر کو کانپور میں پانچ روزہ پروگرام کے طور پر شروع ہوئی تھی اور وہاں سے لکھنؤ میں اتنے کم وقت میں نمائش کے تمام انتظامات یقینی بنا کر اسے شاندار شکل دی گئی ہے۔ اس کے لیے انہوں نے منتظمین اور تمام معاونین کی ستائش کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ حالات جیسے بھی ہوں، اپنے کام کے تئیں لگن اور مسلسل کوشش برقرار رکھنی چاہیے۔ گورنر نے وہاں موجود یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں اور اساتذہ سے کہا کہ وہ اپنے طلبہ کو ایسی نمائشوں کا دورہ کرائیں، تاکہ وہ دستکاروں کی مہارت، تخلیقی صلاحیتوں اور فن کی باریکیوں کو سمجھ سکیں۔ انہوں نے بتایا کہ ریاستی یونیورسٹیوں کی جانب سے تقریباً 12 فنکاروں کو ڈی لٹ کی ڈگری عطا کی گئی ہے۔ وائس چانسلروں نے بھی فنکاروں کو یونیورسٹی میں مدعو کرکے طلبہ کو ان کے تجربات اور ہنر سے واقف کرانے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ گورنر نے کہا کہ تکنیکی یونیورسٹیاں اپنے طلبہ کو جدید ٹیکنالوجی اور کمپیوٹر کے ذریعے روایتی فنون سے جوڑ سکتی ہیں۔ طلبہ دستکاروں کی مصنوعات اور ڈیزائنوں کا مطالعہ کرکے نئے ڈیزائن تیار کرنا سیکھیں اور فنکاروں کے ساتھ مل کر کام کریں۔ دلچسپی رکھنے والے طلبہ اور اساتذہ کے لیے ایک ایک گھنٹے کے تربیتی سیشن بھی منعقد کیے جا سکتے ہیں۔ اس سے روایتی دستکاری کو جدید ٹیکنالوجی سے جوڑنے اور نئے مواقع پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ جناب یوگی آدتیہ ناتھ مسلسل خود انحصاری کا پیغام دیتے ہیں۔ ایسی نمائشیں خودکفیل بننے اور خود روزگار کی حوصلہ افزائی کا مؤثر ذریعہ ہیں۔ اسکولوں کے بچوں کو بھی یہاں لاکر فنکاروں سے بات چیت کرائی جانی چاہیے، تاکہ وہ جان سکیں کہ کس طرح عام اور مقامی وسائل سے خوبصورت اور کارآمد فن پارے تیار کیے جا سکتے ہیں۔ دریاؤں میں پائے جانے والے مختلف اقسام کے پتھروں اور آس پاس دستیاب دیگر اشیا سے بھی متعدد دلکش مصنوعات بنائی جا سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کو ان فنون سے جوڑ کر ان کی تخلیقی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ گورنر نے گجرات میں اپنے تجربات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ سال 2003ء میں وہ گجرات پردیش مہیلا مورچہ کی صدر تھیں۔ اس وقت جناب لال کرشن اڈوانی نائب صدر تھے اور اس وقت کے وزیر اعلیٰ جناب نریندر مودی بھی پروگرام میں موجود تھے۔ پروگرام کے اختتام پر جناب لال کرشن اڈوانی نے خواتین کو گھر اور خاندان کی ذمہ داریوں کے ساتھ اپنی تخلیقی اور فنکارانہ صلاحیتوں کو بھی فروغ دینے کی ترغیب دی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ خواتین میں کئی طرح کے فنون اور ہنر موجود ہیں، جنہیں سامنے لانے کی ضرورت ہے۔ گورنر نے بتایا کہ اس ترغیب کے نتیجے میں انہوں نے پارٹی دفتر میں خواتین کی ایک میٹنگ منعقد کی اور انہیں اپنی صلاحیتوں کو منظم شکل دینے کے لیے حوصلہ افزائی کی۔ خواتین نے خود مالی تعاون جمع کرکے ادارے کے رجسٹریشن کا عمل مکمل کیا۔ اس وقت کے وزیر اعلیٰ جناب نریندر مودی نے اس ادارے کو 'گرام شری' نام دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس پہل کا مقصد خواتین کے ہنر کو شناخت دلانا، انہیں پلیٹ فارم فراہم کرنا اور ان کی مصنوعات کو بازار سے جوڑ کر خودکفیل بنانا تھا۔ گورنر نے سال 2001ء میں گجرات کے کچھ علاقے میں آئے زلزلے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ سال 2002ء میں وزیر اعلیٰ بننے کے بعد جناب نریندر مودی نے زلزلے سے متاثرہ کچھ اور بھج علاقوں کی تعمیر نو اور ترقی کے لیے متعدد منصوبے شروع کیے۔ وہاں کے لوگوں نے مشکل حالات کے باوجود محنت، عزم اور ایک دوسرے کے تعاون سے اپنے علاقے کو دوبارہ ترقی یافتہ بنایا۔ آج کچھ اور بھج میں آنے والی تبدیلیاں اس کی مثال ہیں۔ گورنر نے نمائش میں آئے کاریگروں کی صحت کا خیال رکھنے پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی کی وائس چانسلر سے کہا کہ ادارے کے ساتھ آئے دستکاروں اور کاریگروں کا طبی معائنہ کرایا جائے۔ ضرورت پڑنے پر انہیں طبی مشورے اور ادویات بھی فراہم کی جائیں۔ گورنر نے اپنی کتاب 'چیلنجز مجھے پسند ہیں' کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کتاب کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم بچوں کی تعلیم پر خرچ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو بچیاں آگے چل کر ڈاکٹر، انجینئر یا دیگر شعبوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں، وہ درخواست پیش کر سکتی ہیں۔ ان کی تعلیم میں تعاون فراہم کیا جائے گا۔ اس موقع پر گورنر نے نمائش میں ملک کی مختلف ریاستوں سے آئے دستکاروں اور کاریگروں کے تیار کردہ دستکاری مصنوعات، روایتی فن پاروں اور مختلف دستکاری کے طریقوں کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے پتھر کے کام، لکڑی کے فن، دھات کی دستکاری، دھات سے تیار کردہ مجسموں، روایتی شالوں، ساڑیوں، ملبوسات، زیورات اور آرائشی اشیا سمیت مختلف مصنوعات کے اسٹالوں پر جاکر کاریگروں سے گفتگو کی۔ انہوں نے مصنوعات کی تیاری میں استعمال ہونے والی تکنیک، خام مال، روایتی ڈیزائنوں، فنکارانہ خصوصیات اور ان سے وابستہ ثقافتی ورثے کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ کاریگروں نے بھی انہیں اپنی مصنوعات کی خصوصیات اور تیاری کے طریقۂ کار سے واقف کرایا۔ گورنر نے دستکاروں کی بہترین مہارت، تخلیقی صلاحیتوں اور روایتی فنون کو محفوظ رکھنے کی کوششوں کی ستائش کرتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ نمائش میں موجود دستکاری کے کاریگروں نے ادارے کے ساتھ وابستہ ہوکر کام کرنے، ادارے سے ملنے والے تعاون، مختلف فنون میں خواتین کی شراکت داری اور معدوم ہوتے دستکاری کے طریقوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوششوں سے متعلق اپنے تجربات بھی مشترک کیے۔ انہوں نے بتایا کہ کرافٹ روٹس کے ذریعے انہیں اپنے فن کو فروغ دینے، اپنی مصنوعات کے لیے بہتر پلیٹ فارم حاصل کرنے اور اپنے علاقے کی مخصوص مصنوعات اور ان کی خصوصیات کو مؤثر انداز میں پیش کرنے کا موقع ملا ہے۔ اس موقع پر کاریگروں نے ہاتھ سے تیار کردہ کپڑے کے ہار پہنا کر اور اپنی مصنوعات پیش کرکے مہمانوں کا استقبال بھی کیا۔

حضرت فاطمہؑ کی رضا اللہ کی رضا ہے: آیت اللہ منتظر مہدی

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی یاد میں مجالس کا انعقاد

لکھنؤ۔ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کی یاد میں امام باڑہ پنجتنی، کشمیری محلہ میں چار روزہ مجالس کا آغاز ہوگیا۔ مجلس سے آیت اللہ سید منتظر مہدی رضوی نے خطاب کیا۔ انہوں نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے فضائل و عظمت بیان کرتے ہوئے کہا کہ پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی رضا اللہ کی رضا ہے۔ جس سے فاطمہ راضی ہوں، اس سے اللہ راضی ہے اور جس سے فاطمہ ناراض ہوں، اس سے اللہ ناراض ہے۔ مجلس

کا آغاز قاری مہدی الزماں نے تلاوتِ قرآن پاک سے کیا، جب کہ نظامت کے فرائض مولانا گلریز نقی نے انجام دیے۔ اس موقع پر شکیل اور نایاب نے سوز خوانی، جب کہ نیر مجیدی اور وقار سلطان پوری نے پیش خوانی کی۔ مجلس کے بعد انجمن پنجتنی نے نوحہ خوانی کی۔ الفاطمیہ ٹرسٹ کی نگرانی میں منعقد ہونے والی ان مجالس کا اہتمام پیامِ حسینی فیڈریشن آف انڈیا نے کیا ہے۔ اسی طرح روضۂ کاظمین میں آج دوسری مجلس سے مولانا دانش زیدی نے خطاب کیا۔ ان مجالس کا اہتمام نیشنل حسینی کانفرنس نے کیا ہے۔

حوصلہ افزائی بچوں کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا بہترین ذریعہ: حافظ محمد اکبر عرفانی

لکھنؤ۔ علمہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام مدرسہ امداد العلوم معظم نگر کے اسامہ ہال میں ایک شاندار اعزازی نشست منعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت مولانا ابرار الحق صاحب ثاقبی مہتمم مدرسہ نے کی جبکہ نظامت کے فرائض مدرسہ کے ناظمِ تعلیمات مفتی دلشاد احمد ندوی نے انجام دئے۔ نشست کا آغاز محمد مصطفیٰ متعلم مدرسہ کی تلاوت سے ہوا۔ مفید احمد اور ابوذر نے نعتیہ کلام پیش کیا جبکہ قیام الحق نے نظم سنائی۔ اس موقع پر ناظم مدرسہ حافظ محمد اکبر عرفانی نے کہا کہ بچوں کی حوصلہ افزائی ان کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور ان کے اندر تعلیمی شوق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اسی مقصد کے تحت مدرسہ کی جانب سے ہر ماہ مقررہ پارہ مکمل کرنے، تکبیر اولیٰ کی پابندی اور ماہانہ امتحان میں نمایاں کارکردگی پر طلبہ کا انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ آج بھی ان تینوں شعبوں میں کامیاب طلبہ کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ صدر نشست مولانا ابرار الحق ثاقبی نے کہا کہ آپ طلباء خوش نصیب ہیں آپ کو امداد العلوم جیسا ادارہ ملا ہے جہاں تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت اور حوصلہ افزائی کا بھی خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے یہاں صرف طلبہ ہی نہیں بلکہ محنتی اور فرض شناس اساتذہ کی خدمات کا بھی اعتراف کیا جاتا ہے اور ان کی حوصلہ افزائی کے لئے ہر ماہ نقد انعامات دئے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماہانہ انعامی نشست ہر مہینے کی آخری جمعرات کو اس لئے منعقد کی جاتی ہے تاکہ طلبہ کی پڑھائی متاثر نہ ہو اور ان کے اندر آگے بڑھنے کا جذبہ برقرار رہے۔ مفتی دلشاد احمد نے کہا کہ اس طرح کی سرگرمیوں کا مقصد ایسے طلباء تیار کرنا ہے جو دینی علوم سے وابستگی کے ساتھ اچھے اخلاق نظم وضبط اور عمل زندگی میں ذمہ داری کا مظاہرہ کریں۔ تقریب کے ذریعے طلبہ کو یہ حوصلہ دیا گیا کہ وہ اپنی کامیابی کو منزل نہ سمجھیں بلکہ مزید ترقی اور بہتر کارکردگی کے لئے مسلسل کوشش کرتے رہیں۔ اس موقع پر تمام اساتذہ نے شرکت کی۔ خاص طور سے ماسٹر زبیر، قاری امجد حسین رحمانی، حافظ محمد نفیس، حافظ محمد صفوان فرقانی، حافظ محمد حذیفہ ثاقبی، حافظ انضمام عادل، حافظ محمد نفیس فرقانی ودیگر حضرات بھی شریک رہے۔ مفتی دلشاد کی دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

جب ہمارا ایمان طاقتور اور جاندار ہوگا تبھی وہ محفوظ رہ سکے گا: مولانا یحییٰ نعمانی

مسلم یوتھ بردرس کا تیرہواں اجلاسِ عام تحفظ ایمان کانفرس ملت کی بیٹیوں کا ارتداد اسباب اور حل کے عنوان سے منعقد

لکھنؤ ۳۰ اکتوبر: مسلم نوجوانوں کی متحرک و فعال تنظیم مسلم یوتھ بردرس اتر پردیش کا تیرہواں عظیم الشان اجلاسِ عام گزشتہ شب فریدی پور، دوبگا کے وسیع و عریض میدان میں الحاج عبدالوحید فاروقی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں اکابر علماء اور اسلامک اسکالرس نے اس اہم موضوع پر سنجیدہ گفتگو کی۔ الحاج قاری رضی الدین صدیقی نے اپنے منفرد لب ولہجہ میں نظامت کے فرائض انجام دئے جبکہ دار العلوم ندوۃ العلماء کے استاذ قاری طٰہٰ اطہر ندوی نے تلاوتِ کلامِ ربانی سے کانفرنس کا مبارک آغاز کیا۔ مقرر خصوصی مولانا یحییٰ نعمانی نے ارتداد سے بچنے کے لئے ایمان کی مضبوطی پر زور دیا۔ اجلاس کی سرپرستی فرما رہے مؤرخ اسلام مولانا کفیل اشرف لکھنوی نے اپنے خطاب میں ارتداد کی تاریخ پر روشنی ڈالی، سماجی خدمات کے اعتراف میں اکابر علماء کے بدست ڈاکٹر محمد متین خان، محمد فرقان قریشی، پروفیسر سعود الحسن اور الحاج کبیر احمد کو خادمِ ملت ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔

مولانا یاسر عبدالرحیم فاروقی، مولانا محمد راشد وحید قاسمی، مولانا محمد سفیان نظامی اور مولانا محمد مصطفیٰ ندوی مدنی نے اپنے پرمغز خطاب میں ارتداد کے اسباب اور اس سے حفاظت کی حکمت عملی پر زور دیا۔ الحاج کبیر احمد، قاری شفیق فرقانی، رحمت علی راجو، حافظ محمد فیضان نے نعتیہ کلام پیش کرکے سامعین کے دلوں محضوظ کیا۔ تنظیم کے بانی و جنرل سکریٹری حافظ سیّد محمد وصی نے اپنے کلیدی خطبۂ استقبالیہ میں تنظیم کے ذریعہ انجام دئے جا رہے کارہائے نمایاں کا ذکر کیا اور مستقبل کے عزائم کا خاکہ بھی پیش کیا۔ تنظیم کے اہم ذمہ داران مولانا ارشد ندوی، مولانا کفیل صدیقی، قاری محمد یونس، حافظ امیر احمد، عبدالقدیر ایڈوکیٹ، مولانا محمد احمد ندوی، محمد ممتاز نے خصوصی شرکائے اجلاس مولانا محمد طاہر خان ندوی، حاجی اعجاز چاندی والے، قاری شمس الضحیٰ پہانوی، قاری اسمٰعیل فرقانی، معیز عالم ایڈوکیٹ، مولانا عبیدالرحمن ندوی، قاری صلاح الدین عرفانی، مولانا اویس مظاہری، خالد حلیم، قاری ابراہیم کاکوروی، فیض اللہ فیضی، مولانا خالد وحید قاسمی، قاری طیب ضیاء، قاری دانش کاکوروی، نفیس پردھان، قاری محمد اخلاق اور میڈیا کے احباب کا استقبا ل کیا۔ اس سے قبل جامعۃ المسلمات الاسلامیہ علی میاں کالونی، فریدی پور کی طالبات نے اپنا تعلیمی مظاہرہ پیش کیا۔ مولانا کفیل اشرف کی دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

لکھنؤ کے ماسٹر تیراکوں نے ایشین چیمپئن شپ میں جیتے 10 تمغے، کی گئی افزائش اور پذیرائی

لکھنؤ: بنگلورو میں 4 سے 10 اکتوبر 2026 تک منعقدہ دوسری ایشین ماسٹرز سوئمنگ چیمپئن شپ میں لکھنؤ کے سینئر تیراکوں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے شہر کا نام روشن کیا ہے۔ ان کھلاڑیوں نے اس بین الاقوامی مقابلے میں 1 سونا (گولڈ)، 2 چاندی (سلور) اور 7 کانسی (برونز) سمیت کل 10 تمغے اپنے نام کیے۔ اس شاندار کامیابی پر لکھنؤ ڈسٹرکٹ سوئمنگ ایسوسی ایشن کی جانب سے اودھ جمخانہ کلب میں ایک پروقار اعزازی تقریب (تہنیت کی تقریب) کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی، یوپی اولمپک ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر آنندیشور پانڈے اور مہمانِ ذی وقار، خزانچی ڈاکٹر سید رفعت زبیر رضوی نے کھلاڑیوں کو تمغوں اور اسناد سے نوازا۔ تقریب کی صدارت یوپی پولیس کے اے ڈی جی ڈاکٹر آر کے سورنکار نے کی۔ نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے کھلاڑی: پرکاش اوستھی (74 سال): 50 میٹر بیک اسٹروک میں طلائی تمغہ (گولڈ میڈل) جیتا۔ رادھے شیام گپتا اور دیویندر شکلا: نقری تمغے (سلور میڈل) حاصل کیے۔ سمن چودھری، راکیش شکلا، نتن وارشنے اور پشپا مشرا: کانسی کے تمغے (برونز میڈل) اپنے نام کیے۔ اس چیمپئن شپ میں لکھنؤ کے کل 17 کھلاڑیوں نے حصہ لیا تھا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ ان مسن (سینئر) تیراکوں نے یہ ثابت کردیا ہے کہ کھیل کے لیے جذبہ اور جنون عمر کا محتاج نہیں ہوتا۔ اس موقع پر کھیل کی دنیا سے وابستہ کئی اہم شخصیات موجود تھیں۔

لکھنؤ میں جگراجی ہسپتال کی جانب سے پنگ پراس 2026 کے تحت خواتین میں چھاتی کے کینسر سے متعلق بیداری مہم کا انعقاد

لکھنؤ، 30 اکتوبر۔ خواتین میں چھاتی کے کینسر (بریسٹ کینسر) سے متعلق بیداری بڑھانے، بروقت شناخت کی اہمیت اجاگر کرنے اور صحت کے مسائل پر کھل کر بات چیت کو فروغ دینے کے مقصد سے لکھنؤ کے جگراجی ہسپتال میں جگراجی پنک پراس 2026: پراس فار ایوری وومن" کے عنوان سے ایک خصوصی تعلیمی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کی مہمانِ خصوصی، کے جی ایم یو (KGMU) کی وائس چانسلر ڈاکٹر سونیا نتیانند نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس مرض سے بچاؤ کا سب سے مؤثر ذریعہ صرف اور صرف بیداری ہے۔ ہسپتال کے منیجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر پروین چندر ونشی نے کہا کہ خواتین میں معلومات کی کمی اور جھجک کی وجہ سے اس بیماری کا پتہ اکثر تاخیر سے چلتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ خواتین کو خود بیدار ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے خاندان کی دیگر خواتین کو بھی اس کی علامات سے آگاہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ دودھ پلانے سے کینسر نہیں ہوتا، البتہ طرز زندگی اور غذا کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

اتر پردیش میں بی جے پی کی حکومت انگد کا پیر، کوئی ہٹا نہیں سکتا

بی جے پی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں امت شاہ کا دعوی، یو سی سی کے نفاذ کا بھی کیا اعلان

لکھنؤ: 30 اکتوبر (پی این ایس) لکھنؤ میں بی جے پی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے وزیر داخلہ امت شاہ نے بڑا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر بی جے پی 2027 میں اتر پردیش میں تیسری بار حکومت بناتی ہے تو وہ ریاست میں یکساں سول کوڈ نافذ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کو اتر پردیش سے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔ 30 اکتوبر کا اتر پردیش میں بڑا اہم کردار ہے۔ 1990 میں آج کے دن ایودھیا میں رام بھکتوں کو گولی ماردی گئی تھی۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کس منہ سے حکومت بنانے کی بات کرتے ہیں؟ تم نے رام بھکتوں پر گولیاں چلائیں اور ہم نے رام مندر بنایا۔ عوام آپ کی تیسری نسل کو بھی معاف نہیں کرے گی۔ کلیان سنگھ نے حکومت کی پرواہ کیے بغیر متنازعہ ڈھانچے کو منہدم کردیا۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش میں بی جے پی کی حکومت "انگد کے پیر" کی طرح ہے، اور اسے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔ بی جے پی اتر پردیش میں دوبارہ حکومت بنانے جا رہی ہے۔ کوئی شک نہیں ہے۔ اتر پردیش میں تیسری بار حکومت بنائیں اور ہم یہاں بھی یو سی سی کو نافذ کریں گے۔

وزیر داخلہ نے اپوزیشن کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ میچ ہارنے کے بعد ایس پی-کانگریس پارٹی امپائر پر ووٹ چوری کا الزام لگا رہی ہے۔ بی جے پی پارلیمنٹ میں بحث کے لیے تیار ہے۔ ایک بار آؤ، ایک خصوصی اجلاس بلائیں۔ ہم ہر ایک نکتے کا جواب دینے کے لیے تیار ہیں۔ پارلیمنٹ میں بحث کریں۔ امیت شاہ نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے دور حکومت کی تعریف کرتے ہوئے کہا، میں یوگی جی کو سخت حکمرانی کے ذریعے اتر پردیش کو مافیا سے آزاد کرنے کے لیے مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ بی جے پی کو اتر پردیش سے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔ انہوں نے کارکنوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ آپ سب تیار ہو جائیں، ارجن کی طرح مچھلی کی آنکھ پر نظر رکھیں۔ ہمیں تیسری بار حکومت بنانا ہے۔ انہوں نے کہا، "2014" میں، جب ہمارے پاس اتر پردیش میں صرف 44 ایم ایل اے تھے، بہت مایوسی ہوئی، میں تحصیل تک گیا، جب تنظیم ٹھیک ہوگئی، تو ہم نے 2014 میں اتر پردیش میں 41 فیصد ووٹوں کے ساتھ 73 سیٹیں جیتیں۔ یعنی 40 فیصد ووٹ ملے۔ قبل ازیں وزیر داخلہ امت شاہ یوپی اسمبلی انتخابات کی تیاریوں کے درمیان ریاستی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں حصہ لینے کے لیے آج لکھنؤ پہنچے۔ ہوائی اڈے پر وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور بی جے پی کے ریاستی صدر پنکج چودھری نے ان کا استقبال کیا۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک بھی موجود تھے۔ وزیر داخلہ امت شاہ نے ریاستی صدر پنکج چودھری کی صدارت میں ڈاکٹر رام منوہر لوہیا یونیورسٹی کے آڈیٹوریم میں منعقد ہونے والی میٹنگ کا افتتاح کیا۔ مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کے ساتھ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ، ریاستی صدر پنکج چودھری، نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک، کیشو پرساد موریہ، ونود تاوڑے، اسمرتی ایرانی، جتن پرساد اور دیگر بی جے پی لیڈران، وزراء، اراکین پارلیمنٹ اور ایم ایل اے میٹنگ میں موجود ہیں۔ اپنے استقبالیہ خطاب میں میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے، بی جے پی کے ریاستی صدر پنکج چودھری نے بی جے پی کے تمام رہنماؤں اور کارکنوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا، ہم آج یہاں صرف ایک رسمی میٹنگ کے لیے نہیں، بلکہ اتر پردیش میں بی جے پی کی تنظیم کی طاقت کا جائزہ لینے، اس کی کامیابیوں کا جائزہ لینے، اور مستقبل کا لائحہ عمل طے کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں، نئی توانائی کے ساتھ اور ریاست میں تیسری بار بی جے پی کی حکومت بنانے کا عزم کریں۔ آخری بار ہم، بی جے پی کارکن، اسی آڈیٹوریم میں 2024 کے لوک سبھا انتخابات کے بعد 14 جولائی 2024 کو جمع ہوئے تھے۔ تنظیم کی تشکیل نو کے بعد آج پہلی بار ہم یہاں مل رہے ہیں۔ یہاں ایک نئی توانائی ہے۔ نئی ریاستی ورکنگ کمیٹی کے ارکان کے ساتھ سینئر ساتھی موجود ہیں۔ یہ ریاستی ورکنگ کمیٹی اسمبلی انتخابات سے پہلے منعقد کی جارہی ہے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ وزیر داخلہ امیت شاہ کی رہنمائی حاصل ہوئی جنہوں نے فتح کی داستان لکھی ہے اور ساتھ ہی سینئر عہدیدار بھی۔

خواتین میں چھاتی کے کینسر سے متعلق بیداری مہم کا انعقاد

لکھنؤ، 30 اکتوبر 2026: خواتین میں چھاتی کے کینسر (بریسٹ کینسر) سے متعلق بیداری بڑھانے، بروقت شناخت کی اہمیت اجاگر کرنے اور صحت کے مسائل پر کھل کر بات چیت کو فروغ دینے کے مقصد سے لکھنؤ کے جگراجی ہسپتال میں جگراجی پنک پراس 2026: پراس فار ایوری وومن" کے عنوان سے ایک خصوصی تعلیمی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کی مہمانِ خصوصی، کے جی ایم یو (KGMU) کی وائس چانسلر ڈاکٹر سونیا نتیانند نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس مرض سے بچاؤ کا سب سے مؤثر ذریعہ صرف اور صرف بیداری ہے۔ ہسپتال کے منیجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر پروین چندر ونشی نے کہا کہ خواتین میں معلومات کی کمی اور جھجک کی وجہ سے اس بیماری کا پتہ اکثر تاخیر سے چلتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ خواتین کو خود بیدار ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے خاندان کی دیگر خواتین کو بھی اس کی علامات سے آگاہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ دودھ پلانے سے کینسر نہیں ہوتا، البتہ طرزِ زندگی اور غذا کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ تقریب میں ماہرینِ طب ڈاکٹر ریتو سنگھ، ڈاکٹر ایس کے سنگھ، پروفیسر ڈاکٹر نتن رنجن گپتا اور ڈاکٹر ششانک نگم نے چھاتی کے کینسر کی علامات، اس کے خطرات، غذائیت کی اہمیت اور علاج کے جدید طریقوں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ پروگرام کا بنیادی پیغام (جانیں، جانچ کروائیں، وقت پر قدم اٹھائیں اور ساتھ دیں) قرار پایا۔

لیگل میٹرولوجی ڈیپارٹمنٹ نے ویجیلنس آگاہی ہفتہ منایا

لکھنؤ، 30 اکتوبر 2026۔ ویجیلنس اسٹیبلشمنٹ (ویجی لینس) کی طرف سے جاری کردہ رہنما خطوط اور مینڈیٹ کی تعمیل میں، ایک سیمینار اور دیانتداری کا حلف برداری پروگرام منعقد کیا گیا تھا جو کہ کنٹرولر آف لیگل میٹرولوجی، اتر پردیش (لکھنؤ) کے دفتر میں" چوکسی بیداری ہفتہ" کے حصے کے طور پر منعقد کیا گیا تھا۔ پروگرام میں موجود محکمانہ افسران اور اہلکاروں نے اپنی روزمرہ کی ذمہ داریوں کی انجام دہی میں مکمل شفافیت، پاکیزگی اور ایمانداری کو برقرار رکھنے اور بدعنوانی کے خاتمے کے لیے انتھک محنت کرنے کا اجتماعی عہد کیا۔ یہ سمپوزیم ڈپٹی کنٹرولر (لکھنؤ زون) جناب لوکمار پانڈے اور ڈپٹی کنٹرولر (کانپور زون) جناب مکیش کمار کی موجودگی میں منعقد ہوا۔ سمپوزیم میں محکمے کے کام کو مزید شفاف، حساس اور عوام دوست بنانے پر تفصیلی بات چیت کی گئی۔ اس موقع پر ہیڈ کوارٹر اور علاقائی دفاتر کے سینئر انسپکٹرز، انسپکٹرز اور دیگر محکموں کے اہلکار موجود تھے۔

حضرت شاہ وارث حسنؒ کا 90 واں عرس، خانقاہی روایات کی بحالی کا عزم

سجادہ نشین سید شاہ واصف حسن واعظی نے قدیم نظام کی تجدید اور تبرکات کے تحفظ پر زور دیا

لکھنؤ، 30 اکتوبر (پریس ریلیز): حضرت مولانا سید شاہ وارث حسن صاحبؒ کا دو روزہ نوّیواں عرس عقیدت و احترام کے ساتھ خانقاہ عالیہ وارثیہ حسنیہ، لکھنؤ کے سجادہ نشین سید شاہ واصف حسن واعظی کی قیام گاہ، آرچٹ اسٹار اپارٹمنٹ، کھدرا، لکھنؤ میں منعقد ہوا۔ حالات کے پیش نظر منعقدہ اس عرس میں قرآن خوانی، نعت خوانی، تقاریر، فاتحہ خوانی اور دعا وتبرک کی محفلیں ہوئیں۔

عرس کی اہم خصوصیت خانقاہی نظام کی بحالی اور قدیم روایات کے احیا کا عزم رہا۔ سید شاہ واصف حسن واعظی نے کہا کہ کوڑا جہان آباد سے وابستہ خانقاہی روایت کو دوبارہ زندہ کرنے اور بزرگانِ دین کے علمی و روحانی ورثے کو محفوظ رکھنے کے لیے سنجیدہ کوششیں ضروری ہیں۔ انہوں نے خاندان کے پاس موجود تبرکات اور اسناد کے تحفظ اور ان کے مناسب نظم و انتظام پر از سرِ نو غور کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ خاندان کے افراد نے ان کے اس عزم کی تائید کرتے ہوئے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ حضرت شاہ وارث حسن صاحبؒ کی روحانی نسبت کے حوالے سے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی جانب سے انہیں مکہ مکرمہ میں عمامہ عطا کرنے اور خلافت سے نوازنے کی روایت کا بھی ذکر ہوا۔ کوڑا جہان آباد کی علمی و روحانی تاریخ اور اس خانوادے سے وابستہ خانقاہی روایات کو بھی یاد کیا گیا۔ محفل کا آغاز مفتی قاری مختار عالم کی تلاوت سے ہوا۔ مفتی مولانا راحت اور مولانا اکرم ندوی نے خطاب کیا، جبکہ استاد شاعر احمد جمال کوثر، ابوبکر اور فلاح الدین نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مغرب کے بعد قرآن خوانی اور نمازِ عشاء کے بعد نعت خوانی و تقاریر ہوئیں۔ خاندان کی مستورات نے پردے کے اہتمام کے ساتھ محفل میں شرکت کی۔ دوسرے روز گیارہ بجے فاتحہ خوانی کے بعد دعا و تبرک تقسیم کیا گیا اور شہر کی مختلف خانقاہوں کو بھی تبرک بھیجا گیا۔ عرس میں لکھنؤ کے علاوہ بارہ بنکی، فتح پور، پریاگ راج، اجوا، چھپرہ اور جھارکھنڈ کے رانچی سمیت مختلف علاقوں سے علماء، مریدین اور عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ رانچی سے آنے والے مریدین کا اس خانوادے سے تقریباً پچاس سالہ تعلق ہے اور وہ ہر سال عرس میں شریک ہوتے ہیں۔ عرس کے انتظامات میں سید رضوان، سید نعیم الحسن واعظی اور صہیب صدیقی نے اہم کردار ادا کیا۔ خالد صدیقی، طارق رفیق اور رفیق قاسمی سمیت دیگر متعلقین بھی شریک ہوئے۔ شرکاء نے سید شاہ واصف حسن واعظی سے ملاقات کی، دعائیں حاصل کیں اور ان کی سجادہ نشینی سے اپنی وابستگی کا اظہار کیا۔ اس طرح عرس بزرگانِ دین سے عقیدت، روحانی روایات کی پاسداری اور خانقاہی نظام کی بحالی کے اجتماعی عزم کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

چھ سالہ جڑواں بہن بھائی نے قرآن پاک کا ناظرہ مکمل کیا

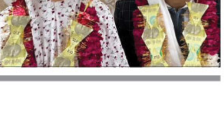

لکھنؤ۔ کھدرہ کے مدے گنج کے رہنے والے محمد ذوالفقار ندوی کے جڑواں بچوں محمد ذکوان صدیقی اور منال فاطمہ نے محض چھ سال کی کم عمری میں قرآن پاک کا ناظرہ مکمل کرلیا۔ مدے گنج واقع ہیپی ڈیز اسکول میں یو کے جی کے دونوں طلبہ نے اپنی والدہ کی نگرانی میں اسکولی تعلیم کے ساتھ قرآن پاک کا ناظرہ بھی مکمل کیا۔ اس موقع پر گھر میں ایک تقریب منعقد کی گئی، جس میں دونوں بہن بھائیوں کو ہار پہنا کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ گھر والوں، اہلِ خاندان، محلے کے لوگوں اور رشتہ داروں نے ننھے بچوں کی اس کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں مبارکباد پیش کی اور روشن مستقبل کے لیے دعائیں دیں، ساتھ ہی تحائف بھی پیش کیے۔

اسرائیل الیکشن کے بعد!

ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز

اسرائیل کے انتخابات میں اگرچہ کہ نتن یاہو کی لیکوئیڈ پارٹی نے 53 نشست حاصل کرکے سب سے بڑی پارٹی کا موقف حاصل کرلیا ہے تاہم یہ حکومت بنانے کے موقف میں نہیں ہے' کیوں کہ 120 رکنی 120 رکنی پارلیمنٹ (Knesset) میں حکومت کی تشکیل کے لئے 61 ارکان کی حمایت حاصل ہونی ہے۔ ان کے حریف ایزنکوٹ کی یاشر پارٹی اور اس کے اتحاد کو 48 نشستیں ملی ہیں' جبکہ عرب اتحاد نے 19 نشستیں حاصل کرکے کنگ میکر کا موقف حاصل کیا ہے۔ یہ جس کسی کا ساتھ دیں گے اس کی حکومت ہوگی۔ نتن یاہو نے عرب اتحاد کے ساتھ حکومت کی تشکیل کو خارج از بحث قرار دیا اور امید ظاہر کی کہ ایزنکوٹ بھی عرب اتحاد کی تائید حاصل نہیں کریں گے' کیوں کہ اسرائیل میں عربوں یا مسلمانوں کی حمایت سے حکومت تشکیل دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ اور بات ہے کہ عرب اتحاد کے قطعی موقف کا ابھی انتظار ہے۔ پیش قیاسیاں، تین ٹیلی وی چینلس کے اگزٹ پولس کے تبصروں کی اساس پر ہے۔ ووٹوں کی گنتی ہوچکی ہے اور آخری اطلاعات ملنے تک نیتن یاہو کی لکوئیڈ پارٹی واحد اکثریتی موقف کی حامل ہے۔ تاہم ابھی وہ حکومت بنانے کے موقف میں نہیں ہے۔ اور وہ عربوں کی تائید حاصل کرنا نہیں چاہتے' حالانکہ عرب اتحاد کے قائد منصور عباس نے 2021ء میں بھی اسرائیلی حکومت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ بنیادی طور پر وہ ایک مسجد کے امام تھے' اور پیشہ کے اعتبار سے ڈینٹل سرجن ہیں۔ ایزنکوٹ کی یاشر پارٹی بھی ان کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس وقت اسرائیل میں نتن یاہو اپنی شکست کے بعد رائے عامہ ہموار کررہے ہیں کہ جو بھی حکومت بنے اس میں عرب اتحاد شامل نہ ہو۔ اس کا مقصد یہی ہے کہ دونوں ہی سیاسی جماعتیں جب حکومت کی تشکیل دینے میں ناکام رہیں گی تو اسرائیل میں دوبارہ انتخابات ہوں گے۔

اسرائیل کے الیکشن کے نتائج اور 2024ء کے ہندوستان کے نتائج میں مماثلت پائی جاتی ہے۔ نتن یاہو کے یارِ غار نریندر مودی نے اس بار 400 کے پار کا نعرہ لگایا تھا مگر ان کی جماعت حیرت انگیز طور پر 240 نشستوں پر سمٹ گئی تھی اور اُسے ایوان میں سخت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ نتن یاہو نے الیکشن 2026ء جیتنے کے لئے غزہ کو فلسطینیوں کی قتل گاہ بنادیا، ایران پر حملے کئے۔ ٹرمپ کے ساتھ مل کر ایرانی قیادت کو نقصان پہنچایا اس کے باوجود قطعی اکثریت حاصل کرنے میں وہ ناکام رہے۔ ایزنکوٹ جو سابق میں اسرائیلی فوج کے سربراہ رہ چکے ہیں۔ فلسطینیوں اور مسلمانوں کے تعلق سے نتن یاہو سے کہیں زیادہ خطرناک دشمن سمجھے جاتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ وہ اس لئے نتن یاہو کو بدلنا چاہتے ہیں کہ فلسطینیوں کا صفایہ کرنے میں وہ مکمل طور پر کامیاب نہیں ہوئے۔ اور دونوں ہی حماس کو صفحۂ ہستی سے مٹانا چاہتے ہیں۔ اگر نتن یاہو پانچویں مرتبہ وزیر اعظم بننے میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو یہ لیکوئیڈ پارٹی کے لئے ایک تاریخ ساز گار ہوگا جو اپنے قیام کے 50 ویں برس میں داخل ہورہی ہے۔ مناشم بیگن نے 1977ء میں لکوئیڈ پارٹی کی بنیاد رکھی گئی۔ جیسا کہ قارئین جانتے ہیں کہ 14 رمئی 1948ء کو اسرائیل کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا تھا حالانکہ 1897ء میں سوئزلینڈ کے باسل میں Theodor Herzn نے 17 ممالک کے 208 مندوبین کے اجلاس میں اسرائیلی مملکت کا نظریہ پیش کیا تھا اور پرسنل طور پر عالمی صیہونی تنظیم کی بنیاد رکھی تھی۔ اسی اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ دنیا پر کنٹرول کرنے کے لئے گولڈ، ایجوکیشن اور بینکس پر یہودیوں کا تسلط ہے۔ 51 برس بعد اسرائیل کی بنیاد رکھی گئی' جسے برطانیہ کی پشت پناہی حاصل تھی۔ خلافت عثمانیہ کے خاتمہ کے بعد فلسطین کے علاقہ کو اسرائیل کا نام دیا گیا اور مغربی طاقتوں کی مدد سے اس سرزمین پر جبری تسلط قائم ہوا۔ یہودیوں نے عالمی صیہونی تنظیم کے تحت مسلسل 50 برس تک اسرائیلی مملکت کی ایک ایک اینٹ رکھی' دوسری طرف عالم اسلام کو انتشار کا شکار بنایا۔ بہرحال اسرائیل کے جبری قیام کے بعد پہلے الیکشن 1948ء میں ہوئے اور ڈیوڈ بین گورین اس کے پہلے بڑے وزیر اعظم بنے۔ افتتاحی تین دہائیوں تک سوشلسٹ سیاسی جماعتوں نے حکومت کی تھی۔ اسرائیل میں مختلف جماعتوں کی حکومتیں رہی ہیں اور ہر ایک حکومت چاہے وہ کسی بھی جماعت کی کیوں نہ ہو' فلسطین اور مسلم دشمنی کی بنیاد پر تشکیل دی جاتی رہی ہے۔ ایزنکوٹ اگرچہ کہ مخالف فلسطین ضرور ہے تاہم اس نے اپنی انتخابی مہم تمام شہریوں کیلئے مساوات کا نعرہ لگا کر چلائی ہے۔

عرب اتحاد کی غیر معمولی کامیابی کا عالم اسلام میں ہی نہیں' بلکہ ایشیا کے بیشتر غیر اسلامک ممالک میں بھی جشن منایا جارہا ہے کیوں کہ نتن یاہو نے اپنے اقدامات جارحیت اور فلسطینیوں کی نسل کشی سے خود کو اس صدی کا سب سے بڑا قاتل ثابت کیا ہے۔ کئی بیرونی ممالک نے اس کی مخالفت کی اور ان ممالک نے وہاں کی عوام نے انسانیت کے تحفظ کی خاطر بڑے پیمانے پر احتجاجی مظاہرے بھی کئے۔ عرب اتحاد کی اگر ایزنکوٹ تائید حاصل کرنے میں کامیاب ہوتا ہے تو اسے فلسطینیوں سے متعلق اپنی پالیسی میں لچک پیدا کرنی ہوگی' کیوں کہ عرب اتحاد کا موقف ہے کہ فلسطین کو ایک مملکت کے طور پر تسلیم کیا جائے۔ فلسطینیوں کو مساوی حقوق دیئے جائیں۔ اگرچہ کہ اسرائیلی عوام کی اکثریت فلسطینیوں کے قتل عام کے حامی ہیں تاہم اس قتل عام کی مخالفت کرنے والوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں ہے۔ نتن یاہو اپنے اکثریتی موقف سے محرومی کے بعد الزام عائد کررہا ہے کہ اسرائیل میں عرب اتحاد امیدواروں کی کامیابی کے لئے ترکی، قطر اور دوسرے عرب ممالک نے اربوں ڈالرس کی رقم خرچ کی ہے۔ قطر نے اس الزام کی تردید کی ہے۔ ویسے قطر، ترکی اور عرب ممالک میں خوب جشن منایا گیا ہے۔ نتن یاہو نے متحدہ عرب امارات کے بشمول بعض عرب ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کئے تھے اور حال ہی میں اس نے اپنے پرائیویٹ طیارہ میں یو اے ای کا دورہ کیا تھا اور وہاں کے امیر سے خفیہ ملاقات کی تھی' جس کے تین دن بعد دوبئی سے تل ابیب جانے والا طیارہ حادثہ کا شکار ہوتے ہوتے بچ گیا تھا۔ عام خیال یہی ہے کہ نتن یاہو 9/11 جیسا کوئی سانحہ چاہتا تھا تاکہ مسلمانوں کے خلاف نفرت، دشمنی پھیلے اور اسے اپنے ایک بار پھر اقتدار پر واپس آنے میں مدد مل سکے۔ یہ اتفاق ہے کہ ہندوستانی پائیلٹ کی حاضر دماغی اور جانبازی کی بدولت یہ طیارہ حادثہ کا شکار ہونے سے محفوظ رہا۔ نتن یاہو اپنے منصوبہ پر خاک اڑتے دیکھ کر سوائے اپنے بال نوچنے کے کچھ اور نہ کرسکے۔

7 اکتوبر 2023ء کے واقعہ کے بعد انتقامی کاروائی کے طور پر اسرائیل نے غزہ کے عوام پر جو مظالم ڈھائے، جس طرح نسل کشی کی اس نے عربوں اور عام مسلمانوں کی سوئی ہوئی غیرت کو جگادیا۔ اسرائیلی انتخابی نتائج اور عرب اتحاد کی کامیابی اس کا ثبوت ہے۔ عرب اتحاد یعنی جوائنٹ لسٹ تین جماعتوں ہداش، رام اور تعال پر مشتمل ہے' یاد رہے کہ 2021ء میں جوائنٹ لسٹ کو 6 نشستوں پر کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ حالانکہ 2015ء میں وہ 15 نشستوں پر کامیاب ہوئی تھی۔ عرب اتحاد جس کی قیادت منصور عباس اور احمد طبی کررہے ہیں۔ بادشاہ گر کا رول ادا کرسکتے ہیں۔ ویسے سیاست میں کچھ بھی ممکن ہے۔ نتن یاہو کے انتخابی مہم جہاں فلسطینیوں کی نعشوں پر چلائی گئی وہیں ایران کے خلاف اس کی ناکام کاروائی کو اس نے ایک کارنامہ کے طور پر پیش کرنا چاہا یہ اور بات ہے کہ ایران نے اسرائیل کے ساتھ ساتھ امریکہ کو بھی شکست فاش دی۔ خود ٹرمپ کو اعتراف کرنا پڑا کہ ایک ایسا ملک جس کا لگ بھگ نصف صدی سے ہر طرح سے بائیکاٹ کیا جاتا رہا آخر کس طرح اس نے امریکہ اور اسرائیل کی ماڈرن ٹیکنالوجی کو ناکام بنادیا۔ ایک عام اندازہ کے مطابق امریکہ کو اس جنگ میں 47 بلین ڈالرس کا نقصان ہوا ہے۔ اُسے اپنے فوجی آلات طیارے اور ایرانی حملے میں گرائے گئے ڈرونس اور طیاروں کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کے لئے 6 بلین ڈالرس کی ضرورت ہوگی۔ جانی نقصان بھی کچھ کم نہیں ہوا۔ امریکی اعداد و شمار کے مطابق اگرچہ کہ ایرانی حملوں میں 29 امریکی ہلاک اور 27800 زخمی ہوئے ہیں تاہم یہ تعداد سنسر شدہ ہے۔ دوسری طرف 9000 سے زائد اسرائیلی اپنے مقام سے لاپتہ بتائے جاتے ہیں۔ کم از کم 40 اسرائیلی جہنم رسید ہوئے ہیں۔ اور 7500 اب بھی ہاسپٹلس میں ہیں۔ اسرائیلی میزائیل ڈیفنس سسٹم کو کم از 20 بلین ڈالرس کا نقصان ہوا ہے۔ معیشت بُری طرح سے تباہ ہوئی ہے۔ اسرائیلی عوام اپنے شہریوں کی ہلاکتوں، ان کے زخمیوں ہونے اور معاشی بدحالی سے اس قدر بدظن ہوئے کہ انہوں نے نتن یاہو کے خلاف باقاعدہ تحریک چلائی جس کا اثر اس کے انتخابی نتائج پر ہوا ہے۔ ایزنکوٹ نے ایران کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ نتن یاہو جانتا تھا کہ ایران کے پاس نیوکلیر ہتھیار نہیں ہے' تاہم اس نے اپنے سیاسی مفاد کی خاطر یہ پروپگنڈہ چلایا تھا۔

نتن یاہو امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی کا قریبی ساتھی بتایا جاتا ہے۔ اور اس نے بار بار دعویٰ بھی کیا ہے' تاہم ڈونالڈ ٹرمپ ناقابل بھروسہ انسان کا نام ہے' جو کسی بھی ملک کے لیڈر کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کرتا ہے۔ کبھی اس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتا ہے تو کبھی اس کی تذلیل کرتا ہے۔ ہندوستانی وزیر اعظم کے ساتھ اس نے بار بار ایسا کیا ہے اور نتن یاہو کے ساتھ بھی اس نے ایسا ہی عمل کیا۔ انتخابی نتائج پر اس نے دلچسپ تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بی بی (نتن یاہو) ایک جنگجو ہے مگر اس کے ملک نے اس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ ایک طرح سے اس نے اسرائیلی ڈکٹیٹر سے اپنا دامن جھاڑ لیا ہے۔ ایسا ہی سلوک اس نے عرب حکمرانوں کے ساتھ کیا۔ جب سعودی عرب پر حوثیوں نے حملے کئے اور عرب حکمران نے امریکی سے دخل اندازی کی درخواست کی تو موقع پرست ٹرمپ نے دوٹوک لہجہ میں کہہ دیا کہ اس جنگ سے اس کا کچھ بھی لینا دینا نہیں ہے۔ اگر ایزنکوٹ وزیر اعظم بن جاتے ہیں تو نتن یاہو کو اپنے رشوت خوری اور گندی جرائم کی پاداش میں جیل جانا ہی پڑے گا۔ جہاں تک مسلمانوں اور فلسطینیوں کا تعلق ہے ان کے لئے صرف نتن یاہو کی شکست یا اس کے نشستوں میں کمی پر جشن منا کر خود کو تسلی دینا ہے ورنہ مجموعی طور پر دیکھا جائے تو ان کے لئے آگے دیو ہے تو پیچھے کھائی۔۔۔۔۔!

☆☆☆

ایڈیٹر گواہ اردو ویکلی، حیدرآباد

نتن یاہو امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی کا قریبی ساتھی بتایا جاتا ہے۔ اور اس نے بار بار دعویٰ بھی کیا ہے' تاہم ڈونالڈ ٹرمپ ناقابل بھروسہ انسان کا نام ہے' جو کسی بھی ملک کے لیڈر کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کرتا ہے۔ کبھی اس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتا ہے تو کبھی اس کی تذلیل کرتا ہے۔ ہندوستانی وزیر اعظم کے ساتھ اس نے بار بار ایسا کیا ہے اور نتن یاہو کے ساتھ بھی اس نے ایسا ہی عمل کیا۔ انتخابی نتائج پر اس نے دلچسپ تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بی بی (نتن یاہو) ایک جنگجو ہے مگر اس کے ملک نے اس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ ایک طرح سے اس نے اسرائیلی ڈکٹیٹر سے اپنا دامن جھاڑ لیا ہے۔ ایسا ہی سلوک اس نے عرب حکمرانوں کے ساتھ کیا۔

کتابوں سے خوفزدہ اقتدار اور اس کی سیاست

نالندہ کی راکھ سے لے کر نازی جرمنی کی کتابیں نذرِ آتش کرنے والی تقاریب اور آج کے بک اسٹالوں تک تاریخ بتاتی ہے کہ اقتدار کی آگ کاغذ کو جلا سکتی ہے، سوالات کو نہیں

شیلندر چوہان

کتابوں پر حملہ، آزادیٔ فکر پر حملہ ہے۔ مغربی بنگال میں دُرگا پوجا کے دوران مارکسی کمیونسٹ پارٹی (سی پی آئی ایم) اور دیگر بائیں بازو کی تنظیموں کے کتابی اسٹالوں میں توڑ پھوڑ، آتش زنی اور انہیں ہٹانے کی کوششوں نے سیاست کی ایسی شکل کو بے نقاب کیا ہے، جس میں اختلاف رائے کے لیے عوامی زندگی میں جگہ مسلسل تنگ کی جارہی ہے۔ باراسات میں کتابی اسٹالوں میں توڑ پھوڑ اور بجبور میں ایک اسٹال کو آگ لگائے جانے کی خبریں ہیں۔ کولکاتا کے جادوپور میں بھی اسٹال ہٹانے کو لے کر تنازعہ سامنے آیا ہے۔ بائیں بازو کی پارٹیوں نے ان حملوں کے لیے بی جے پی کے حامیوں کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ ان الزامات کی تصدیق تحقیقات کے بعد ہی ہو سکے گی، لیکن ان واقعات کا وسیع تر سیاسی پس منظر غور طلب ہے۔ دُرگا پوجا بنگال کا محض مذہبی تہوار نہیں، بلکہ ایک وسیع سماجی و ثقافتی جشن بھی ہے۔ اس کے پنڈالوں کے آس پاس لگنے والے کتابی اسٹالوں کی روایت کئی دہائیوں پرانی ہے۔ کتابی اسٹال خیالات کی اشاعت کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ ان کی اہمیت اس بات میں بھی ہے کہ وہ قارئین کو اپنے عقائد سے باہر نکل کر دوسرے خیالات سے واقف ہونے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔

جمہوریت میں کسی سیاسی پارٹی سے اپنے خیالات پیش کرنے کا حق صرف اس لیے نہیں چھینا جا سکتا کہ وہ منتظمین یا برسراقتدار پارٹی کے نظریے سے مطابقت نہیں رکھتے۔ خیالات کا مقابلہ خیالات سے ہونا چاہیے۔ مذہبی عقیدے، سیاسی وفاداری یا نظریاتی اختلاف کو عوامی مقامات پر داخلے کا معیار بنانا جمہوری شہریت کے تصور کے خلاف ہے۔ یہ انارکی ہے۔ اس تنازعہ کا ایک سنگین پہلو وہ سیاسی نقطۂ نظر ہے جو عوامی زندگی میں قبولیت کے لیے مذہبی شناخت کو شرط بنانا چاہتا ہے۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ جو لوگ کسی مذہبی رسم میں حصہ نہیں لیتے، تلک نہیں لگاتے یا کسی مخصوص روایت کو قبول نہیں کرتے، انہیں دُرگا پوجا کے پنڈالوں کے قریب کتابی اسٹال لگانے کا حق کیوں ملنا چاہیے، تو معاملہ صرف بائیں بازو تک محدود نہیں رہتا۔

سوال یہ ہے کہ کیا عوامی ثقافت میں شرکت کے لیے مذہبی طرزِ عمل کا ثبوت دینا لازمی ہوگا؟ ہندوستان کا آئین شہری کو عقیدہ رکھنے، اس پر عمل کرنے، اس سے اختلاف کرنے اور کسی مذہب پر عمل نہ کرنے کی آزادی دیتا ہے۔ مذہبی تہوار کسی ایک سیاسی نظریے کی ملکیت نہیں ہیں اور نہ ہی ان میں شرکت کا حق نظریاتی سپردگی پر منحصر ہونا چاہیے۔ کتابوں سے بے چین ہونے والی سیاست کا مسئلہ اس سے بھی زیادہ گہرا ہے۔ کتابیں کسی ایک نظریے کی نمائندہ نہیں ہوتیں۔ کتاب کی بنیادی فطرت ہی یہ ہے کہ وہ ایک سے زیادہ نقطہ ہائے نظر کے لیے جگہ پیدا کرتی ہے۔ اسی لیے آزادانہ فکر سے خوف زدہ سیاست کو ان کتابوں سے خاص پریشانی ہوتی ہے جو اس کے قائم کردہ بیانیے سے باہر کھڑے ہو کر سوال کرتی ہیں۔"

کتابوں کے خلاف سیاست کی تاریخ کسی ایک ملک یا دور تک محدود نہیں ہے۔ قدیم چین میں تیسری صدی قبل مسیح میں شہنشاہ چن شی ہوانگ کے دورِ حکومت میں کتابیں جلانے اور اہلِ علم کو سزا دینے کے واقعات درج ہیں۔ چین کے اس واقعہ کو اکثر اس بات کی مثال کے طور پر یاد کیا جاتا ہے کہ جب حکمراں خیالات پر قابو پانا چاہتا ہے تو سب سے پہلے یادداشت اور علم پر حملہ کرتا ہے۔ قرونِ وسطیٰ کے یورپ میں مذہبی اداروں نے ممنوعہ کتابوں کی فہرستیں تیار کیں۔ متعدد مصنفین اور سائنس دانوں کو اپنے خیالات کی وجہ سے مقدمات، پابندیوں اور سزاؤں کا سامنا کرنا پڑا۔ گلیلیو کو زمین کی حرکت سے متعلق سائنسی نتائج کے باعث مذہبی اقتدار کے سامنے جھکنا پڑا۔ یہ محض سائنس اور مذہب کے درمیان تنازع نہیں تھا، بلکہ اس ذہنیت کی مثال تھی جو قائم اقتدار کے خلاف اٹھنے والے سوالات کو جرم تصور کرتی ہے۔

1933 میں نازی جرمنی میں جامعات اور عوامی مقامات پر بڑے پیمانے پر کتابیں جلائی گئیں۔ یہودیوں، سوشلسٹوں، کمیونسٹوں، لبرل مفکرین اور ایسے مصنفین کی کتابیں تباہ کر دی گئیں جنہیں نازی نظریے کے لیے ناموافق سمجھا جاتا تھا۔ برلن سمیت متعدد شہروں میں چلائی گئی ان مہمات کے دوران کتابیں جلانا ایک علامتی سیاسی رسم بن گیا۔ نازی وزیرِ اطلاعات و پروپیگنڈا جوزف گوئبلز نے مبینہ طور پر اسے 'ناپاک' خیالات کے خلاف مہم قرار دیا۔ لیکن تاریخ نے دکھایا کہ کتابوں کے بعد انسانوں کو نشانہ بنایا گیا۔ خیالات کو مٹانے کی کوشش بالآخر معاشرے کے ایک بڑے حصے کی تباہی میں تبدیل ہو گئی۔ 1976 میں لبنان کی خانہ جنگی کے دوران بیروت کی لائبریریوں اور دستاویزات کے ذخیروں کو بھاری نقصان پہنچا۔ 2003 میں عراق جنگ کے دوران بغداد کے قومی عجائب گھر اور قومی کتب خانے میں لوٹ مار اور آتش زنی کے نتیجے میں ہزاروں سال پرانی تہذیب سے متعلق دستاویزات تباہ ہو گئیں۔ 2013 میں مالی کے ٹمبکٹو میں انتہا پسندوں نے تاریخی مخطوطات کو تباہ کرنے کی کوشش کی، تاہم مقامی لوگوں اور کتب خانے کے ملازمین نے بڑی تعداد میں مخطوطات کو بچا لیا۔

ان واقعات میں ایک مشترکہ پہلو نظر آتا ہے۔ کتابیں محض کاغذ پر چھپے ہوئے الفاظ نہیں ہوتیں۔ وہ معاشرے کی یادداشت، تجربات اور متبادل مستقبل کے تصور کو محفوظ رکھتی ہیں۔ اسی لیے جو اقتدار تاریخ کو اپنے موافق لکھنا چاہتا ہے، وہ کتب خانوں، دستاویزات کے ذخیروں اور آزاد مصنفین سے خوف زدہ رہتا ہے۔ کتابوں کو جلانا یا ان پر پابندی لگانا معاشرے کی اجتماعی یادداشت کو قابو میں رکھنے کی کوشش ہے۔ ہندوستان میں بھی علمی اداروں اور کتابوں پر حملوں کی تاریخ پرانی ہے۔ نالندہ یونیورسٹی کی تباہی اس سلسلے میں سب سے زیادہ یاد کی جانے والی مثال ہے۔ پانچویں صدی میں قائم ہونے والا نالندہ محض ایک تعلیمی ادارہ نہیں تھا، بلکہ ایشیا کے مختلف حصوں سے آنے والے طلبہ اور علما کا ایک بین الاقوامی مرکز تھا۔ اس کے وسیع ذخیرۂ کتب اور علمی روایت نے اسے دنیا کی قدیم ترین رہائشی جامعات میں ایک ممتاز مقام عطا کیا۔ بارہویں اور تیرہویں صدی کے آس پاس نالندہ پر ہونے والے حملوں، خصوصاً بختیار خلجی سے متعلق تاریخی روایات میں، کتب خانوں کو جلائے جانے کا ذکر ملتا ہے۔ مؤرخین ان واقعات کی تفصیلات اور تاریخوں پر بحث کرتے رہے ہیں، لیکن یہ بات غیر متنازع ہے کہ نالندہ کا زوال محض کسی عمارت یا احاطے کی تباہی نہیں تھا۔ یہ علم کی ایک زندہ روایت پر حملہ تھا۔

نالندہ کی مثال یہ بھی بتاتی ہے کہ کسی یونیورسٹی یا کتب خانے کی اہمیت اس کی عمارت سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ وہاں جمع شدہ کتابوں کے ساتھ مکالمے کی روایت، سوال پوچھنے کی آزادی اور مختلف علاقوں سے آنے والے علما کا باہمی اشتراک بھی وابستہ ہوتا ہے۔ جب ایسا ادارہ تباہ ہوتا ہے تو صرف کتابیں نہیں جلتی، بلکہ علم کے درمیان قائم رشتے، تحقیق کا تسلسل اور آنے والی نسلوں کے امکانات بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ دہلی کے مرکزی سکریٹریٹ کتب خانے کا معاملہ بھی اہم ہے۔ تقریباً 135 سال پرانے اس ادارے میں ساڑھے آٹھ لاکھ سے زیادہ کتابیں اور دستاویزات موجود ہیں۔ سینٹرل وِسٹا کی ازسرِنو ترقی کے دوران اس کے لیے مناسب اور مستقل جگہ کے انتظام کو لے کر سنگین سوالات اٹھے ہیں۔ بنگال کے کتابی اسٹالوں پر حملوں اور دہلی کے کتب خانے کی منتقلی کے مسئلے میں مستقبل کے لیے ایک اشارہ پوشیدہ ہے۔ ایک طرف مبینہ سیاسی تشدد اور نظریاتی عدم برداشت کا سوال ہے، تو دوسری طرف عوامی ادارے کے تحفظ اور حکومتی ترجیحات کا معاملہ ہے۔ نالندہ کی تباہی ایک تاریخی واقعہ ہے، جب کہ آج کتب خانوں اور کتابی اسٹالوں سے متعلق سوالات ہماری موجودہ جمہوریت کا امتحان ہیں۔ اس کے باوجود ان تمام واقعات میں ایک بنیادی سوال مشترک ہے' ہماری عوامی زندگی میں کتابوں، تاریخ اور آزادانہ غور و فکر کی حقیقی جگہ کیا ہے؟'

جمہوریت کا امتحان اس بات سے نہیں ہوتا کہ اقتدار اپنے حامیوں کے خیالات کو کتنی جگہ دیتا ہے۔ اس کا امتحان اس بات سے ہوتا ہے کہ مخالف خیالات کے لیے کتنی جگہ محفوظ رہتی ہے۔ کسی کتاب پر پابندی لگانا، کسی کتب خانے کو نظر انداز کرنا یا کسی نظریاتی گروہ کے کتابی اسٹال کو زبردستی ہٹانا الگ الگ اقدامات ہیں، لیکن جب ان کے پیچھے اختلافِ رائے کو محدود کرنے کا رجحان کارفرما ہو تو جمہوری معاشرے کو محتاط ہو جانا چاہیے۔ کسی خیال کا جواب کتاب جلا کر نہیں، بلکہ اس سے بہتر کتاب لکھ کر دیا جا سکتا ہے۔ کسی تاریخ کی تردید دستاویزات کو تباہ کر کے نہیں، بلکہ زیادہ شواہد اور سنجیدہ تحقیق کے ذریعے کی جا سکتی ہے۔ کسی سیاسی تنقید کا جواب تشدد نہیں، بلکہ عوامی مباحثہ ہے۔ وہ دنیا کی تمام کتابیں جلا دینے کا تصور کر سکتے ہیں اور اپنا جھوٹ بیچتے رہ سکتے ہیں۔ لیکن علم کی دنیا کسی ایک کتابی اسٹال، کتب خانے یا ادارے تک محدود نہیں ہے۔ خیالات کو دبانے کی کوشش اکثر ان کے پھیلاؤ کے لیے نئی زمین تیار کرتی ہے۔ نالندہ کی راکھ سے لے کر نازی جرمنی میں کتابیں جلانے کی تقریبات اور آج کے کتابی اسٹالوں تک، تاریخ یہی بتاتی ہے کہ اقتدار کی آگ کاغذ کو جلا سکتی ہے، سوالات کو نہیں۔ جس سیاست کو اپنے سچ پر بھروسا ہوتا ہے، اسے کتابوں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

☆☆☆

آواز میں آواز ملانے والوں کی بڑھتی تعداد

ہم یہ تو جانتے ہیں کہ ہمارے وزراعظم نریندر مودی نے بحیثیت وزیر اعظم سب سے زیادہ بیرون ممالک کے دورے کئے ہیں۔ ملک میں خواہ جیسے بھی حالات ہوں اگر انھیں دورے پر جانا ہے تو وہ چلے جاتے ہیں۔ ان کے دوروں کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے مسلسل غیر ملکی دورے سفارت کاری سے کہیں زیادہ، بیرون ملک مقیم ہندوستانیوں کے درمیان بڑے اجتماعات کے ذریعے اپنے حامیوں کو یہ یقین دلانے کے لیے ہوتے ہیں کہ وہ ایک بہت بڑے قد کے رہنما ہیں، جنہیں پوری دنیا پسند کرتی ہے۔ برسوں تک پہلے سے طے شدہ ان تشہیری پروگراموں کے ذریعے ان کے حامیوں اور ان کے قریبی میڈیا کو وہی تماشا دکھایا جاتا رہا، جو وہ چاہتے تھے۔ یعنی وہ ایسے رہنما کے حق میں نعرے لگاتے تھے، جس کے بارے میں ان کا خیال تھا کہ وہ انہیں دوسروں کے سامنے اپنی بڑائی بیان کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ یہ بھی کہا جارہا ہے کہ سفارت خانوں کے زیر اہتمام اس طرح کے پروگراموں میں بھیڑ کا 'مودی، مودی' کے نعرے لگانا اور بیرونِ ملک مقیم خوش حال ہندوستانیوں کی جانب سے حمایت کے اس مظاہرے کو میڈیا کے ذریعے بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کا منطقی نتیجہ یہ نکلا کہ ملک کے اندر بھی ان کی شبیہ مزید مضبوط ہوئی۔ لیکن اب صورت حال بدلتی اور طلسم ٹوٹتا دکھائی دینے لگا ہے۔ اب عالمی خبریں یہ بتا رہی ہیں کہ جنتر منتر صرف دہلی میں ہی نہیں ہے بلکہ یورپ، شمالی امریکہ اور آسٹریلیا کی سڑکوں پر بھی 'جنتر منتر ہر جگہ ہے' کے بینر تلے احتجاجی مظاہرے ہورہے ہیں۔ اور یہ مظاہرین اپنے دوستوں، رشتہ داروں اور ہم وطنوں کے مطالبات ہی دہرا رہے ہیں، یعنی جواب دہی، منصفانہ انتخابات اور اختلاف رائے کے اظہار کی آزادی کا مطالبہ کررہے ہیں۔ آخر ایسا کیا ہوا کہ اچانک فضا بدلتی نظر آرہی ہے، جو اندھے مقلد تھے یا عقیدت مند تھے ان میں سے بھی بہت سے لوگوں نے اپنی آنکھوں کی پٹی اتار دی ہے اور بہت سے اتارنے کی تیاری کررہے ہیں۔

بعض غیر ممالک کے شہروں میں ہونے والے احتجاجی مظاہروں میں طلبہ، پیشہ ور افراد اور کارکنان ہندوستان میں مبینہ طور پر بڑے پیمانے پر ہونے والی انتخابی بے ضابطگیوں اور مظاہرین پر کیے جانے والے ظالمانہ جبر کے خلاف متحد نظر آنے لگے ہیں۔ بیرون ملک ہونے والے ان احتجاجی مظاہروں کی اہمیت ان میں شریک لوگوں کی تعداد سے کہیں زیادہ ہے۔ 50 افراد کا بھی ایک ساتھ جمع ہونا خاموشی توڑنے، انتقامی کارروائی کے خوف کو کم کرنے اور مستقبل میں احتجاجی مظاہروں کی راہیں آسان بنانے کا سبب بن سکتا ہے۔ بیرونِ ملک رہنے والے ہندوستانی اپنے مذہب، ذات، طبقے، نسل اور سیاسی تجربات کی بنیاد پر تقسیم ہیں۔ ایک سروے سے پتہ چلتا ہے کہ 47 فیصد لوگ اب بھی مودی کی کارکردگی سے مطمئن ہیں۔ مایوسی بڑھ رہی ہے، لیکن ہر جگہ اس کی صورت ایک جیسی نہیں ہے۔ ویسے بھی، امریکہ میں کیا گیا کوئی سروے دنیا بھر میں مقیم ہندوستانی برادریوں کی رائے کی نمائندگی نہیں کرسکتا۔ یہ احتجاجی مظاہرے ظاہر کرتے ہیں کہ بیرونِ ملک مقیم ہندوستانی برادری کے اندر شدید مخالفت کے لیے جگہ موجود ہے اور لوگ اب اس کا استعمال کرنے لگے ہیں۔ ہندوستان میں بھی اس کا اثر یوں دیکھا جارہا ہے کہ وزیر اعظم کے پارلیمانی حلقہ بنارس میں ایم ایل سی کا انتخاب بھاجپا ہار گئی، یہی ناگپور میں بھی ہوا جو بھاجپا کے گڑھ ہیں۔ بہت سے لوگ ان نتائج کو مودی مخالف یا بھاجپا کے تئیں عوام کی بدلتی سوچ کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔

ماضی قریب میں یہ متھیہ بھی پورے منصوبہ بند طریقے سے پھیلایا گیا کہ بیرونِ ملک ہندوستانیوں کا مقام دنیا میں 'نریندر مودی کے قد و قامت پر منحصر ہے۔ ایسے میں ان کی تعریف کرنا ان کی قوم پرستی کا ثبوت بن جاتا ہے، ساتھ ہی مودی کی تنقید کرنا مادرِ وطن کی توہین قرار پاتا ہے۔ اگرچہ یہ لوگ ان ممالک کے تکثیری نظام سے فائدہ اٹھاتے ہیں، جہاں وہ آباد ہیں، یا وہاں امتیازی سلوک کے خلاف تحفظ کا مطالبہ کرتے ہیں جہاں وہ رہتے ہیں، اس کے باوجود بیرونِ ملک مقیم بہت سے ہندوستانی ہندوستان میں 'اکثریت پسندی' کے حامی ہیں۔ مودی کے ہندوستان میں اقلیتوں کو نشانہ بنایا جائے تو انہیں اس سے کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔ لیکن اب بیرون ملک مقیم ہندوستانیوں کا ایک ایسا گروہ سامنے آیا ہے، جو ہندوستان میں تمام شہریوں کے لیے مساوی شہریت کا پرزور مطالبہ کرتے ہوئے اس منافقت کو چیلنج کررہا ہے۔ اور یہ وہی آواز ہے جو گزشتہ دنوں جنتر منتر سے اٹھی اور دیکھتے دیکھتے ہندوستان کا نہر نوجوان یہی نعرہ لگانے لگا کہ اب بہت ہوا اور اسے اب رکنا چاہئے۔ کہ اس منافرت سے ملک کے عوام کا کوئی فائدہ نہیں ہے خواہ وہ اکثریتی طبقہ سے ہوں یا اقلیتی طبقہ سے۔ پریشانیوں سب کی برابر ہیں۔ اس کا تفریق پسندی اور منافرت کا فائدہ اگر کسی کو پہونچ رہا ہے تو وہ صرف برسر اقتدار طبقہ ہے۔ تاہم اب عوام کی آنکھیں کھلنے لگی ہیں۔ وہ یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ احتجاج کو کس طرح دبانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ ایک طرف پولیس اور انتظامیہ تو دوسری طرف ان کی ذیلی تنظیمیں پوری تحریک کو غیر ملکی اسپانسرڈ تحریک بتانے میں پوری صلاحیتیں صرف کررہی ہیں۔ اس کا اثر یہ ہوا ہے کہ جو لوگ اب تک سیاسی مباحث سے گریز کرتے تھے، اب اپنے ملک میں پیش آنے والے ان واقعات پر کھل کر بولنے لگے ہیں۔ وہ پُرامن مظاہرین پر پولیس کے وحشیانہ تشدد سے ناراض ہیں۔ ممکن ہے کہ ان میں سے بہت سے لوگ کبھی مودی کے مداح رہے ہوں، لیکن اب انہیں اپنی اس نادانی کا احساس ہورہا ہے۔ تاہم، سوچ میں آنے والی یہ تبدیلی اب ایک جاری عمل ہے۔ اب لوگ کہنے لگے ہیں کہ طلسم ٹوٹ رہا ہے اور آواز میں آواز ملانے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی- وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا_ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

وہ لڑکی کون تھی؟

مجاہد الاسلام

کچھ واقعات ہماری زندگی سے گزر نہیں جاتے، بلکہ ہمارے اندر کہیں ٹھہر جاتے ہیں ۔وقت ان پر گرد کی تہیں ضرور جما دیتا ہے، لیکن ان کے وجود کو مٹا نہیں پاتا۔ وہ ہماری یادداشت کے کسی نامعلوم گوشے میں خاموش پڑے رہتے ہیں، یہاں تک کہ کوئی معمولی سا واقعہ انہیں پھر سے زندہ کر دیتا ہے۔ تب احساس ہوتا ہے کہ ماضی کوئی بند دروازہ نہیں جس کے پیچھے گزرے ہوئے دن ہمیشہ کے لیے محصور ہو جاتے ہیں۔ وہ تو ہمارے اندر موجود ایک ایسی دنیا ہے جس میں داخل ہونے کے لیے کبھی کبھی محض ایک لمحہ کافی ہوتا ہے۔

آج میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا ہے۔ لکھنؤ کے عادل نگر میں ایک نوجوان لڑکی سے ہونے والی چند لمحوں کی ملاقات نے تقریباً تیس برس پرانی ایک یاد کو اس طرح بیدار کر دیا ہے کہ میں اب تک اسی سوال میں الجھا ہوا ہوں: وہ لڑکی کون تھی؟

یہ سوال بظاہر معمولی ہے، لیکن اس کے اندر جانے کتنے سوال پوشیدہ ہیں۔ کیا کسی انسان کو پہچاننے کے لیے اس کا چہرہ یاد ہونا ضروری ہے؟ کیا دو اجنبیوں کے رویوں میں پائی جانے والی مماثلت کسی گہرے تعلق کا احساس پیدا کر سکتی ہے؟ اور کیا زندگی کے بعض واقعات محض اتفاق ہوتے ہیں، یا ہم اپنے تجربات کو معنی دینے کے لیے ان کے درمیان کوئی رشتہ تلاش کرتے رہتے ہیں؟

تقریباً تیس برس پہلے کی بات ہے۔ ان دنوں میں جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی میں پی ایچ ڈی کر رہا تھا۔ میرے بائیں پاؤں پر پولیو کا اثر ہے، لیکن میں نے اپنی جسمانی معذوری کو کبھی اپنی منزلوں کے درمیان دیوار نہیں بننے دیا۔ میں جانتا تھا کہ میری رفتار دوسروں سے مختلف ہو سکتی ہے، مگر رفتار کا مختلف ہونا منزل سے محروم ہو جانے کے مترادف نہیں۔ میں اپنی استطاعت کے مطابق چلتا اور اپنی کوشش کے سہارے آگے بڑھتا رہتا تھا۔

ایک روز میں پریار ہاسٹل سے نکل کر گوداوری ہاسٹل کے پیچھے سے ہوتا ہوا اپنے شعبے، سینٹر آف انڈین لینگویجز، کی طرف جا رہا تھا۔ جواہر لعل نہرو یونیورسٹی کا ماحول اپنی مثال آپ تھا۔ ہاسٹلوں کے نام دریاؤں کے نام پر رکھے گئے تھے۔ کبھی کبھی مجھے محسوس ہوتا کہ مختلف علاقوں، زبانوں اور تہذیبوں سے آنے والے طلبہ بھی ان دریاؤں کی طرح تھے جو اپنی الگ شناخت کے ساتھ ایک وسیع دھارے کا حصہ بننے یہاں جمع ہوئے تھے۔

میں اپنی معمول کی رفتار سے چل رہا تھا کہ اچانک پیچھے سے ایک اسکوٹر آ کر رکا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا۔ اس پر ایک نوجوان لڑکی بیٹھی تھی۔ وہ دبلی پتلی تھی۔ اس کے چہرے کے نقوش عام سے تھے، لیکن اس کے انداز میں ایک سادگی اور بے تکلفی تھی جو پہلی ہی نظر میں اجنبیت کا احساس کم کر دیتی تھی۔

اس نے میری طرف دیکھا اور انگریزی میں پوچھا:

آپ کو چلنے میں کچھ پریشانی ہو رہی ہے؟

میں نے کہا، نہیں، میں چلا جاؤں گا۔

اس نے فوراً کہا، آپ میرے اسکوٹر پر بیٹھ جائیے۔ میں آپ کو آپ کے سینٹر تک چھوڑ دیتی ہوں۔

میں نے انکار کیا۔ آخر وہ میرے لیے اجنبی تھی۔ کسی اجنبی سے مدد لینا بعض اوقات اس لیے دشوار نہیں ہوتا کہ ہمیں اس کی مدد پر اعتماد نہیں، بلکہ اس لیے کہ ہم اپنی خودمختاری کو اپنی شناخت کا حصہ بنا لیتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری ضرورت دوسروں پر ظاہر نہ ہو، جیسے کسی کی مدد قبول کر لینا اپنی صلاحیت پر عدم اعتماد کا اعتراف ہو۔

لیکن وہ اپنے اصرار پر قائم رہی۔ اس کے لہجے میں نہ ترحم تھا، نہ احسان کا احساس دلانے کی کوشش۔ وہ شاید محض اتنا جانتی تھی کہ ایک انسان کو چلنے میں دشواری ہو رہی ہے اور وہ اس کی مدد کر سکتی ہے۔ بعض اوقات انسان کی سب سے بڑی خوبی یہی ہوتی ہے کہ وہ کسی دوسرے کی ضرورت کو فلسفیانہ مسئلہ بنائے بغیر اس کے لیے آسانی پیدا کر دے۔

بالآخر میں اسکوٹر پر پیچھے بیٹھ گیا۔ اس کی دبلی پتلی جسامت کے مقابلے میں میرا وزن خاصا زیادہ تھا۔ اسکوٹر آگے بڑھا تو کئی مرتبہ محسوس ہوا کہ کہیں اس کا توازن نہ بگڑ جائے۔ وہ ہینڈل مضبوطی سے تھامے رہی اور میں خود کو سنبھالتا رہا۔ کچھ دشواری کے باوجود اس نے مجھے میرے سینٹر کے قریب اتار دیا۔

میں نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ وہ ہلکا سا مسکرائی اور اپنے راستے پر آگے بڑھ گئی۔

یہ ایک مختصر سا واقعہ تھا۔ نہ اس میں کوئی غیر معمولی مکالمہ ہوا، نہ کوئی ایسا وعدہ کیا گیا جسے وقت کے ساتھ نبھانا ضروری ہوتا۔ نہ میں اس کا نام جانتا تھا، نہ اس نے میرا نام پوچھا تھا۔ دو اجنبی چند لمحوں کے لیے ایک دوسرے کی زندگی میں داخل ہوئے اور پھر اپنے اپنے راستے پر چل دیے۔

لیکن زندگی کی ساری اہمیت ان واقعات میں نہیں ہوتی جنہیں ہم اہم سمجھ کر انجام دیتے ہیں۔ بعض اوقات ایک ایسا لمحہ، جسے ہم خود بھی معمولی سمجھ کر بھول جانا چاہتے ہیں، ہمارے حافظے میں کسی نامعلوم سبب سے جگہ بنا لیتا ہے۔ اس کی معنویت شاید واقعے میں نہیں، اس احساس میں ہوتی ہے جو وہ ہمارے اندر چھوڑ جاتا ہے۔

وقت گزرتا رہا۔ پی ایچ ڈی مکمل ہوئی، زندگی نے نئی مصروفیات عطا کیں اور دہلی کی وہ سڑک رفتہ رفتہ ماضی کا حصہ بن گئی۔ میں نے زندگی کے کئی دوسرے راستے طے کیے، نئے لوگوں سے ملاقاتیں ہوئیں اور پرانی مصروفیات کی جگہ نئی ذمہ داریاں آتی رہیں۔ لیکن جب بھی کبھی مجبوری میں کسی اسکوٹر والے سے لفٹ لینے کا خیال آتا، یا کوئی مجھ سے لفٹ مانگتا، تو جانے کیوں وہ لڑکی یاد آ جاتی۔

میں سوچتا کہ آخر وہ کون تھی؟ کیا اسے بھی یہ واقعہ یاد ہوگا؟ کیا اسے یاد ہوگا کہ کبھی اس نے ایک اجنبی طالب علم کو اس کے شعبے تک پہنچایا تھا؟

پھر خود ہی اپنے سوال پر مسکرا دیتا۔ دنیا میں روزانہ نہ جانے کتنے لوگ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ مدد کرنے والا آگے بڑھ جاتا ہے اور مدد حاصل کرنے والا اپنی منزل کی طرف روانہ ہو جاتا ہے۔ آخر کون سا واقعہ کس کے حافظے میں کتنی دیر تک زندہ رہے گا، اس کا فیصلہ کون کر سکتا ہے؟

شاید اس لڑکی کے لیے وہ محض ایک معمولی واقعہ تھا۔ ممکن ہے اگلے ہی دن اسے اس کی تفصیل یاد نہ رہی ہو۔ لیکن میرے لیے وہ واقعہ وقت کی گرد میں گم ہونے کے باوجود کہیں محفوظ رہا۔ تب مجھے اس فرق کا احساس نہیں تھا کہ ایک ہی واقعہ دو انسانوں کی زندگی میں دو مختلف معنویتیں اختیار کر سکتا ہے۔ ایک کے لیے وہ گزر جانے والا لمحہ ہوتا ہے اور دوسرے کے لیے ایک ایسی یاد جس کی واپسی کا کوئی وقت مقرر نہیں ہوتا۔

میں نے کبھی اس لڑکی کو تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی۔ نہ اس کے بارے میں کوئی معلومات تھیں، نہ اس کے دوبارہ ملنے کی کوئی معقول توقع۔ زندگی نے اپنے معمول کے مطابق آگے بڑھنا سکھا دیا تھا۔ میں بھی اسی معمول کا حصہ بن گیا تھا۔

لیکن بعض یادیں ختم نہیں ہوتیں؛ وہ صرف خاموش ہو جاتی ہیں۔

آج مجھے اس خاموشی کا احساس ایک بار پھر ہوا۔

لکھنؤ کے عادل نگر میں ایک ضروری کام سے گیا تھا۔ مجھے کسی صاحب سے ملاقات کرنی تھی، لیکن ان کے پتے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے سڑک کنارے ایک دکان پر بیٹھے بزرگ سے پوچھنا ضروری ہوا۔ میں نے اپنے اسکوٹر کو دکان کے قریب روکا اور اسے اسٹینڈ پر لگانے کی کوشش کرنے لگا۔

زمین ناہموار تھی۔ میرا بایاں پاؤں مناسب سہارا نہیں دے پا رہا تھا اور اسکوٹر بار بار ایک طرف جھکنے لگتا تھا۔ میں اسے سنبھالتا، اسٹینڈ لگانے کی کوشش کرتا، مگر کامیابی نہیں مل رہی تھی۔

ایسے موقعوں پر انسان کو اپنی جسمانی کمزوری کا احساس دوسروں کے مقابلے میں خود سے زیادہ ہوتا ہے۔ بظاہر وہ ایک معمولی کام کر رہا ہوتا ہے، لیکن اس معمولی کام کی تکمیل کے لیے اسے اپنی پوری توجہ صرف کرنا پڑتی ہے۔ جو کام کسی دوسرے کے لیے چند لمحوں کا معاملہ ہو، وہ اس کے لیے صبر، قوت اور بار بار کوشش کرنے کا تقاضا بن جاتا ہے۔

میں بھی اپنی کوشش میں مصروف تھا کہ اچانک پیچھے سے ایک اسکوٹر آ کر رکا۔

اگلے ہی لمحے ایک نسوانی آواز سنائی دی:

انکل! کیا میں آپ کی مدد کر دوں؟

میں نے پلٹ کر دیکھا۔

ایک نوجوان لڑکی اپنے اسکوٹر سے اتر رہی تھی۔ اس کے چہرے پر شوخی اور مسکراہٹ میں ایک عجیب سی تازگی تھی۔ اس کے انداز میں ایسی بے تکلفی تھی جیسے کسی اجنبی کی مدد کرنا کوئی غیر معمولی کام نہ ہو، بلکہ زندگی کے معمولات ہی کا ایک حصہ ہو۔

میں نے کہا، نہیں، کوئی خاص بات نہیں۔ زمین ناہموار ہے، اسی لیے اسٹینڈ لگانے میں دشواری ہو رہی ہے۔ میں کر لوں گا۔

وہ بولی، کوئی بات نہیں انکل، میں مدد کر دیتی ہوں۔

یہ کہتے ہوئے وہ میرے قریب آ گئی۔ اس نے اسکوٹر کو سنبھالنے میں میری مدد کی۔ چند لمحوں کی کوشش کے بعد اسکوٹر اسٹینڈ پر لگ گیا۔

مسئلہ حل ہو چکا تھا، لیکن میرے اندر ایک ایسا سوال بیدار ہو گیا تھا جس کا اس مسئلے سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

اس نے میری طرف دیکھا تو اس کے چہرے پر ایک بے ساختہ مسکراہٹ ابھر آئی۔ میں اسے دیکھتا رہا۔ جانے کیوں اس کی مسکراہٹ میں ایک ایسی مانوسیت محسوس ہوئی جس کی کوئی واضح وجہ میرے پاس نہیں تھی۔ اس کا چہرہ میرے لیے نیا تھا، اس کے ساتھ میرا کوئی سابقہ تعلق نہیں تھا، لیکن اس کے رویے نے میرے اندر کسی پرانی یاد کا دروازہ کھول دیا تھا۔

یادداشت بھی عجیب شے ہے۔ وہ ہمیشہ چہروں، ناموں اور واقعات کو اسی ترتیب سے محفوظ نہیں رکھتی جس ترتیب سے وہ ہماری زندگی میں داخل ہوتے ہیں۔ کبھی کوئی لفظ ایک پورا زمانہ واپس لے آتا ہے، کبھی کسی آواز میں گزرے ہوئے دنوں کی بازگشت سنائی دیتی ہے، اور کبھی کسی اجنبی کے معمولی سے عمل میں ہمیں اپنے ماضی کی جھلک دکھائی دینے لگتی ہے۔

میرے ذہن میں یکایک جواہر لعل نہرو یونیورسٹی کا وہ راستہ روشن ہو اٹھا۔ پریار ہاسٹل سے گوداوری ہاسٹل کے پیچھے کا راستہ، اپنے شعبے کی طرف جاتا ہوا ایک نوجوان طالب علم، اور پیچھے سے آ کر رکنے والا ایک اسکوٹر۔

پھر وہ آواز میرے کانوں میں گونجی:

آپ کو چلنے میں کچھ پریشانی ہو رہی ہے؟

میں چونک گیا۔

کیا یہ وہی لڑکی تھی؟

میں نے سامنے کھڑی لڑکی کو غور سے دیکھا۔ نہیں، تیس برس پہلے والی لڑکی کے چہرے کے نقوش عام سے تھے، جبکہ آج کی لڑکی کی شخصیت میں ایک خاص کشش تھی۔ دونوں کی شکل و صورت میں کوئی ایسی واضح مماثلت بھی نہیں تھی جس کی بنیاد پر میں انہیں ایک ہی شخص قرار دے سکتا۔

پھر یہ مانوسیت کہاں سے آ رہی تھی؟

کیا ہم کسی انسان کو اس کے چہرے سے پہچانتے ہیں، یا کبھی اس کے رویے میں اپنی یادوں کا عکس دیکھ کر اسے پہچاننے کا گمان کرنے لگتے ہیں؟ اگر دو چہرے ایک دوسرے سے مختلف ہوں، لیکن ان سے وابستہ احساس ایک جیسا ہو، تو کیا ہمارا ذہن ان دونوں کے درمیان کوئی ایسا رشتہ قائم کر لیتا ہے جو حقیقت میں موجود نہیں ہوتا؟

میں ان سوالوں کا جواب نہیں جانتا تھا۔

البتہ دونوں لڑکیوں کے رویے میں ایک حیرت انگیز مماثلت ضرور تھی۔ دونوں میرے لیے اجنبی تھیں۔ دونوں نے میری دشواری محسوس کی تھی۔ دونوں نے کسی درخواست یا صلے کی توقع کے بغیر میری مدد کے لیے قدم بڑھایا تھا۔

ممکن ہے یہ مماثلت محض اتفاق ہو۔ ممکن ہے میرا ذہن تیس برس پرانی یاد کو حال کے ایک واقعے پر منطبق کر رہا ہو۔ لیکن ایک بات واضح تھی: اس لمحے میرے لیے دونوں لڑکیوں کی شکلوں سے زیادہ اہم ان کا رویہ تھا۔

شاید ہم کسی شخص کو اس کی ظاہری شناخت سے زیادہ اس احساس کے ذریعے یاد رکھتے ہیں جو اس کی موجودگی ہمارے اندر پیدا کرتی ہے۔ چہرے بدل جاتے ہیں، عمریں گزر جاتی ہیں، لیکن بعض انسانی رویے ہمارے اندر ایک ایسی پہچان چھوڑ جاتے ہیں جس کے لیے نام اور تعارف ضروری نہیں رہتے۔

میں نے لڑکی کا شکریہ ادا کیا۔ پھر نہ جانے کیوں مجھے اپنے وزٹنگ کارڈوں کا خیال آیا۔ گھر سے نکلتے وقت اتفاقاً چند کارڈ جیب میں رکھ لیے تھے، حالاں کہ عام دنوں میں میں انہیں ساتھ نہیں رکھتا تھا۔

میں نے ایک کارڈ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔ شاید میں چاہتا تھا کہ وہ میرے تعارف سے واقف ہو۔ شاید میرے اندر کہیں یہ خواہش بھی موجود تھی کہ وہ محسوس کرے کہ اس نے کسی ایسے شخص کی مدد کی ہے جس کی اپنی ایک علمی اور سماجی شناخت ہے۔ اب سوچتا ہوں تو اس خواہش میں ایک معمولی سی انسانی کمزوری بھی دکھائی دیتی ہے: ہم اکثر دوسروں کی بے غرض محبت اور مدد کو اپنے تعارف کے آئینے میں دیکھنے لگتے ہیں، حالاں کہ اس مدد کی اصل خوب صورتی یہی ہوتی ہے کہ وہ ہمارے نام، مرتبے اور حیثیت سے بے نیاز ہو۔

اس نے کارڈ لیا اور اس پر لکھی عبارت پڑھنے لگی۔

اگلے ہی لمحے اس کے چہرے پر حیرت ابھری۔ اس نے کارڈ سے نظریں اٹھا کر مجھے دیکھا، پھر دوبارہ کارڈ کی طرف دیکھنے لگی۔

(جاری)

موبائل:9628845713

******

فیصلہ سازی کی صلاحیت کیسے بہتر بنائیں؟

ڈاکٹر نکہت انجم ناظم الدین

انسانی زندگی بے شمار امکانات، ترجیحات اور فیصلوں سے عبارت ہے۔ زندگی کے ہر موڑ پر ہمیں مختلف حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جہاں کسی نہ کسی راستے کا انتخاب ناگزیر ہو جاتا ہے۔ بعض فیصلے معمولی نوعیت کے ہوتے ہیں جب کہ بعض ہماری زندگی کا رخ متعین کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فیصلہ سازی کو شخصیت سازی، فکری پختگی اور عملی کامیابی کی بنیادی خصوصیات میں شمار کیا جاتا ہے۔ ہماری سوچ، ترجیحات، تجربات اور بصیرت کا عکس ہمارے فیصلوں میں نمایاں ہوتا ہے۔ ایک اچھا فیصلہ نہ صرف ہماری زندگی کو بہتر سمت عطا کر سکتا ہے بلکہ ہمیں اپنی صلاحیتوں کو پہچاننے اور اپنی منزل تک پہنچنے میں بھی مدد دیتا ہے۔ ہم جانتے ہی ہیں کہ زندگی میں کامیابی صرف علم حاصل کرنے، محنت کرنے یا صلاحیتوں سے آراستہ ہونے کا نام نہیں بلکہ ان صلاحیتوں کو درست سمت میں استعمال کرنے کا نام بھی ہے۔ ایک خاتون کتنی ہی ذہین، باصلاحیت اور محنتی کیوں نہ ہو اگر وہ بروقت اور مناسب فیصلہ کرنے میں دشواری محسوس کرتی ہے تو اس کی صلاحیتیں پوری طرح بروئے کار نہیں آ سکتیں۔ اس کے برعکس جو خاتون حالات کا حقیقت پسندانہ جائزہ لینے، امکانات کو پرکھنے اور مناسب وقت پر فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، وہ محدود وسائل کے باوجود اپنی زندگی میں مثبت تبدیلیاں پیدا کر سکتی ہے۔ اس لیے فیصلہ سازی کی صلاحیت کو بہتر بنانا ہر خاتون کی شخصیت کی نشوونما کے لیے ضروری ہے۔

بہتر فیصلے کرنے کے لیے سب سے پہلے خود شناسی ضروری ہے۔ جب تک آپ اپنی صلاحیتوں، کمزوریوں، دلچسپیوں اور ترجیحات سے واقف نہیں ہوں گی، اس وقت تک اپنی زندگی کے لیے موزوں راستے کا انتخاب کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔ اکثر خواتین دوسروں کی توقعات، معاشرتی دباؤ یا لوگوں کی ناراضی کے خوف سے ایسے فیصلے کر لیتی ہیں جو ان کی حقیقی ضروریات اور خواہشات سے مطابقت نہیں رکھتے۔ اس لیے ضروری ہے کہ آپ اپنی ذات کو سمجھیں، اپنی صلاحیتوں پر غور کریں اور یہ طے کریں کہ زندگی میں آپ کے لیے کیا اہمیت رکھتا ہے۔ دوسروں کی رائے کا احترام ضرور کریں لیکن اپنی زندگی کے اہم معاملات میں اپنی ضروریات اور مستقبل کو بھی نظرانداز نہ کیجیے۔ کسی بھی اہم فیصلے سے پہلے متعلقہ معلومات حاصل کرنا اور مختلف امکانات کا جائزہ لینا بے حد ضروری ہے۔ محض سنی سنائی باتوں، مفروضوں یا وقتی جذبات کی بنیاد پر کیا گیا فیصلہ بعض اوقات مشکلات کا سبب بن سکتا ہے۔ اس لیے کسی تعلیمی شعبے کے انتخاب، ملازمت، مالی معاملات یا خاندانی زندگی سے متعلق فیصلہ کرتے وقت تمام پہلوؤں پر غور کیجیے۔ ہر راستے کے فوائد اور نقصانات کو سمجھنے کی کوشش کیجیے اور یہ بھی دیکھیے کہ آپ کا انتخاب مستقبل میں کیا اثرات مرتب کر سکتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر فیصلہ فوری فائدہ پہنچائے بعض اوقات وہ انتخاب جو ابتدا میں مشکل محسوس ہوتا ہے، مستقبل میں ترقی اور کامیابی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ فیصلہ سازی میں جذبات کا کردار بھی اہم ہے لیکن جذبات کو عقل پر اس حد تک غالب نہیں ہونے دینا ہے کہ ہم حقیقت کو نظرانداز کرنے لگیں۔ غصے کی حالت میں کیا گیا فیصلہ رشتوں میں تلخی پیدا کر سکتا ہے، خوف کے باعث کوئی اچھا موقع ہاتھ سے نکل سکتا ہے اور حد سے زیادہ خوشی میں انسان ممکنہ مشکلات کو نظرانداز کر سکتا ہے۔ اسی طرح دوسروں کی ناراضی کے خوف سے کیا گیا فیصلہ بعض اوقات ہمیں اپنی ضروریات سے دور کر دیتا ہے۔ اس لیے جب آپ کسی اہم معاملے میں ذہنی دباؤ، غصے یا اضطراب کا شکار ہوں تو جہاں ممکن ہو، فوری فیصلہ کرنے کے بجائے کچھ وقت لیجیے۔ اپنے جذبات کو سمجھنے اور صورتِ حال کا سکون سے جائزہ لینے کے بعد قدم اٹھائیے۔ یاد رکھیے، بہترین فیصلہ وہ ہوتا ہے جس میں جذبات کی قدر بھی ہو اور عقل و دور اندیشی کی رہنمائی بھی شامل ہو۔ زندگی میں مشورے کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ تجربہ کار، صاحبِ علم اور قابلِ اعتماد افراد کی رائے ہمیں ایسے پہلوؤں سے آگاہ کر سکتی ہے جن پر شاید ہم نے خود غور نہ کیا ہو لیکن مشورہ لینے اور اپنی فیصلہ سازی کی ذمہ داری دوسروں کے حوالے کر دینے میں فرق ہے۔ ہر شخص کے حالات، ترجیحات اور ذمہ داریاں مختلف ہوتی ہیں اس لیے ضروری نہیں کہ کسی دوسرے کے لیے مناسب فیصلہ آپ کے لیے بھی بہترین ثابت ہو۔ خواتین کے لیے بالخصوص یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ وہ خاندانی ذمہ داریوں اور معاشرتی توقعات کے ساتھ اپنی صلاحیتوں، تعلیم، مستقبل اور ذاتی ترقی کو بھی اہمیت دیں۔ اپنی رائے کا اظہار کرنا یا اپنے مستقبل کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا خودغرضی نہیں بلکہ شعور اور ذمہ داری کی علامت ہے۔

فیصلہ سازی کے راستے میں ایک بڑی رکاوٹ غیر ضروری تذبذب اور ناکامی کا خوف ہے۔ بعض خواتین ہر پہلو پر اتنا زیادہ غور کرتی رہتی ہیں کہ فیصلہ کرنے کا مناسب وقت گزر جاتا ہے۔ انہیں اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں ان کا انتخاب غلط ثابت نہ ہو جائے یا لوگ ان پر تنقید نہ کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ زندگی میں ہر فیصلے کے نتائج کی مکمل ضمانت ممکن نہیں۔ بعض اوقات تمام معلومات حاصل کرنے اور پوری احتیاط برتنے کے باوجود حالات توقع کے مطابق نہیں رہتے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ فیصلہ کرنا چھوڑ دیا جائے بلکہ ضروری ہے کہ دستیاب معلومات اور امکانات کی روشنی میں مناسب انتخاب کیا جائے۔ چھوٹے معاملات میں غیر ضروری تاخیر سے گریز کیجیے جب کہ اہم فیصلوں کے لیے تحقیق، مشاورت اور غور و فکر کو مناسب وقت دیجیے۔ یہ بھی یاد رکھیے کہ غلطی انسانی زندگی کا ایک فطری حصہ ہے۔ ہر فیصلہ مطلوبہ نتیجہ نہیں دیتا لیکن ہر تجربہ ہمیں کچھ نہ کچھ سکھا سکتا ہے۔ اگر کبھی آپ کا کوئی فیصلہ توقع کے مطابق ثابت نہ ہو تو خود کو ناکام سمجھنے کے بجائے اس کے اسباب پر غور کیجیے۔ یہ دیکھیے کہ کہاں معلومات کی کمی تھی؟ کس پہلو کو نظرانداز کیا گیا اور آئندہ ایسی صورتِ حال میں کیا بہتر کیا جا سکتا ہے؟ اپنی غلطیوں کو تسلیم کرنا اور ان سے سبق سیکھنا کمزوری نہیں بلکہ فکری پختگی کی علامت ہے۔ جو خاتون اپنے تجربات سے سیکھنے کا حوصلہ رکھتی ہے وہ وقت کے ساتھ زیادہ سمجھ دار، حقیقت پسند اور بااعتماد فیصلہ ساز بن سکتی ہے۔

خوداعتمادی بھی بہتر فیصلہ سازی کے لیے بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ جب آپ اپنی صلاحیتوں پر مناسب اعتماد رکھتی ہیں تو اپنی رائے قائم کرنے، نئے امکانات آزمانے اور فیصلوں کی ذمہ داری قبول کرنے میں آسانی محسوس کرتی ہیں۔ لیکن خوداعتمادی کا مطلب یہ نہیں کہ اپنی ہر رائے کو درست سمجھا جائے یا دوسروں کے مشوروں کو اہمیت نہ دی جائے۔ حقیقی خوداعتمادی یہ ہے کہ آپ اپنی صلاحیتوں پر بھروسا رکھیں، اپنی حدود کو پہچانیں اور نئی معلومات سامنے آنے پر اپنی رائے پر نظرثانی کرنے کے لیے بھی تیار رہیں۔ روزمرہ زندگی کے چھوٹے چھوٹے معاملات میں خود فیصلہ کرنے کی عادت اپنائیے۔ اپنے وقت کی منصوبہ بندی، ترجیحات کا تعین اور مسائل کے حل کے لیے شعوری کوشش کیجیے۔ اس طرح آپ کی فیصلہ سازی کی صلاحیت بتدریج بہتر ہوتی جائے گی۔ آپ ژبنتی ہیں کہ زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے صرف خواب دیکھنا کافی نہیں ہے بلکہ ان خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کے لیے درست سمت کا انتخاب بھی ضروری ہے۔ آپ کی ذمہ داریاں، رشتے اور معاشرتی تعلقات اپنی جگہ اہم ہیں لیکن اپنی ذات، صلاحیتوں اور مستقبل کو اہمیت دینا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ دوسروں کی خوشی اور سہولت کا خیال رکھیے لیکن تمام فیصلے صرف اس خوف سے نہ کیجیے کہ لوگ کیا کہیں گے۔ اپنی ضروریات اور دوسروں کے حقوق کے درمیان توازن قائم کرتے ہوئے ایسے فیصلے کیجیے جو آپ کے اصولوں، حالات اور طویل مدتی مقاصد سے مطابقت رکھتے ہوں۔ یہ بھی ایک سچ ہے کہ فیصلہ سازی کی صلاحیت ایک دن میں پیدا نہیں ہوتی بلکہ مسلسل مشق، مطالعے، تجربے اور خود احتسابی سے پروان چڑھتی ہے۔ جب آپ اپنے مقاصد واضح رکھیں گی، حقائق کو سمجھیں گی، جذبات اور عقل میں توازن قائم کریں گی اور اپنی غلطیوں سے سیکھنے کا حوصلہ پیدا کریں گی تو آپ کے فیصلوں میں پختگی آتی جائے گی۔ یاد رکھیے! ایک باشعور خاتون وہ نہیں جو زندگی میں کبھی غلط فیصلہ نہ کرے بلکہ وہ ہے جو اپنے فیصلوں کی ذمہ داری قبول کرے اور ہر تجربے سے سیکھتے ہوئے آگے بڑھتی رہے۔ آپ کا ہر دانش مندانہ فیصلہ آپ کی شخصیت کو مضبوط بنانے اور زندگی کو بہتر سمت دینے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

بیٹیاں، تعلیم، باحیا روزگار اور ہمارا معاشرہ

شیخ عامر شیخ امان اللہ

مہنگائی کے اس دور میں ایک تنخواہ سے گھر چلانا بہت سے خاندانوں کے لیے مشکل ہو چکا ہے۔ بجلی، گیس، آٹے اور تعلیم کے اخراجات نے متوسط طبقے کی کمر توڑ دی ہے۔ ایسے میں بہت سی خواتین مجبوراً یا اپنی مرضی سے کمانے کے لیے گھر سے نکل رہی ہیں۔ کہیں انہیں سراہا جاتا ہے اور کہیں طعنوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اسلام اس بارے میں کیا رہنمائی دیتا ہے؟ قرآنِ مجید میں حضرت شعیب علیہ السلام کی دو صاحبزادیوں کا ذکر آتا ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین کے کنویں پر پہنچے تو لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے، اور ایک طرف دو لڑکیاں اپنی بکریوں کو روکے کھڑی تھیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے وجہ پوچھی تو انہوں نے سادگی سے بتایا کہ جب سب چرواہے چلے جائیں گے تب ہم پانی پلائیں گی، اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں۔ اس واقعے سے چند باتیں صاف سمجھ آتی ہیں

1۔ضرورت کے وقت عورت کا کمانا ممنوع نہیں۔ گھر کی ضرورت پوری کرنے کے لیے بیٹیوں کا بکریاں چرانا قرآن میں بیان ہوا، اور اس پر کوئی نکیر نہیں کی گئی۔

2۔کام کے ساتھ حیا لازم ہے۔ دونوں بہنوں نے بھیڑ سے الگ رہ کر انتظار کیا۔ روزگار کا اصل اصول یہ ہے کہ کام بھی ہو اور وقار بھی قائم رہے۔

3۔مجبوری کی وجہ بھی بتائی گئی والد کی عمر اور کمزوری کے باعث وہ یہ ذمہ داری اٹھا رہی تھیں۔ اسلام نے گھر کی کفالت کی بنیادی ذمہ داری مرد پر رکھی ہے، مگر ہنگامی حالات میں عورت کا ہاتھ بٹانا قابلِ مذمت نہیں بلکہ قابلِ قدر ہے۔ بیٹیوں کی تعلیم والدین کی ذمہ داری اگر بیٹیوں کو باوقار انداز میں روزگار کمانا ہے تو اس کی پہلی سیڑھی تعلیم ہے۔ اسلام کی پہلی وحی کا آغاز ہی اقرأ یعنی "پڑھو" سے ہوا، اور یہ حکم مرد و عورت دونوں کے لیے ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض قرار دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹیوں کی اچھی پرورش اور تربیت پر جنت کی خوش خبری بھی دی۔ اس لیے والدین کی ذمہ داری ہے کہ بیٹیوں کو دینی اور عصری دونوں تعلیم دلوائیں۔

آج بھی بہت سے علاقوں میں بیٹی کو یہ کہہ کر اسکول سے اٹھا لیا جاتا ہے کہ "اسے پڑھا کر کیا کرنا ہے؟" یا کم عمری میں اس کی شادی کر دی جاتی ہے۔ یہ سوچ نہ دین کے مطابق ہے، نہ معاشرے کے مفاد میں۔ تعلیم یافتہ بیٹی اپنے گھر، اپنے بچوں اور آنے والی نسل کو بہتر انداز میں سنبھالتی ہے۔ مشکل وقت آئے، مثلاً شوہر کا انتقال ہو جائے یا والد کا سہارا نہ رہے، تو یہی تعلیم اسے دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بچاتی ہے اور عزت کے ساتھ روزی کمانے کے قابل بناتی ہے۔ آج کے حالات میں ہمارا رویہ آج دفاتر، اسکولوں، اسپتالوں اور بازاروں میں کام کرنے والی خواتین کو ہراسانی، تنگ نظری اور غیر محفوظ ماحول جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ کئی گھروں میں بیوہ، طلاق یافتہ یا بے سہارا خواتین اکیلی کمائی کا بوجھ اٹھا رہی ہیں، اور معاشرہ انہیں سہارا دینے کے بجائے انگلی اٹھاتا ہے۔ یہ رویہ نہ دین کی تعلیم ہے، نہ انصاف۔ ہمیں چاہیے کہ والدین بیٹیوں کو بیٹوں کی طرح تعلیم دلوائیں اور انہیں ہنر سکھائیں۔

ملازمت کی جگہوں پر پردے، تحفظ اور عزت کا ماحول یقینی بنائیں۔ باحیا انداز میں رزقِ حلال کمانے والی خواتین کی حوصلہ افزائی کریں۔ گھر کے مرد اپنی بنیادی کفالت کی ذمہ داری نہ چھوڑیں اور ضرورت مند خواتین کا سہارا بنیں۔ حکومت اور ادارے لڑکیوں کی تعلیم اور خواتین کے لیے محفوظ روزگار کے مواقع پیدا کریں۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹیوں کا واقعہ ہمیں سکھاتا ہے کہ عزت اور محنت ایک دوسرے کے مخالف نہیں۔ جو معاشرہ بیٹی کو تعلیم دیتا ہے اور ضرورت پڑنے پر اسے تحفظ اور وقار کے ساتھ کمانے کا موقع فراہم کرتا ہے، وہی حقیقی معنوں میں اسلامی معاشرہ کہلانے کا حق دار ہے۔

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو
شری بنکٹ سوامی مہاودلیہ بیڑ، مہاراشٹر

آئی ڈی بی آئی بینک کی نجکاری پر راہل گاندھی اور نرملا سیتارمن میں زبانی جنگ

کانگریس نے بینک بنائے، مودی حکومت بینک فروخت کر رہی ہے: راہل، سیتارمن کا جواب، کہا: کانگریس نے بینکوں کو ذاتی ملکیت کے طور پر استعمال کیا

نئی دہلی، (یواین آئی) کانگریس رہنما راہل گاندھی نے جمعہ کے روز آئی ڈی بی آئی بینک کی مجوزہ نجکاری پر مرکز کی نریندر مودی حکومت پر سخت حملہ کیا اور الزام لگایا کہ حکومت ملک کی ترقی کے لیے قائم کیے گئے سرکاری شعبے کے اداروں کو فروخت کر رہی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کانگریس اور موجودہ حکومت کی معاشی پالیسیوں کے درمیان فرق کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ جہاں کانگریس نے ملک میں صنعتوں اور کاروبار کو فروغ دینے کے لیے ادارے قائم کیے، وہیں موجودہ حکومت انہیں فروخت کرنے میں مصروف ہے۔ سرکاری حصص کی فروخت کے عمل پر سوال اٹھاتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کہا، کانگریس کے دور میں آئی ڈی بی آئی قائم کیا گیا تھا، تاکہ ملک کی صنعتوں کو ترقی دی جا سکے۔ مودی کے دور میں پہلے بولی دیکھی گئی، پھر قیمت طے کی گئی۔ حکومت کی نجکاری مہم پر براہ راست طنز کرتے ہوئے کانگریس رہنما نے کہا، کانگریس کے دور میں بینک قائم کیے جاتے تھے، جبکہ مسٹر مودی کے دور میں انہیں فروخت کیا جاتا ہے۔ حکمت عملی کے تحت حصص کی فروخت کے باعث غیر یقینی صورت حال کا سامنا کر رہے بینک ملازمین کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے ان کی جدوجہد کی حمایت کی اور کہا، میں آئی ڈی بی آئی بینک کے ملازمین کے ساتھ کھڑا ہوں۔

وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے آئی ڈی بی آئی بینک کی اسٹریٹجک نجکاری کے فیصلے پر کانگریس لیڈر راہل گاندھی کے اس تبصرے پر جمعہ کو سخت ردعمل ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کی قیادت والی سابقہ حکومتوں کے دور میں بینکوں اور مالیاتی اداروں کو اپنی ذاتی تنظیموں کی طرح استعمال کیا جاتا تھا اور بینک ملازمین پر دباؤ ڈال کر اپنے چہیتوں کو قرض دلوائے جاتے تھے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ آئی ڈی بی آئی بینک کی اسٹریٹجک تنظیم نو میں تمام مناسب طریقۂ کار پر عمل کیا گیا ہے اور حکومت اس بات کو پہلے ہی واضح کر چکی ہے۔ وزیر خزانہ نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں آزادی کے کچھ عرصے بعد سے کانگریس کے دور میں سامنے آنے والے مختلف معروف مالیاتی گھپلوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا، ہم سب جانتے ہیں کہ کانگریس نے اپنے دور میں بینکوں اور مالیاتی اداروں کو کس طرح اپنی ذاتی تنظیموں کے طور پر استعمال کیا۔ قرض دینے کے محتاط اصولوں کو نظر انداز کرتے ہوئے بینک ملازمین پر اپنی مرضی کے مطابق قرض دینے کے لیے دباؤ ڈالا جاتا تھا۔ اسی سلسلے میں انہوں نے کہا کہ 1957 میں کانگریسی رہنماؤں کے اثر و رسوخ کی وجہ سے ہری داس مونڈھرا کو ایل آئی سی (لائف انشورنس کارپوریشن آف انڈیا) سے رقم حاصل ہوئی۔ 1976 میں اندرا گاندھی کی حکومت نے اسٹیٹ بینک کے چیئرمین آر کے تلوار کو اس لیے عہدے سے ہٹا دیا تھا کہ انہوں نے سنجے گاندھی کے قریبی شخص سے وابستہ ایک کمپنی کے لیے قرض کی شرائط میں نرمی کرنے کے سیاسی دباؤ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

سیتارمن نے ماروتی کو قرض دینے کے معاملے میں سنجے گاندھی کی جانب سے سینٹرل بینک آف انڈیا پر مبینہ دباؤ، 1980 کی دہائی میں اندرا گاندھی اور راجیو گاندھی کے دور میں وزیر مملکت برائے خزانہ رہنے والے بی جناردن پجاری کی جانب سے بینک ملازمین پر قرض جاری کرنے کے لیے دباؤ ڈالنے، اور ترقی پسند اتحاد (یو پی اے) حکومت میں وزیر رہتے ہوئے پون کمار بنسل کی جانب سے اپنے خاندان سے وابستہ کاروباروں کو قرض دینے کے لیے کینرا بینک پر دباؤ ڈالنے جیسے معاملات کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا، کانگریس کے دور میں بینکنگ کا نظام طاقتور لوگوں کے لیے فون بک اور عام شہریوں کے لیے قواعد و ضوابط کی کتاب کی طرح تھا۔ تعلقات اور جوڑ توڑ کے ذریعے بینکنگ کا دور اب ختم ہو چکا ہے۔ عام لوگوں کے لیے اب قرض حاصل کرنا آسان ہے اور بینک ملازمین پر فون کال کے ذریعے قرض دینے کا دباؤ نہیں ڈالا جاتا۔ وزیر خزانہ نے کہا، آئی ڈی بی آئی بینک ہمیں خستہ حال حالت میں ملا تھا، کیونکہ کانگریس کے رہنماؤں سے قریبی تعلقات رکھنے والے بڑے کاروباری گروپوں، مثلاً ویڈیوکون، ونسم، اے بی جی شپ یارڈ اور کنگ فشر وغیرہ کو قرض دینے کے لیے خود آئی ڈی بی آئی کو مجبور کیا گیا تھا۔ یہ قرضے ڈوبے ہوئے قرضوں میں تبدیل ہو گئے، جس سے بینک کو بھاری نقصان پہنچا۔ ہم نے اس صورت حال کی نشاندہی کی۔

ڈی آر ڈی او نے اگلی نسل کی چِپ اور سیمی کنڈکٹر ٹیکنالوجی کا مظاہرہ کیا

نئی دہلی، (یواین آئی) دفاعی تحقیق و ترقی کی تنظیم (ڈی آر ڈی او) نے ایمرجنگ سائنس، ٹیکنالوجی اینڈ انوویشن کانکلیو (ای ایس ٹی آئی سی) 2026 کانفرنس میں اگلی نسل کی چِپ اور سیمی کنڈکٹر ٹیکنالوجی سے متعلق اپنی کامیابیوں کا مظاہرہ کیا ہے۔ وزارت دفاع نے ہفتہ کو بتایا کہ تین روزہ اس پروگرام میں ڈی آر ڈی او نے سیمی کنڈکٹر اور اگلی نسل کی چِپ ٹیکنالوجی سے متعلق خصوصی اجلاس کی قیادت کی۔ اس اجلاس میں صنعت، تعلیمی شعبے اور دفاعی الیکٹرانکس سے وابستہ ماہرین نے مقامی چِپ ٹیکنالوجی کو آگے بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ ڈی آر ڈی او کے ممتاز سائنس داں اور الیکٹرانکس و مواصلاتی نظام کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر بی کے داس کی صدارت میں منعقدہ اس اجلاس میں مصنوعی ذہانت (اے آئی) پر مبنی چِپ، چِپ کے اندر ہی معلومات کو تیزی سے سمجھنے اور پراسیس کرنے کی صلاحیت اور مائیکرو پروسیسر ٹیکنالوجی کی ترقی پر گفتگو ہوئی۔ ڈاکٹر داس نے پینل مباحثے کی نظامت بھی کی۔ اس میں ممتاز سائنس داں اور مائیکرو الیکٹرانک ڈیوائسز، کمپیوٹیشنل سسٹم اور سائبر سسٹم کی ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر شینا رانی سمیت دیگر ماہرین نے شرکت کی۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ ڈی آر ڈی او صنعتوں اور اسٹارٹ اپس کو نئی ٹیکنالوجی تیار کرنے، اگلی نسل کی چِپ ڈیزائن کرنے اور ملک کی مقامی تکنیکی صلاحیت کو مضبوط بنانے میں مدد فراہم کر رہا ہے۔

کانفرنس میں ڈی آر ڈی او کے نمائشی اسٹال پر اس کی تجربہ گاہوں میں تیار کی گئی کئی مقامی ٹیکنالوجیز پیش کی گئیں۔ ان میں جدید مواصلاتی نظام، کوانٹم ٹیکنالوجی کے نمونے، شدید سرد موسم میں استعمال ہونے والے ملبوسات، خواتین کی حفاظت کے لیے تیار کردہ پربلا X فل باڈی پروٹیکٹر، بجلی کے بغیر اور بجلی سے چلنے والے ایکسو اسکیلیٹن، پورٹیبل ہائبرڈ توانائی انتظامی نظام، اعلیٰ صلاحیت والے پلس لیزر ڈائیوڈ اور اسکرام جیٹ انجن ٹیکنالوجی شامل تھیں۔ سیمی کنڈکٹر اور اگلی نسل کی چِپ ٹیکنالوجی سے متعلق نمائش میں ڈی آر ڈی او نے دو اہم ٹیکنالوجیز پیش کیں۔ ان میں مونولیتھک مائیکرو ویو انٹیگریٹڈ سرکٹ (ایم ایم آئی سی) اور انفرا ریڈ فوکل پلین اَرے (آئی آر ایف پی اے) شامل ہیں۔ ان ٹیکنالوجیز کو دہلی میں واقع سالڈ اسٹیٹ فزکس لیبارٹری نے تیار کیا ہے۔ نمائش میں گیلیم آرسینائیڈ اور گیلیم نائٹرائڈ پر مبنی ایم ایم آئی سی کے ساتھ ملٹی چِپ ماڈیول بھی پیش کیے گئے۔ ان کا استعمال کئی اہم اسٹریٹجک دفاعی کارروائیوں میں کیا گیا ہے۔ یہ جدید ریڈار اور الیکٹرانک جنگی نظام کے اہم اجزا ہیں۔ ڈی آر ڈی او نے اسکرام جیٹ انجن ٹیکنالوجی اور نیورومارفک ایکسیلیریٹر کا بھی مظاہرہ کیا۔ اس کے علاوہ جدید مواصلاتی نظام، کوانٹم رینڈم نمبر جنریٹر، حفاظتی آلات، ایکسو اسکیلیٹن، پورٹیبل توانائی انتظامی نظام، فوٹونک انٹیگریٹڈ سرکٹ اور لیزر پراسیمیٹی سینسر بھی پیش کیے گئے۔

قومی اردو کونسل کے موجودہ ڈائریکٹر شمس اقبال کو ادارے کی جانب سے الوداعیہ

نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کے صدر دفتر میں آج ادارے کے موجودہ ڈائریکٹر ڈاکٹر شمس اقبال کی مدت کار مکمل ہونے پر الوداعی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب میں ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد شمس اقبال کو گلدستہ اور تحفہ پیش کر کے ان کی کارگزاریوں پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا۔ ادارے کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ایڈمن) محمد احمد نے اظہار خیال کرتے ہوئے ڈائریکٹر ڈاکٹر شمس اقبال کی ملازمت کے کونسل سے آغاز پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ کسی بھی ملازم کے لیے نہایت خوشی کی بات ہے کہ وہ جہاں سے اپنے کیریئر کا آغاز کرے وہیں کے سب سے اعلیٰ عہدے سے اسے سبکدوشی بھی نصیب ہو، اس کے لیے موجودہ ڈائریکٹر قابل مبارکباد ہیں۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر (اکیڈمک) ڈاکٹر شمع کوثر یزدانی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ ڈائریکٹر کی کارگزاریاں قابل ستائش ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ادبِ اطفال کے فروغ، نئی نسل کی حوصلہ افزائی، NEP 2020، اور کتاب کلچر کو فروغ دینے کے حوالے سے ان کی کوششیں بہت اہم ہیں۔ اس کے علاوہ ادارے میں نظم و نسق کو بہتر بنانے اور گہرائی کے ساتھ لائحہ عمل تیار کرنے میں بھی ان کا غیر معمولی کردار رہا ہے۔ سینئر ریسرچ آفیسر ڈاکٹر کلیم اللہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہر ادارے کی سرگرمی کا انحصار اس کے ڈائریکٹر کی فعالیت پر رہتا ہے۔ قومی اردو کونسل بھی موجودہ ڈائریکٹر کے زمانے میں متحرک رہی ہے۔ جہاں کام ہوتا ہے وہاں اتفاق اور اختلاف دونوں صورتیں پیدا ہوتی ہیں جو یہاں بھی نظر آئیں۔ لیکن اس کے باوجود کونسل سرگرم عمل رہی جو کہ خوش آئند بات ہے۔

انتخابی شفافیت، ڈی لمیٹیشن اور بڑھتی ہوئی عوامی تحریک پر غور کے لیے نئی دہلی میں 51 رکنی مانیٹرنگ کمیٹی آف انڈین مسلمس کا اجلاس

نئی دہلی، (یواین آئی) سیاسی تنظیموں، قانونی اداروں، سول سوسائٹی گروپوں، تعلیمی اداروں اور طلبہ قیادت کی نمائندگی کرنے والی 51 رکنی مانیٹرنگ کمیٹی آف انڈین مسلمس کا اجلاس 27 اکتوبر 2026 کو نئی دہلی کے انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں جمہوری نظام حکمرانی، حقِ رائے دہی اور ملک میں انتخابی ڈھانچے میں مجوزہ تبدیلیوں سے متعلق اہم امور پر غور و خوض کیا گیا۔ اجلاس کی نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے اے پی سی آر کے نیشنل سکریٹری ندیم خان نے ابتدا میں اجلاس کی غرض و غایت بتاتے ہوئے کہا کہ یہ وقت تمام لوگوں کے متحد ہو کر باہر نکلنے کا وقت ہے۔ ایکٹیویسٹ کول کرا اجلاس کے آغاز میں ممتاز ایکٹیویسٹ یوگیندر یادو نے 51 رکنی کمیٹی کی اس اقدام کی ستائش کرتے ہوئے موجودہ حکومت کی مجوزہ انتخابی اصلاحات پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ایس آئی آر (SIR)، آئندہ ڈی لمیٹیشن اور ایک ملک، ایک انتخاب جیسے اقدامات کا مقصد جمہوری مقابلے کے میدان کو حکمراں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے حق میں ہموار کرنا ہے۔ حلقہ بندی کے مجوزہ وقت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے یادو نے خبردار کیا کہ اگر یہ عمل 2029 سے پہلے انجام دیا گیا تو ان ریاستوں کی پارلیمانی نمائندگی میں منظم طور پر کمی آسکتی ہے جہاں بی جے پی سیاسی طور پر کمزور ہے، جب کہ اس کے مضبوط سیاسی گڑھوں میں نشستوں کی تعداد غیر متناسب طور پر بڑھ سکتی ہے۔ انہوں نے آسام میں اسمبلی حلقوں کی حالیہ حد بندیوں کو مثال کے طور پر پیش کرتے ہوئے کہا کہ انتخابی حلقوں کی از سر نو تشکیل سیاسی ترجیحات کے مطابق کی جا سکتی ہے۔ ان کے مطابق حلقہ بندی کے تین اہم پہلو ہیں: ریاستوں کے درمیان نشستوں کی تقسیم، انتخابی حلقوں کی سرحدوں کی از سر نو تعیین اور محفوظ نشستوں کا تعین۔ ان تمام مراحل میں سیاسی مداخلت اور جانبداری کا خطرہ موجود ہے۔ یادو نے ایس آئی آر کے طریقہ کار میں سنگین بے ضابطگیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اہل ووٹروں کے نام معمول کے مطابق فہرستوں سے حذف کیے جا رہے ہیں۔

آئی آر سی ٹی سی معاملہ

رابڑی دیوی اور تیجسوی یادو کو 19 نومبر کو عدالت میں پیش ہونے کا حکم

نئی دہلی: دہلی کی ایک عدالت نے آئی آر سی ٹی سی ہوٹل گھوٹالے سے متعلق مبینہ منی لانڈرنگ معاملے میں بہار کے سابق وزیر اعلیٰ لالو پرساد یادو کی اہلیہ رابڑی دیوی اور بیٹے تیجسوی یادو کو جمعہ کے روز عدالت میں ذاتی طور پر پیش ہونے سے استثنیٰ دے دیا۔ عدالت نے دونوں کو 19 نومبر کو ہونے والی اگلی سماعت میں ذاتی طور پر حاضر ہونے کی ہدایت دی ہے۔ راؤز ایونیو کورٹ میں جمعہ کو معاملے کی سماعت کے دوران رابڑی دیوی کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ وہ صحت سے متعلق وجوہات کی بنا پر پیش ہونے سے قاصر ہیں۔ دوسری جانب تیجسوی یادو کے وکیل نے بتایا کہ ان کی پرواز میں تاخیر ہوگئی ہے اور وہ ضروری کارروائی مکمل کرنے کے لیے دوپہر 2 بجے تک عدالت پہنچ سکتے ہیں۔ تاہم عدالت نے دونوں کو اس دن کے لیے حاضری سے استثنیٰ دیتے ہوئے اگلی سماعت کی تاریخ 19 نومبر مقرر کر دی۔ سماعت کے دوران لالو پرساد یادو کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ دہلی ہائی کورٹ نے ان کی اس درخواست پر انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کو نوٹس جاری کیا ہے، جس میں ٹرائل کورٹ کے ذریعے ان کے خلاف الزامات طے کرنے کے فیصلے کو چیلنج کیا گیا ہے۔ وکیل کے مطابق ہائی کورٹ نے انہیں 3 دسمبر کو ہونے والی اگلی سماعت تک ٹرائل کورٹ سے کارروائی ملتوی کرنے کی درخواست دینے کی اجازت بھی دی ہے۔ اس پر ٹرائل کورٹ نے واضح کیا کہ جن ملزمین کو ہائی کورٹ سے کارروائی پر روک (اسٹے) حاصل نہیں ہے، انہیں اگلی سماعت پر عدالت میں حاضر ہونا ہوگا۔

واضح رہے کہ رواں سال ستمبر میں راؤز ایونیو کورٹ کے خصوصی جج وشال گوگنے نے لالو پرساد یادو، رابڑی دیوی، تیجسوی یادو اور دیگر ملزمین کے خلاف الزامات طے کیے تھے۔ عدالت نے قرار دیا تھا کہ ملزمین کے خلاف انسدادِ منی لانڈرنگ قانون (پی ایم ایل اے) کے تحت بادی النظر میں مقدمہ بنتا ہے۔ تاہم عدالت نے اس معاملے میں سات ملزمین کو الزامات سے بری کر دیا تھا۔ ای ڈی کے مطابق یہ معاملہ 2004 سے 2009 کے درمیان لالو پرساد یادو کے مرکزی وزیر ریلوے رہنے کے دوران آئی آر سی ٹی سی کے ہوٹلوں کے انتظام اور دیکھ بھال کے ٹھیکے دینے میں مبینہ بے ضابطگیوں سے متعلق ہے۔ مرکزی تحقیقاتی ایجنسی کا الزام ہے کہ ہوٹلوں کی دیکھ بھال کے ٹھیکے قواعد کی مبینہ خلاف ورزی کرتے ہوئے لالو پرساد یادو کے قریبی ساتھیوں سے منسلک ایک نجی کمپنی کو دیے گئے تھے۔ اس کے عوض لالو خاندان کے افراد اور ان کے ساتھیوں سے منسلک ایک مبینہ بے نامی کمپنی کے ذریعے تین ایکڑ قیمتی زمین حاصل کی گئی۔

دلار چند یادو قتل واقعہ میں اننت سنگھ کو مشکلات کا سامنا

پٹنہ (ایجنسی) بہار کے موکاما سے رکن اسمبلی اننت سنگھ کو سپریم کورٹ سے بڑا جھٹکا لگا ہے۔ عدالت نے جنتا دل یو (جے ڈی یو) سے نکالے گئے رکن اسمبلی اننت سنگھ کو یکم دسمبر تک خود سپردگی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ یہ معاملہ موکاما میں دلار چند یادو قتل معاملہ سے متعلق ہے۔ گزشتہ ہفتہ بہار حکومت نے سپریم کورٹ میں جوابی حلف نامہ داخل کر کے بتایا تھا کہ دلار چند قتل معاملہ میں اننت سنگھ اور دیگر ملزمین پر عائد الزامات درست ہیں۔ یہ حکم دلار چند یادو کے پوتے نیرج کی جانب سے دائر عرضی پر سماعت کے دوران آیا۔ عرضی میں پٹنہ ہائی کورٹ کی جانب سے اننت سنگھ کو دی گئی ضمانت کو چیلنج کرتے ہوئے اسے منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ بہار حکومت نے بھی اپنے جوابی حلف نامہ میں اس مطالبہ کی حمایت کی تھی۔ دلار چند یادو کا قتل 30 اکتوبر 2025 کو بہار اسمبلی انتخابات کی انتخابی مہم کے دوران ہوا تھا۔ سپریم کورٹ نے سماعت کے دوران واضح تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ قتل کے معاملہ کو محض سیاسی تنازعہ کے طور پر دیکھنا غلط ہے۔ عدالت نے پٹنہ ہائی کورٹ کے ضمانت کے حکم پر روک لگاتے ہوئے کہا کہ اس معاملے میں ابھی تحقیقات جاری ہیں اور مقدمے کی سماعت کے دوران گواہوں کے بیانات قلم بند کیے جائیں گے۔

گردابی طوفان 'ارنب' سے آندھرا اور اڈیشہ میں تباہی

ملکارجن کھڑگے اور پرینکا گاندھی کا اظہار ہمدردی، کئی ریاستوں میں اب بھی موسم اثر انداز

نئی دہلی (ایجنسی) گردابی طوفان 'ارنب' نے آندھرا پردیش اور اڈیشہ میں زبردست تباہی مچائی ہے۔ اس طوفان کا اثر دیگر ریاستوں کی موسم پر بھی پڑا ہے، لیکن آندھرا میں 8 ہلاکتوں کی خبر ہے اور جگہ جگہ کھمبے اکھڑنے کے ساتھ ساتھ درختوں کے گرنے کی بھی جانکاری سامنے آئی ہے۔ اڈیشہ میں بھی تقریباً 300 گاؤں میں سیلاب کی خبریں میڈیا نے دی ہیں۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے آندھرا پردیش میں سمندری طوفان 'ارنب' کے سبب ہونے والے جانی نقصان اور اڈیشہ میں شدید بارش و سیلاب سے عوامی زندگی کے متاثر ہونے پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے متاثرہ خاندانوں سے تعزیت کرتے ہوئے مرکز کی مودی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ریاستی حکومتوں کے ساتھ مل کر راحت اور باز آبادکاری کے لیے مربوط کوششوں کی قیادت کرے۔ ساتھ ہی انھوں نے گزارش کی ہے کہ پی ایم کیئرز فنڈ کے ذریعہ تمام متاثرہ خاندانوں کو بروقت امداد فراہم کرنے کو یقینی بنایا جائے۔ ملکارجن کھڑگے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری اپنے اس بیان میں کہا کہ آندھرا پردیش میں لوگوں کی جانوں کا ضیاع اور اڈیشہ میں سمندری طوفان 'ارنب' کے باعث عوامی زندگی میں بڑے پیمانے پر پیدا ہونے والی رکاوٹیں انتہائی افسوس ناک ہیں۔ انہوں نے اس حادثے میں اپنے عزیزوں کو کھونے والے خاندانوں کے تئیں دلی تعزیت کا بھی اظہار کیا۔ دریں اثنا، کانگریس نے بھی اپنے سوشل میڈیا بیان میں آندھرا پردیش میں سمندری طوفان 'ارنب' سے بڑے پیمانے پر ہونے والی تباہی اور اڈیشہ میں شدید بارش اور سیلاب کی صورت حال پر گہری تشویش اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ پارٹی نے متاثرین کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس مشکل وقت میں وہ ان تمام لوگوں کے ساتھ کھڑی ہے جو اس قدرتی آفت سے متاثر ہوئے ہیں۔ کانگریس نے جان گنوانے والوں کے اہل خانہ سے بھی دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

ان تباہیوں پر کانگریس جنرل سکریٹری و رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے شدید غم کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری پوسٹ میں لکھا ہے کہ "میری تمام تر ہمدردیاں آندھرا پردیش کے ان لوگوں کے ساتھ ہیں جو سمندری طوفان 'ارنب' کی وجہ سے ہونے والی تباہی کا سامنا کر رہے ہیں اور اڈیشہ کے ان لوگوں کے ساتھ بھی ہیں جو شدید بارش اور سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔" پرینکا گاندھی نے اس سوشل میڈیا پوسٹ میں متاثرین کے لیے خیر خواہی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "میں سبھی لوگوں کی سلامتی کے لیے دعا گو ہوں اور کانگریس کارکنوں سے اپیل کرتی ہوں کہ وہ متاثرہ لوگوں کی ہر ممکن مدد کریں اور راحت و بچاؤ کی کوششوں میں تعاون کریں۔" کانگریس جنرل سکریٹری نے اس مشکل وقت میں سبھی سے ایک دوسرے کی مدد کرنے کی اپیل کرنے کے ساتھ ساتھ حالات جلد بہتر ہونے کی امید بھی ظاہر کی ہے۔

قابل ذکر ہے کہ گردابی طوفان 'ارنب' کا اثر کمزور ضرور پڑا ہے، لیکن پوری طرح ختم نہیں ہوا ہے۔ آج بھی کئی ریاستوں میں تیز ہواؤں کے ساتھ بارش کا دور جاری رہنے کا امکان محکمہ موسمیات نے ظاہر کیا ہے۔ کہیں آندھی کے ساتھ بجلی چمک سکتی ہے، تو کہیں موسلادھار بارش ہو سکتی ہے۔ کچھ مقامات پر 95 کلومیٹر کی رفتار سے بھی ہوا چل سکتی ہے۔ دہلی-این سی آر میں بھی ارنب کا اثر صاف نظر آ رہا ہے۔ دہلی، نوئیڈا اور غازی آباد سمیت این سی آر کے علاقوں میں جمعرات کی شب سے ہی دھیمی بارش ہو رہی ہے۔

اجلاس مجلس منتظمہ جمعیة علماء ہند شروع

مساجد پر بلڈوزر کارروائیاں بند ہوں، مدارس کو ہراساں کرنے کا سلسلہ رکے، جمعیة علماء ہند کا دوٹوک مطالبہ

نئی دہلی۔ جمعیة علماء ہند کی مجلسِ منتظمہ کا سالانہ اجلاس آج میوات کے ڈی ایل ایف اسپرنگ فیلڈ، سہسولا پٹی، پیپاکا، ضلع نوح (ہریانہ) میں صدر جمعیة علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کے ہاتھوں پرچم کشائی کے ساتھ شروع ہوا۔ اجلاس میں ملک بھر سے تقریباً دو ہزار ارکانِ منتظمہ، مشاہیر اور نامور علماء شریک ہو رہے ہیں۔ اجلاس کے ابتدائی مرحلے میں مدارسِ اسلامیہ کے تحفظ اور ملک بھر میں مساجد، عیدگاہوں اور دیگر اسلامی شعائر کے خلاف انہدامی کارروائیوں کی روک تھام اور یکساں سول کوڈ سے متعلق اہم تجاویز منظور کی گئیں۔ اس موقع پر صدر جمعیة علماء ہند نے بہتر مختصر میں مسلمانوں کے حالات پر بھی روشنی ڈالی، تفصیلی خطاب بعد میں ہوگا۔

منظور کردہ تجاویز میں مدارس کو منظوری اور جانچ کے نام پر ہراساں کرنے، ان کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ کرنے اور اقلیتی تعلیمی اداروں کو متنازع بنانے کی کوششوں پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا۔ حکومتِ ہند اور متعلقہ قانونی اداروں سے مطالبہ کیا گیا کہ ایسی کارروائیوں کا سلسلہ فوری بند کیا جائے اور مدارس کو آئینِ ہند کے تحت حاصل حقوق و تحفظات کی ضمانت دی جائے۔ اجلاس نے مدارس کے ذمہ داران کو بھی متوجہ کیا کہ وہ اپنے اداروں کی اراضی کے کاغذات، منظور شدہ نقشہ جات، ہاسٹل میں مقیم طلبہ کے شناختی کوائف اور مالیاتی کھاتوں کے آڈٹ کو مکمل شفافیت کے ساتھ مرتب اور محفوظ رکھیں۔

مساجد اور دیگر اسلامی شعائر کے تحفظ سے متعلق دوسری تجویز میں ملک بھر میں مساجد، عیدگاہوں، درگاہوں اور دیگر مذہبی مقامات کو نشانہ بنانے کے بڑھتے ہوئے رجحان پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا۔ تجویز میں واضح کیا گیا کہ مساجد محض عمارتیں نہیں بلکہ مسلمانوں کے عقیدے، اجتماعی شناخت اور آئینِ ہند کی دفعات 25 اور 26 کے تحت حاصل مذہبی آزادی کی عملی علامت ہیں۔ پلیسز آف ورشپ (اسپیشل پروویژنز) ایکٹ 1991 کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس قانون کا بنیادی مقصد عبادت گاہوں کی مذہبی حیثیت برقرار رکھنا اور تاریخی تنازعات کو دوبارہ کھولنے سے روکنا ہے۔ سپریم کورٹ نے اپنے ایودھیا فیصلے میں بھی اس قانون کو آئین کے بنیادی سیکولر ڈھانچے کا اہم حصہ قرار دیا ہے۔ ماتحت عدالتوں کی جانب سے اس قانون کی روح کو نظر انداز کرتے ہوئے عبادت گاہوں کے سروے کے احکامات جاری کیے جانے پر تشویش ظاہر کی گئی۔ اس سلسلے میں سنبھل کی تاریخی جامع مسجد کے معاملے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا کہ یک طرفہ سروے کے حکم کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال نے امن و امان کو شدید متاثر کیا۔ مجلسِ منتظمہ نے حکومتِ ہند اور اعلیٰ عدلیہ سے مطالبہ کیا کہ سپریم کورٹ کے 12 دسمبر 2024 کے عبوری حکم کی مکمل پاسداری یقینی بنائی جائے اور 1991 کے پلیسز آف ورشپ ایکٹ کے منافی نئے دعووں کو ابتدائی مرحلے ہی میں خارج کیا جائے۔ اسی طرح بلدیاتی، ریونیو اور ترقیاتی اداروں کی جانب سے مناسب قانونی کارروائی اور متاثرہ فریق کو منصفانہ موقع دیے بغیر مساجد کے انہدام کی کارروائیوں کو روکا جائے اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والے افسران کے خلاف کارروائی کی جائے۔

اجلاس کا ایک اہم فیصلہ یہ ہے کہ جمعیة علماء ہند کی تمام صوبائی، ضلعی اور تحصیلی اکائیاں مرکزی جمعیة کی جانب سے مقرر کردہ ایک ہی تاریخ اور وقت پر اپنے اپنے متعلقہ حکام کو میمورنڈم پیش کریں گی۔

اس کے ساتھ جمعیة کی تمام اکائیوں کو ہدایت دی گئی کہ وہ مساجد کی انتظامی کمیٹیوں کی معاونت کرتے ہوئے مساجد کی اراضی، خسرہ و کھتونی کے اندراجات، بلدیاتی ٹیکس اور دیگر قانونی دستاویزات کی جانچ و تکمیل کا کام آئندہ چھ ماہ میں مکمل کرائیں۔ یو سی سی سے متعلق تجویز میں یکساں سول کوڈ کو ہر طرح سے خارج کر دیا گیا اور اس قانون کو خود میں ہی تفریق پر مبنی قرار دیا گیا۔ مساجد پر پروفیسر نعمان شاہ جہاں پوری نائب صدر جمعیة علماء یوپی نے تجویز پیش کی اور تائید ماسٹر احسان الٰہی ناظم اعلیٰ جمعیة علماء اتراکھنڈ، مفتی جمیل الرحمن ناظم اعلیٰ جمعیة علماء مشرقی یوپی زون نے کی، مدارس سے متعلق تجویز مولانا شمس الدین بجلی نے پیش کی۔ تائید مفتی عبدالقوی صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیة علماء تلنگانہ و آندھرا پردیش نے کی، یو سی سی پر تجویز مولانا عبدالواحد کھتری ناظم اعلیٰ جمعیة راجستھان نے پیش کی۔

دہلی این سی آر میں 5 سے 20 نومبر تک تعمیراتی سرگرمیوں پر پابندی

نئی دہلی، (یواین آئی) سردیوں میں بڑھتی ہوئی فضائی آلودگی پر قابو پانے کے لیے دہلی این سی آر میں 5 سے 20 نومبر تک تعمیرات اور انہدامی سرگرمیوں پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ مرکزی وزیر ماحولیات بھوپیندر یادو نے جمعہ کو کہا کہ تعمیراتی کاموں کے دوران اڑنے والی دھول آلودگی کا ایک ذریعہ ہے اور اس پر قابو پانے کے لیے فضائی معیار کے انتظام سے متعلق کمیشن (سی اے کیو ایم) حکم جاری کرے گا۔ مسٹر یادو نے فضائی معیار کے انتظام سے متعلق کمیشن (سی اے کیو ایم) کے مربوط کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر پون-I3C کا دورہ کر کے آلودگی پر قابو پانے کے اقدامات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ مرکز آلودگی کی پیش گوئی کرنے اور حقیقی وقت میں کارروائی کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ وزیر موصوف نے بتایا کہ پون-I3C فضائی معیار، اخراج، موسم، سیٹلائٹ، کیمروں، ٹریفک اور عوامی شکایات سمیت 30 سے زیادہ ذرائع سے حاصل ہونے والے اعداد و شمار کو یکجا کرتا ہے۔ اس میں فضائی معیار کی نگرانی کرنے والے 111 مراکز، 2,300 سے زیادہ صنعتوں اور 3,200 سے زیادہ فعال تعمیراتی مقامات کے اعداد و شمار شامل ہیں۔

ٹاٹا سالٹ ہمالین راک سالٹ

قدرتی خوبیوں کے ساتھ ٹاٹا برانڈ کا بھروسا

لکھنؤ: سینڈھا نمک یعنی راک سالٹ طویل عرصے سے ہندوستانی روایات کا حصہ رہا ہے۔ آیوروید میں بھی اس کی قدرتی خوبیوں کے سبب اسے خاص اہمیت حاصل ہے۔ حالیہ برسوں میں لوگوں میں کھانے پینے کی اشیا کے تعلق سے بڑھتی ہوئی بیداری کے ساتھ روزمرہ کے کھانوں میں سینڈھا نمک کا استعمال بھی بڑھا ہے۔ یہ قدرتی اور کم پراسیس شدہ اشیا کی جانب لوگوں کے بڑھتے رجحان کی عکاسی کرتا ہے، جو متوازن اور صحت مند طرزِ زندگی کے لیے موزوں سمجھی جاتی ہیں۔ بازار میں مختلف اقسام کے نمک دستیاب ہونے کے باعث کسی قابلِ اعتماد برانڈ کا انتخاب بھی اہم ہو جاتا ہے۔ ٹاٹا سالٹ ہمالین راک سالٹ، کمپنی کے مطابق، ہندوستان کا نمبر ایک سینڈھا نمک ہے، جو اس قدرتی انتخاب کو ٹاٹا برانڈ کے اعتماد اور معیار کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ اس میں پوٹاشیم، کیلشیم اور میگنیشیم جیسے قدرتی معدنی اجزا معمولی مقدار میں پائے جاتے ہیں، جو اسے ایک منفرد شناخت دیتے ہیں۔

سینڈھا نمک میں موجود معدنی اجزا کی وجہ سے اس کا رنگ قدرتی طور پر مختلف ہو سکتا ہے۔ جب اسے پانی میں حل کر کے چھانا جاتا ہے تو نمک پانی میں حل ہو کر صاف محلول بناتا ہے، جب کہ غیر حل پذیر رنگین ذرات، جن میں قدرتی معدنی اجزا شامل ہوتے ہیں، چھلنی یا فلٹر میں رہ جاتے ہیں۔ کمپنی کے مطابق، ٹاٹا سالٹ ہمالین راک سالٹ کی حالیہ تجربہ گاہ میں کی گئی جانچ سے اس بات کی تصدیق ہوئی ہے کہ یہ معیار اور تحفظ کے تمام مقررہ پیمانوں پر پورا اترتا ہے۔ اس میں کسی بھی قسم کے مصنوعی رنگوں کا استعمال نہیں کیا گیا ہے، جو اس کی خالصیت کے تعلق سے صارفین کے اعتماد کو مضبوط کرتا ہے۔ کھانا پکانے کے دوران استعمال ہو یا تیار کھانے پر چھڑکنے کے لیے، ٹاٹا سالٹ ہمالین راک سالٹ پکوانوں کے ذائقے کو ایک خاص رنگ دیتا ہے۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ اس کی ہر چٹکی میں قدرتی معدنی اجزا کے ساتھ ایک معتبر اور معروف برانڈ کے معیار کا بھروسا بھی شامل ہے۔

اعظم خان کی نظرثانی درخواست پر ہائی کورٹ نے یوپی سرکار سے مانگا جواب

پریاگ راج :30اکتوبر(پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے 2019 کے 'تنکھیا بھاشن' کیس میں سابق کابینہ وزیر محمد اعظم خان کی سزا کو چیلنج کرنے والی مجرمانہ نظرثانی درخواست پر ریاستی حکومت اور دیگر فریقوں سے جواب طلب کیا ہے۔ عدالت نے جوابی بیان حلف نامہ داخل کرنے کے لیے دو ہفتے کی مہلت دے دی۔ اس کے بعد اعظم خان کو جواب داخل کرنے کے لیے ایک ہفتہ کا وقت ہوگا۔

جسٹس سمیت گوپال نے سینئر وکیل این آئی کی سماعت کے بعد یہ حکم جاری کیا۔جعفری، اعظم خان کی طرف سے شاشوت آنند اور ششانک تیواری اور ریاستی حکومت کی طرف سے ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل انوپ ترویدی ایڈوکیٹ ہیں۔ یہ کیس9اپریل2019 کولوک سبھا انتخابی مہم کے دوران رام پور ضلع کے منکورا گاؤں میں اعظم خان کی تقریر سے متعلق ہے۔استغاثہ کے مطابق، اعظم خان نے اپنی تقریر میں اس وقت کے ضلع مجسٹریٹ اور دیگر سرکاری افسران کو 'تنکھیا (تنخواہ دار ملازمین) کہا اور لوگوں سے کہا کہ وہ کلکٹر سے نہ ڈریں۔ انہوں نے بی ایس پی سربراہ مایاوتی کی تصویروں کا بھی حوالہ دیا جس میں سینئر افسرں کو اپنے جوتے صاف کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اعظم خان نے ریمارکس دیئے کہ وہ ان افسروں سے بھی ایسا ہی کرائیں گے۔

استغاثہ نے الزام لگایا کہ ان تبصروں نے سرکاری اہلکاروں کے خلاف توہین آمیز زبان استعمال کی اور معاشرے کے مختلف طبقات کے درمیان دشمنی کو فروغ دیا۔ اس وقت کے ایس ڈی ایم، ٹانڈہ، گھنشیام ترپاٹھی نے 15اپریل 2019 کو شکایت درج کرائی تھی۔ اس کی بنیاد پر، ابتدائی طور پر رام پور کے سول لائنز پولیس اسٹیشن میں ایک کیس درج کیا گیا تھا۔ بعد میں کیس کو بھوٹ پولیس اسٹیشن منتقل کردیا گیا، جہاں پولیس نے چارج شیٹ داخل کی۔

16 مئی کو، رام پور کے خصوصی جج (ایم پی/ایم ایل اے) اور اے سی جے ایم فرسٹ نے اعظم خان کو مجرم ٹھہرایا اور انہیں دو سال کی سادہ قید اور پانچ ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ اعظم خان نے فوجداری اپیل کے ذریعے اس فیصلے کو چیلنج کیا تھا۔رام پور کے خصوصی جج (ایم پی/ایم ایل اے) نے اپیل کو مسترد کردیا اور ٹرائل کورٹ کی سزا اور سزا کو برقرار رکھا۔ اس کے بعد، یہ مجرمانہ نظرثانی کی درخواست دائر کی گئی تھی۔نظرثانی کی درخواست میں کہا گیا ہے کہ اگر استغاثہ کے الزامات کو مکمل طور پر تسلیم کرلیا جائے تو بھی مبینہ تقریر کو جب اس کے مکمل اور سیاسی تناظر میں دیکھا جائے تو وہ ان جرائم کے لیے ضروری قانونی عناصر قائم نہیں کرتا جن کے لیے اسے سزا سنائی گئی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ یہ تقریر انتخابی مہم کے دوران ضلعی انتظامیہ اور سرکاری افسران کے کام کاج پر سیاسی تنقید تک محدود تھی۔ اس میں کسی مذہب، ذات، برادری، یا زبان کے خلاف کوئی تبصرہ یا مختلف گروہوں کے درمیان نفرت یا دشمنی کو ہوا دینے کی کوئی اپیل نہیں تھی۔ درخواست استغاثہ کے ذریعہ پیش کردہ الیکٹرانک شواہد کی وشوسنیتا اور قانونی قابل قبولیت پر سوال اٹھاتی ہے۔

اعظم خان کو حراست میں لینے کے لئے پولس پہنچی کورٹ

ای ڈی کی ایف آئی آر میں پوچھ گچھ کی تیاری

مرادآباد:30اکتوبر(پی این ایس) پولس نے ایم پی-ایم ایل اے کورٹ میں درخواست دائر کی تاکہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی طرف سے درج ایف آئی آر کے سلسلے میں ایس پی لیڈر اعظم خان کو حراست میں لیا جائے۔ عدالت نے اس معاملے کی سماعت پیر کے لیے مقرر کی ہے۔ اس سے قبل، 13 اکتوبر کو، ای ڈی نے ایس پی لیڈر اعظم خان اور جوہر ٹرسٹ کے خلاف عظیم نگر پولیس اسٹیشن میں بدعنوانی سے متعلق دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔ ٹانڈہ کے سی او پنکج پنت معاملے کی جانچ کر رہے ہیں۔ پولیس اب اس معاملے میں اعظم خان کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوراگ سنگھ نے کہا کہ درخواست تفتیشی افسر نے جمع کرائی ہے۔ پیر کو سماعت ہوگی۔ لکھنؤ۔ سابق وزیر اعظم خان اور ان کے خاندان کے جوہر ٹرسٹ کی تحقیقات کرنے والے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے جوہر یونیورسٹی کے اثاثے ضبط کرنے کے بعد اب ان کے قریبی ساتھیوں کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادوں کی چھان بین شروع کردی ہے۔ خاص طور پر ٹرسٹ کو سب سے بڑا عطیہ دینے والے سی کے ایسوسی ایٹس کے مینجنگ ڈائریکٹر پون کمار جین کے خلاف کارروائی کی تیاری کی جا رہی ہے۔ ای ڈی ٹرسٹ کے اکاؤنٹ میں جمع کی گئی بڑی رقم کے ذریعہ کی بھی چھان بین کررہا ہے تاکہ منی لانڈرنگ کے الزامات کے تحت مزید کارروائی کی جاسکے۔ حکام کے مطابق جوہر یونیورسٹی کی اراضی اور عمارتوں پر قبضے کے بعد مزید کارروائی شروع کی جائے گی۔ دراصل جوہر ٹرسٹ کو ملنے والے بے شمار عطیات کا ابھی تک حساب کتاب نہیں کیا گیا۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ اکاؤنٹس میں رقوم کہاں سے جمع کی گئیں۔ ای ڈی اس امکان کی بھی چھان بین کررہا ہے کہ ٹرسٹ کو چندہ دینے کے لیے مختلف تنظیموں، ٹھیکیداروں اور اہلکاروں اور ملازمین پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ جانچ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ چند تنظیموں سے چندہ چیک کے ذریعے جمع کیا گیا تھا لیکن بعد میں نقد واپس کر دیا گیا۔ اس طرح کالے دھن کو لانڈر کیا گیا۔

دوسری جانب ای ڈی کے بعد محکمہ انکم ٹیکس بھی جوہر ٹرسٹ کے خلاف کارروائی کرے گا۔ جوہر ٹرسٹ کے رجسٹریشن کو منسوخ کرنے کے بعد، محکمہ انکم ٹیکس نے تقریباً 500 کروڑ روپے کے ٹیکس کی وصولی کے لیے کیس کو دہلی کے ہیڈکوارٹر کو بھیج دیا ہے۔ اس سلسلے میں جلد حکم نامہ متوقع ہے۔ جس کے بعد ٹیکس کی رقم کی وصولی کے لیے نوٹس جاری کیا جائے گا۔ عدم ادائیگی کی صورت میں منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادیں ضبط کرلی جائیں گی۔ جوہر ٹرسٹ کیس کی تحقیقات کے بعد ای ڈی کی جانب سے جوہر یونیورسٹی کی عمارتوں اور اراضی کو ضبط کرنے کے بعد بھی سابق وزیر اعظم خان کی مشکلات ابھی کم نہیں ہوئی ہیں۔ اب ای ڈی اعظم خان کے قریبی رشتہ داروں، اعتماد کے عہدیداروں اور قریبی ساتھیوں کی جائیداد ضبط کرے گی۔ محکمہ انکم ٹیکس ٹرسٹ سے ٹیکس کی مد میں ؟ 500 کروڑ بھی وصول کرے گا۔ ای ڈی نے ان جائیدادوں کی بھی نشاندہی کر لی ہے اور جلد ہی کارروائی کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔

دیوالی کی مٹھائیوں سے رہیں ہوشیار، بہت سوچ سمجھ کر کریں خریداری

کہیں چوہے تو کہیں گندگی پائی گئی، اتر پردیش کے 38 اضلاع میں چھاپے

اوریا/امروہہ : 30 اکتوبر(پی این ایس) دیوالی سے پہلے فوڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ نے اتر پردیش میں مٹھائی اور نمکین کی دکانوں کے خلاف بڑی کارروائی کی۔ مٹھائی کے قریب چوہے گھومتے ہوئے پائے گئے، جب کہ گندگی کے درمیان مٹھائی تیار کی جارہی تھی۔ امروہہ میں بھی پنیر میں اسٹارچ ملانے کا معاملہ سامنے آیا۔ فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (FSDA) نے "Pure is Good" مہم کے تحت 17 ڈویژنوں کے 38 اضلاع میں 260 دکانوں اور اداروں کا معائنہ کیا۔ اس دوران 303 نمونے لیے گئے اور 229 اداروں کو بہتری کے نوٹس جاری کیے گئے۔ 15 اداروں کے لائسنس یا رجسٹریشن معطل کرنے کی سفارش کی گئی۔ تقریباً 7,660 کلوگرام غذائی اشیاء، جن کی مالیت 15.40 لاکھ روپے سے زیادہ ہے، ضبط کر کے تلف کر دیا گیا۔ اوریا کے بیدھونا میں اندرا اور سویٹ ہاؤس میں چوہے مٹھائی کے ارد گرد گھومتے پائے گئے۔ شیواجی سویٹ ہاؤس میں اخبار پر مٹھائیاں رکھی ہوئی پائی گئیں اور استعمال شدہ تیل دوبارہ استعمال کیا جارہا تھا۔ پال سویٹ ہاؤس میں بھی صفائی کا ناقص انتظام پایا گیا۔ سیتاپور میں راجستھانی مٹھائی کے ذخیرہ کرنے والے علاقے میں چوہے پائے گئے جبکہ شاملی کے سنگل سویٹس میں فرش پر گندے کپڑے سے کھانا ڈھک کر رکھا گیا تھا۔ امروہہ میں انیس پنیر مینوفیکچرنگ یونٹ میں پنیر میں اسٹارچ پایا گیا۔ محکمہ نے پنیر کو تلف کرنے اور لائسنس معطل کرنے کی سفارش کی۔ رائے بریلی کے ساگر جی پرفیکٹ شاپ میں گندگی، کیڑے مکوڑے اور پانی کے چھینٹے جیسے مٹھائیوں تک پہنچنے والے نقائص پائے گئے۔ کھانے پینے کی کھلی اشیاء اور ملازمین کے ہیلتھ سرٹیفکیٹ کی کمی پائی گئی۔ کانپور دیہات میں پنچاوتی سویٹ ہاؤس میں گندے ریفریجریٹر پائے گئے، جبکہ بدنم کھیا میں میٹھے بنانے والے علاقے میں صفائی کی ناقص صورتحال اور پالتو جانور پائے گئے۔ جھانسی، امبیڈکر نگر، علی گڑھ، ہاتھرس اور فیروز آباد میں بھی جائیدادیں پائی گئیں۔ ہاتھرس میں لائسنس کے بغیر کام کرنے والی شنکر سویٹس کو بند کر دیا گیا، فیروز آباد میں ڈھوکلا ہاؤس کے خلاف بھی کارروائی کی گئی۔ یوپی فوڈ سیفٹی چھاپے نے دودھ، کھویا، چھنا، چنے کا آٹا، ریفائنڈ آٹا، تیل، گھی، مصالحے، کھانے کے رنگ اور پانی کے معیار کا بھی جائزہ لیا۔ مزید برآں، ملازمین کی صحت، کیڑوں پر قابو پانے، لائسنسنگ اور پیکیجنگ کو بھی چیک کیا گیا۔

حضرت حاجی حافظ محمد حاتم علی شاہ میاں کے 53ویں عرس کی تیاری کیلئے میٹنگ

شاہ جہاں پور:30اکتوبر(پی این ایس) تلہر قصبے کے مشہور بزرگ حضرت حاجی حافظ محمد حاتم علی شاہ میاں کے 53ویں عرس شریف کو کامیاب بنانے کے لیے سجادہ نشین اقبال حسین عرف پھول میاں کی رہائش گاہ پر رضا کاروں کا اجلاس منعقد ہوا جس میں رضا کاروں کو ذمہ داری سونپی گئی۔ سجادہ نشین اقبال حسین عرف پھول میاں نے جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ 4 نومبر کی شب ایک آل انڈیا مشاعرہ ہوگا جس میں مشہور شعراء چاند خان چاند بھوپال، نفیس سیتاپوری، نئی ماہر مدھیہ پردیش، مفید قنوج، نسیم منہ پھٹ جھانسی، ذیشان نعمانی، ارون شرمائی دہلی، ڈاکٹر برج بھوشن، وغیرہ شامل ہیں کو مدعو کیا گیا ہے. 5 نومبر کو صبح 10 بجے سے چادر گاہ، رات 8 بجے سے جلسہ عید میلادالنبی، اس کے بعد قوالی ہوگی۔ 6 نومبر کو صبح 10:30 بجے قل شریف ہوگی، بعد میں قوالی ہوگی اور رات 8 بجے سے قوالی کا پروگرام ہوگا۔ قاری فرقان جلسہ میں شریک ہوں گے۔ رضا نوری بسالپور، شعائر محمد رضا برکاتی بریلی، ریحان رضا مرکزی بریلی، تاج رضا بریلی، مولانا ارشاد حسین بریلوی، محمد رضا فیضی کو مدعو کیا گیا ہے۔

نواز خالد نیر خان کی خودنوشت کی ادبی فضاء میں رونمائی

اُردو دنیا ایک ساتھ جمع ہوئی دیوان خانہ حسن پور میں، منعقد ہوا شاندار مشاعرہ

حسن پور/ امروہہ: گذشتہ شب دیوان خانہ، حسن پور (امروہہ) میں معروف ادیب نواز خالد نیر خان امریکہ کی خودنوشت" چوپال سے ویگاس تک" کی تقریبِ رونمائی پر ایک پروقار ادبی مشاعرے کا انتہائی شاندار اور کامیاب اہتمام کیا گیا، جس نے پوری اُردو دنیا کو ایک لڑی میں پرو دیا۔ اس پرمسرت موقع پر ملک و بیرونِ ملک کے نامور شعراء اور ادب دوست شخصیات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ تقریب کے دوران، ادبی ماحول اور باذوق سامعین کی موجودگی نے مشاعرہ کا معیار بلند رکھا۔ اس موقع پر خالد نیر خان نے اپنی اس کتاب کے سلسلہ میں اپنے خیالات اور تفصیلی تبادلہ خیال پیش کیا اور کہا کہ انکی خواہش تھی کہ حسن پور سے شروع ہوئے اس سفر کے آغاز اور امریکہ کے ویگاس تک کی اس انتہاء کو قلم کا سہارا دیا جائے جو ایک طویل مدت بعد کتاب میں تبدیل ہوگیا اس دوران نامور مقررین اور شخصیات نے کتاب اور مصنف کی ادبی خدمات کو سراہا۔ معروف شاعر پروفیسر وسیم بریلوی نے تقریب سے براہِ راست خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ" خالد خان نیر کی خودنوشت حقیقت انکے دلی جذبات کی عکاسی ہے۔" نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے نامور ناظمِ محفل ڈاکٹر جاوید نسیمی نے برجستہ کہا کہ"حق کی ترجمانی حقیقت پسند لوگ ہی کرتے ہیں۔" عالمی شہرت یافتہ ناظمِ محفل منصور عثمانی نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ" دل کی باتوں کو قلم کے سہارا سے قرطاس پر تحریر کر کے یادگار تحریر میں تبدیل کردیا ہے خالد نیر خان نے۔" اس تقریب میں مہمانِ ذی وقار کے طور پر امروہہ سے کاروانِ خُلوص کے صدر سید محبوب حسین زیدی اور مشہور دانشور پروفیسر الف ناظم نے خصوصی شرکت کر کے محفل کے وقار کو مزید بڑھایا جبکہ صدارت کے فرائض نامور شاعر اظہر عنایتی نے انجام دیے۔ پروگرام کا سب سے دلکش حصہ اس کا شاندار ادبی مشاعرہ تھا، جس کا آغاز نعت پاک سے اظہر عنایتی نے کیا بعد میں انھوں نے ایک کے بعد ایک شاندار غزلیں پیش کی اور فرمائشی کلام بھی سنایا۔ منصور عثمانی، اقبال اشہر، عقیل نعمانی، افضل منگلوری، بلال سہارنپوری، اعجاز انصاری، سید شکیل غوث اور ڈاکٹر جاوید نسیمی جیسے نامور شعراء نے اپنا خوبصورت کلام پیش کر کے حاضرینِ محفل کے دل موہ لیے۔ شعراء کے دلنشین اشعار اور پُراثر ترنم نے دیر رات تک محفل کو گرمائے رکھا اور حاضرین ایک پُرسکون اور حسین ادبی ماحول سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ ڈاکٹر جاوید نسیمی (کنوینر) اور شکیل احمد خان، ساجد احمد خان و سہیل احمد خان، نجم خاں (منتظمین) کی بہترین نگرانی اور انتظام نے اس ادبی پروگرام کو یادگار بنادیا۔

بزرگ صوفی بابا زندہ شاہ مدارؒ کا 610واں عرس مبارک عقیدت اور احترام کے ساتھ منایا گیا!

بعد نمازِ ظہر مزار اقدس پر ختم شریف، چادر پوشی اور خاص دعاؤں کا اہتمام کیا گیا لنگر کی تقسیم میں اہلِ محلہ اور اطراف کے عقیدت مندوں نے شرکت فرمائی

سہارنپور(احمد رضا) قابل احترام صاحب کشف بزرگ واقع محلہ شاہ مدار میں حضرت"قطب المدار سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدارؒ" کا 610 واں عرس مبارک مذہبی عقیدت و احترام کے ساتھ آپ کی چلّہ گاہ پر منعقد کیا گیا اس موقع پر قل شریف (ختم شریف)، چادر پوشی، خصوصی دعا اور لنگر شریف کا اہتمام کیا گیا، جس میں اہلِ محلہ اور قرب و جوار کے علاقوں سے آئے ہوئے عقیدت مندوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ موصولہ اطلاع کے مطابق، عرس کی تقریبات کا سلسلہ بعد نمازِ ظہر شروع ہوا۔ آغاز میں چلّہ گاہ پر فاتحہ خوانی اور چادر شریف پیش کی گئی۔ اِسکے بعد سیّد محمد حسین راجشاہی نے حضرت قطب المدار بدیع الدین زندہ شاہ مدار (رح) کی حیاتِ طیبہ پر مختصر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ حضرت سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدارؒ برصغیر کی صوفیانہ روایت کی معروف روحانی شخصیات میں شمار کیے جاتے ہیں۔ آپ سلسلۂ مداریہ کے بزرگ اور اس سلسلے سے وابستہ عقیدت مندوں کے نزدیک نہایت بلند روحانی مقام کے حامل ہیں۔ روایتی تذکروں میں آپ کی نسبت حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ سے بیان کی جاتی ہے۔ آپ کی تعلیمات میں ذکرِ الٰہی، عبادت، زہد، اصلاحِ نفس اور دینی و روحانی تربیت کو اہمیت حاصل رہی۔ آپ سے منسوب روایات کے مطابق آپ نے مختلف علاقوں میں سفر کر کے لوگوں تک اسلام کی تعلیمات پہنچائیں۔ اتر پردیش کے ضلع کانپور میں واقع مکن پور شریف آپ کے مزارِ مبارک کی وجہ سے ایک اہم روحانی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے، جہاں دور دراز سے عقیدت مند حاضری دیتے ہیں۔ آپ کا نام آج بھی سلسلۂ مداریہ کی روحانی روایات اور صوفیانہ ورثے کے حوالے سے عقیدت و احترام سے لیا جاتا ہے۔ قطب المدار حضرت بدیع الدین زندہ شاہ مدار (رح) کی حیاتِ مبارکہ پر بیان کے بعد، قل شریف (ختم شریف) پیش ہوا۔ اِسکے بعد حضرت معراج احمد قادری، راجشاہی نے دعا فرمائی۔ دعا میں ملک و ملت کی سلامتی، امن و امان، باہمی اتحاد اور خوش حالی کے لیے خصوصی التجائیں کی گئیں۔ تقریب کے اختتام پر سبھی حاضرین کے درمیان لنگر شریف تقسیم کیا گیا۔ عرس مبارک کے میزبان اور مہتمم جناب سجاد علی مداری اور جناب صوفی رضوان احمد قادری نے بھی تقریبات و لنگر شریف کے انتظامات میں اہم کردار ادا کیا اور مہمانانِ کرام کی عزت افزائی کی۔ شرکائے تقریب نے ان کے حسنِ انتظام اور مہمان نوازی کو سراہا۔ اس موقع پر صوفی الحاج انیس احمد عزیزی شریفی، ڈاکٹر رئیس کمال قادری اور حافظ شاہنواز احمد سمیت دیگر احباب کی اہم شرکت رہی۔

تقریب میں منشی دلشاد مداری، سلیم احمد مداری، محمد نیاز قادری، محمد طیب صابری، محمد ساجد چشتی، محمد ایاز وارثی، مصطفیٰ علی صابری، مرتضیٰ علی قادری، ماسٹر نفیس احمد اور محمد ارشد سیلانی سمیت متعدد معززین اور عقیدت مند شریک ہوئے۔ عرس کے دوران شرکائے تقریب نے حضرت زندہ شاہ مدارؒ سے اپنی والہانہ عقیدت کا اظہار کیا۔ اس موقع پر مذہبی و روحانی تقریبات کی اہمیت اور باہمی محبت، اخوت، اتحاد اور خدمتِ خلق کے جذبے کو فروغ دینے پر بھی زور دیا گیا۔ تقریب دعا اور لنگر شریف کی تقسیم کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

گورکھپور-فیض آباد ٹیچر سیٹ پر دھاندلی کا الزام

بی جے پی کے باغی MLC نے CEC کو لکھا خط

لکھنؤ:30اکتوبر(پی این ایس) یوپی ایم ایل سی الیکشن تنازعہ- اتر پردیش میں ایم ایل سی انتخابات کے نتائج کے بعد گورکھپور-فیض آباد ٹیچر سیٹ پر ووٹوں کی گنتی کو لے کر ایک تنازعہ کھڑا ہوگیا ہے۔ باغی بی جے پی ایم ایل سی دیویندر پرتاپ سنگھ نے چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) کو خط لکھ کر بے ضابطگیوں کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے دیوریا میں ایک اور مؤ کے دو بوتھ پر دوبارہ گنتی کا مطالبہ کیا ہے۔ دیویندر پرتاپ سنگھ نے ووٹوں کی گنتی کے دوران ضلع انتظامیہ کے افسران پر بے ضابطگیوں کا الزام لگایا۔ ان کے مطابق آزاد امیدوار راجیو یادو کے پہلے ترجیحی ووٹوں کو چوتھی ترجیحی ووٹ کے طور پر ریکارڈ کیا گیا۔ انہوں نے پورے معاملے کی ہائی کورٹ کی نگرانی میں تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ اپنے خط میں انہوں نے دیوریا میں بوتھ نمبر 84 اور مؤ میں بوتھ نمبر 111 اور 115 کا ذکر کیا۔ دیویندر پرتاپ سنگھ نے الزام لگایا کہ ان بوتھوں پر بیلٹ بکس کھولے گئے، اور مؤ کے بوتھ نمبر 115 پر مقررہ تعداد سے زیادہ 50 بیلٹ ملے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ تینوں بوتھوں پر دوبارہ گنتی کرائی جائے اور تحقیقات مکمل ہونے تک جیت کے پہلے جاری کیے گئے سرٹیفکیٹس کو معطل کردیا جائے۔ اتر پردیش میں ایم ایل سی کی 11 سیٹوں پر بی جے پی نے 6 جبکہ سماج وادی پارٹی نے 5 پر کامیابی حاصل کی۔ ان میں سے 6 نشستیں ٹیچر کوٹہ اور پانچ گریجویٹ کوٹہ سے تھیں۔ بی جے پی نے ٹیچر کوٹہ سے چار اور گریجویٹ کوٹے سے دو سیٹیں جیتیں۔ ایس پی نے ٹیچر کوٹہ سے دو اور گریجویٹ کوٹے سے تین سیٹیں جیتیں۔ 2020 کے انتخابات میں تین سیٹیں جیتنے والی ایس پی کو اس بار 5 سیٹیں ملی ہیں۔

کانگریس اقلیتی سیل نے سید منیر اکبر کو ریلی کے لیے برج زون کو آرڈینیٹر مقرر کیا

بلند شہر 30/اکتوبر (پریس ریلیز) آئندہ یکم نومبر کو دہلی کے رام لیلا میدان میں ہونے والی عظیم ریلی کے سلسلے میں سید منیر اکبر کو اتر پردیش کانگریس اقلیتی سیل ڈپارٹمنٹ برج کا کوآرڈینیٹر مقرر کیا گیا ہے۔ یہ اہم ذمہ داری ملنے پر سید منیر اکبر نے کہا کہ میں اپنے محبوب لیڈر راہل گاندھی، راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ اور اقلیتی سیل کانگریس کے قومی صدر عمران پرتاپ گڑھی، قومی نائب صدر روبی خان اتر پردیش کے ریاستی انچارج، اتر پردیش کے شریک انچارج محمود خان، صدر سہیل اختر انصاری اور پوری اعلیٰ قیادت کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سید منیر اکبر نے پارٹی ہائی کمان کو یقین دلایا کہ اعلیٰ قیادت کی طرف سے جو ذمہ داری انھیں سونپی گئی ہے وہ اسے پوری لگن اور ایمانداری کے ساتھ نبھائیں گے اور برج زون کی ریلی کو تاریخی بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔

ایس وی ایم انٹر کالج بچیٹی میں کبڈی مقابلہ کا انعقاد

دیوبند، 30 /اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) ایس وی ایم انٹر کالج بچیٹی میں کالج کی کبڈی ٹیم کا مقابلہ سرسوتی بال ودیا مندر اسکول بھٹول کی ٹیم سے ہوا۔ جس میں بچیٹی کی ٹیم اپنی شاندار کارکردگی کی بدولت فاتح بن کر ابھری۔ جیتنے والے کھلاڑیوں کو ٹرافی سے نوازا گیا۔ سماجی کارکن سندیپ تیاگی نے ایس وی ایم انٹر کالج بچیٹی میں کبڈی مقابلے کا افتتاح کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ کھیل بھی اتنے ہی اہم ہیں جتنا کہ پڑھائی۔ نوجوان کھیل کو کیریئر کے طور پر اپنا کر عالمی سطح پر اپنے علاقہ کا سر فخر سے بلند کر سکتے ہیں۔ ایس وی ایم انٹر کالج بچیٹی کی ٹیم نے مقابلے میں 16 پوائنٹس حاصل کیے جبکہ سرسوتی بال ودیا مندر اسکول کی ٹیم صرف 7 پوائنٹس حاصل کر سکی۔ جیتنے والی ٹیم کو ٹرافی سے نوازا گیا۔ کالج کے منیجر پرشانت تیاگی نے تمام کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی۔ اس دوران آرین تیاگی، پرویش چودھری، سریش پال چودھری، سمیت کمار، انکت، شبھم، ساکشی، چھوی، میناکشی، نیتی سینی اور سندھیا چودھری موجود تھے۔

بارش کے دوران چھتاری قصبے میں مکان منہدم، ملبے میں دب کر تین لوگ زخمی

علاج کے دوران چچا بھتیجے کی موت، معمر خاتون شدید زخمی، پولیس محکمہ راحتی کام میں مصروف

بلند شہر 30/اکتوبر (پریس ریلیز) بلند شہر قصبہ چھتاری کے آزاد روڈ محلے میں جمعرات کی رات دیر گئے ایک بجے کے قریب ایک دو منزلہ کچا مکان گر گیا۔ 70 سالہ چندرکلا، اس کا بیٹا راجیش (30) اور پوتا سچن (20) ملبے تلے دب گئے۔ نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (این ڈی آر ایف)، فائر ڈپارٹمنٹ، مقامی پولیس اور انتظامی پولیس امدادی کارروائیوں کے لیے جائے وقوعہ پر پہنچ گئی۔ اے ڈی ایم فائنانس ابھیشیک سنگھ نے بتایا کہ رات تقریباً 2 بجے بچاؤ آپریشن کے دوران بوڑھی خاتون چندرکلا کو ملبے سے نکال کر دانپور سی ایچ سی لے جایا گیا۔ اس کی نازک حالت کے پیش نظر اسے علی گڑھ میڈیکل کالج ریفر کر دیا گیا۔ اس کے بعد راجیش اور سچن کو صبح تقریباً 3 بجے ملبے سے نکالا گیا اور انہیں پہلے دانپور سی ایچ سی لے جایا گیا اور پھر علی گڑھ کے لیے ریفر کر دیا گیا۔ راجیش اور سچن کی جمعہ کی صبح علاج کے دوران موت ہوگئی، جس سے خاندان میں سوگ چھا گیا۔ چندرکلا کے بڑے بیٹے اور سچن کے والد گیان چند نے بتایا کہ وہ اور ان کے تین بھائی گاؤں میں الگ الگ گھروں میں رہتے ہیں۔ راجیش چار بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا، وہ اپنی ماں کے ساتھ آبائی گھر میں رہتا تھا۔ گیان چند کے بیٹے سچن اور راجیش کے درمیان نہ صرف چچا بھتیجے کا رشتہ تھا بلکہ وہ ایک اچھے دوست بھی تھے۔ اس لیے سچن جمعرات کی رات اپنے چچا کے ساتھ سونے چلا گیا۔ رات گئے اس حادثے میں اس کے بھائی اور بیٹے دونوں کی موت ہوگئی۔ ان کی والدہ کی حالت نازک ہے اور علی گڑھ کے اسپتال میں زیر علاج ہے۔ ایس پی دیہات انترکش جین نے بتایا کہ امدادی کارروائیوں کے لیے علی گڑھ سے ملٹی ڈیزاسٹر ریسپانس گاڑی کو بلایا گیا تھا۔

IGNOU کی نئی ڈیجیٹل پہل: اب آن لائن جمع کرائے جاسکتے ہیں اسائنمنٹس، 20 نومبر تک کریں اپ لوڈ

علی گڑھ :30اکتوبر(پی این ایس) اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی نے دسمبر 2026 کے ٹرم اینڈ امتحانات کے لیے ایک آن لائن اسائنمنٹ مینجمنٹ سسٹم شروع کیا ہے۔ اس نظام کے تحت، اوپن اور فاصلاتی تعلیم اور آن لائن پروگراموں میں داخلہ لینے والے اہل طلباء یونیورسٹی کے آن لائن پورٹل کے ذریعے اپنی اسائنمنٹس جمع کرواسکیں گے۔ اس پہل کا مقصد اسائنمنٹ جمع کرانے کے عمل کو زیادہ آسان، منظم اور شفاف بنانا ہے۔ ڈاکٹر اجے وردھن آچاریہ، علاقائی ڈائریکٹر اور IGNOU کے علاقائی مرکز، علی گڑھ کے سربراہ نے کہا کہ یہ ڈیجیٹل پہل طلباء کو ٹیکنالوجی پر مبنی تعلیمی خدمات فراہم کرنے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔

خوش ہو کے پھر ولایت زین العابدین آج، ہم نے بڑے خلوص سے محفل سجائی ہے

جشن ولادت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے سلسلے میں پروقار محفل کا انعقاد

بلند شہر 30/اکتوبر (پریس ریلیز) بلند شہر کے فیصل آباد میں خوشی اور عقیدت کے پرمسرت ماحول میں عالم رضوی کی رہائش گاہ پر حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی ولادت باسعادت کی مناسبت سے ایک پروقار محفل جشن کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں علمائے کرام، شعرائے عظام اور دیگر معزز شخصیات نے شرکت کر کے بارگاہ امامت میں اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کیا۔ محفل کی صدارت مولانا حسن عباس امام جمعہ و جماعت شیعہ جامع مسجد اوپرکوٹ بلند شہر نے فرمائی، جبکہ نظامت کے فرائض دہلی سے تشریف لائے معروف شاعر سید علی عباس نوگانوی نے انجام دیے۔ محفل میں دلشاد سرسوی مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے، جبکہ ارشاد احمد شرر ایڈووکیٹ نے بطور مہمان اعزازی شرکت کی۔ محفل کا آغاز مولانا حسن عباس کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، جس کے بعد جاہت حسین نے نعت رسول پیش کی۔ اپنے خطاب میں مولانا حسن عباس نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی حیات مبارکہ، سیرت و کردار اور دین اسلام کی بقا کے لیے آپ کی عظیم خدمات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے فرمایا کہ واقعۂ کربلا میں نواسۂ رسول حضرت امام حسین علیہ السلام اور آپ کے وفادار ساتھیوں کی شہادت کے بعد امام زین العابدین علیہ السلام نے نہایت صبر و استقامت کے ساتھ دین اسلام کی حفاظت اور پیغام کربلا کی اشاعت کی ذمہ داری ادا فرمائی۔ بے شمار مصائب و آلام کے باوجود آپ نے اپنے اعلیٰ اخلاق، بلند کردار، عبادت و بندگی اور حق و صداقت کے ذریعے انسانیت کی رہنمائی فرمائی۔ محفل میں موجود جن شعراء نے حضرت امام سجاد علیہ السلام کی شان میں منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کیا ان میں سے چند منتخب اشعار قارئین کی نذر ہیں۔

کربلا جب جیت لی پھر عصر عاشورہ کے بعد
چل پڑا اسلام دامن تھام کر سجادؑ کا
دلشاد سرسوی

دونوں جہاں میں آج مسرت سی چھائی ہے
کیسی خبر یہ بادصبا لے کے آئی ہے
خوش ہو کے پھر ولادت زین العابدین آج
ہم نے بڑے خلوص سے محفل سجائی ہے
سید علی عباس نوگانوی

نامِ علی کا اتنا میٹھا لگتا ہے
اس کے آگے شہد بھی پھیکا لگتا ہے
ڈاکٹر سید نظام راہی

کیا ہے تو، کیا تیری ہے حیثیت
جھانک، مومن، گریبان میں
مومن اکبرپوری

دیوالی، چھٹھ پر یوپی میں اضافی بسیں چلانے کا فیصلہ

مراعات کی مدت کے دوران ڈرائیوروں/آپریٹروں کو 400 روپے یومیہ کی شرح سے مراعاتی رقم دی جائے گی: دیاشنکر سنگھ

لکھنؤ: 30 اکتوبر۔اتر پردیش کے وزیر مملکت برائے ٹرانسپورٹ (آزادانہ چارج) جناب دیاشنکر سنگھ نے آنے والے دیوالی اور چھٹھ تہوار (کی مدت) پر ریاست کے لوگوں کو ان کی منزلوں تک محفوظ اور آسانی سے سفر کرنے کے لیے اضافی ٹرانسپورٹ انتظامات فراہم کرنے کی ہدایات دی ہیں۔انہوں نے کہا کہ 6 نومبر 2026 سے 17 نومبر 2026 تک زیادہ سے زیادہ بسیں چلائی جائیں۔ پوروانچل میں چھٹھ تہوار بڑے پیمانے پر منایا جاتا ہے۔میٹروپولیٹن شہروں میں رہنے والے پوروانچل کے بہت سے لوگ اس تہوار پر اپنی منزلوں پر جاتے ہیں۔اس کے پیش نظر ٹرانسپورٹ کے وزیر نے نقل وحمل کو منظم کرنے کی ہدایات دی ہیں۔وزیر ٹرانسپورٹ نے کہا کہ دہلی سے مشرقی اتر پردیش تک مسافروں کی آمدورفت کے لیے مزید بسیں چلائی جائیں۔اس دوران لکھنؤ اور کانپور شہروں کے لیے اضافی بسیں چلانے کا بھی انتظام کیا جانا چاہیے۔اگر مشرقی اتر پردیش کے علاقوں سے غازی آباد اور دہلی اور مغربی علاقوں کی طرف ابتدائی نقطہ سے 60 فیصد سے زیادہ لوڈ فیکٹر حاصل کیا جاتا ہے تو پھر مشرقی علاقے سے بھی اضافی خدمات چلائی جانی چاہئے۔ بھیادوج کے موقع پر مقامی اور قریبی اضلاع میں زیادہ ٹریفک ہے۔لہٰذا علاقائی افسران مقامی سطح پر آمدورفت کے انتظامات کو یقینی بنائیں۔وزیر ٹرانسپورٹ نے ہدایت کی کہ ترغیبی مدت کے دوران کارپوریشن کی بسیں 100 فیصد آن روڈ ہونی چاہئے اور ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے حکام بسوں کے اسمبل اور اسپیئر پارٹس کی دستیابی کو یقینی بنائیں۔انہوں نے کہا کہ ان فٹ بسوں کو کسی بھی صورت میں نہیں چلایا جانا چاہیے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ مراعاتی مدت کے دوران انتہائی خاص حالات کے علاوہ افسران/ملازمین کی چھٹیاں منظور نہ کی جائیں۔ انہوں نے ہدایت کی کہ افسران/ملازمین کی ڈیوٹی روسٹر سسٹم پر لگائی جائے۔ تہوار کے دوران مسافروں کی سہولت کے لیے سٹیشنوں اور بسوں پر صفائی کے انتظامات بہتر ہونے چاہئے۔ اسٹیشنوں پر پینے کے پانی اور بیٹھنے کا انتظام، ڈیجیٹل ٹائم ٹیبل اور ہیلپ سینٹر کا بھی انتظام کیا جائے۔وزیر ٹرانسپورٹ نے ہدایت کی کہ کنٹریکٹ پر چلنے والی بسوں کو مراعاتی مدت کے دوران چھٹی نہ دی جائے۔گاڑیوں کے مالکان کو اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مطلع کیا جانا چاہیے کہ ان کی کنٹریکٹ شدہ بسوں کی مرمت اور آپریشن کے لیے دستیاب ہیں۔ انہوں نے ہدایت کی کہ انفورسمنٹ ٹیمیں فیلڈ انسپکشن کریں۔محفوظ سفر کو یقینی بنانے کے لیے تمام ڈرائیوروں اور کنڈکٹرز کے بریتھلائزر ٹیسٹ کرائے جائیں۔ٹرانسپورٹ کے مینیجنگ ڈائریکٹر مسٹر پربھو نارائن سنگھ نے یقین دلایا کہ وزیر ٹرانسپورٹ کی ہدایات پر عمل کیا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں تمام ریجنل اور اسسٹنٹ ریجنل منیجرز کو ہدایات دے دی گئی ہیں۔ترغیبی مدت کے دوران ریاست کے لوگوں کو محفوظ اور آرام دہ سفر فراہم کیا جائے گا۔مینیجنگ ڈائریکٹر نے کہا کہ مراعات کی مدت کے دوران ڈرائیوروں/ کنڈکٹرز اور اہلکاروں کو مراعات فراہم کی جائیں گی۔انہوں نے کہا کہ ڈرائیورز/ کنڈکٹرز بشمول کنٹریکٹ اور آؤٹ سورس ڈرائیورز/ کنڈکٹرز، جو کم از کم 11 دنوں کے لیے موجود رہتے ہیں اور روزانہ مقررہ اوسط تعداد میں کلومیٹر چلاتے ہیں، انہیں 400 روپے فی دن کی شرح سے 4400 روپے کی ایک بار خصوصی ترغیب دی جائے گی۔مراعات کی مدت کے دوران اوسطاً 300 کلومیٹر فی دن کی ضرورت ہوگی۔ اگر یہ اہلکار 12 دن کی مکمل مراعاتی مدت کے لیے کل ڈیوٹی انجام دیتے ہیں اور مذکورہ کلومیٹر کے معیارات پر پورا اترتے ہیں تو، 400 فی دن کی مراعات قابل ادائیگی ہوگی، جو کل 4800 ہے۔کنٹریکٹ/ آؤٹ سورس ڈرائیوروں/ کنڈکٹرز کو مراعاتی مدت کے دوران مقررہ معیار سے زیادہ اضافی کلومیٹر کے لیے 55 پیسے فی کلومیٹر اضافی اعزازیہ دیا جائے گا۔اس مدت کے دوران، اگر ڈرائیور (باقاعدہ/معاہدہ) الیکٹرک بس پر کم از کم 11 دن کام کرتا ہے اور 3300 کلومیٹر ڈرائیو کرتا ہے، تو تقریباً روپے۔ 1000/- اوپر کے علاوہ ادا کیے جائیں گے۔مینیجنگ ڈائریکٹر نے بتایا کہ ڈپو ورکشاپ اور ریجنل ورکشاپ میں کام کرنے والے ملازمین جو مراعات کی مدت کے دوران مسلسل 12 دن ڈیوٹی کرتے ہیں، جن میں کارپوریشن کے براہ راست منسلک آؤٹ سورس ملازمین بھی شامل ہوں گے، کو 2500 روپے کی یکمشت مراعات دی جائیں گی اور 11 دن تک ڈیوٹی کرنے والے ملازمین کو یکمشت مراعات دی جائیں گی۔ 000,10 اور سروس مینیجرز کو 000,5 روپے دیے جائیں گے جو وہ علاقائی کمیٹی کی سفارش پر بہترین کام کرنے والے علاقائی ملازمین/ نائب افسران میں تقسیم کریں گے۔ اسسٹنٹ ریجنل منیجر ڈپو میں بہترین کام کرنے والے ملازمین اور نائب افسران کو فی کارپوریشن اور کنٹریکٹ شدہ بس 50 روپے تقسیم کرے گا۔مینیجنگ ڈائریکٹر نے کہا کہ ترغیبی مدت کے دوران ٹرانسپورٹ کارپوریشن دہلی سے لکھنؤ، گورکھپور، وارانسی، ایودھیا اور کانپور کے لیے اضافی بسیں چلائے گی۔ اس کے علاوہ غازی آباد، مرادآباد، میرٹھ، بریلی، سہارنپور، آگرہ، علی گڑھ اور اٹاوہ علاقوں کے لیے اضافی بسیں چلانے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔علاقائی مینیجرز ضرورت کے مطابق بس سروس کو بڑھا یا گھٹا سکتے ہیں۔

کسانوں کی خوشحالی اور معاشی خودانحصاری وزیر اعظم کی اولین ترجیح ہے: کیشو پرساد موریہ

کسان سمان ندھی کی 24ویں قسط کے تحت 18,690 کروڑ روپے جاری

لکھنؤ: 30 اکتوبر۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے پردھان منتری کسان سمان ندھی یوجنا کے تحت ملک کے 34.9 کروڑ سے زیادہ کسانوں کے بینک کھاتوں میں 24ویں قسط کے طور پر 18690 کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم منتقل کرنے کے لیے کامیاب وزیر اعظم جناب نریندر مودی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ دیوالی سے قبل کروڑوں کسانوں کے کھاتوں میں سمان ندھی کی رقم کا آنا کسانوں کے لیے خوشی اور مالی مدد کا تحفہ ہے۔ یہ صرف مالی امداد نہیں ہے، بلکہ ملک کے کسانوں کے تئیں وزیر اعظم کی حساسیت، عزم اور احترام کی علامت ہے۔نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی حکومت نے کسانوں کو ملک کی معیشت اور ترقی کی ریڑھ کی ہڈی سمجھتے ہوئے ان کے مفادات کو اولین ترجیح دی ہے۔ پردھان منتری کسان سمان ندھی جیسی تاریخی اسکیموں نے نہ صرف کسانوں کو مالی طور پر مضبوط کیا ہے بلکہ ان کی عزت نفس اور خوداعتمادی کو بھی زندہ کیا ہے۔کسانوں کے بینک کھاتوں میں براہ راست رقوم کی منتقلی نے مڈل مین کے کردار کو ختم کر دیا ہے، شفافیت کو یقینی بنایا گیا ہے اور اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ امداد حقیقی مستحقین تک پہنچے۔ یہ گڈ گورننس اور ٹیکنالوجی کے موثر استعمال کی ایک بہترین مثال ہے۔انہوں نے کہا کہ کسان دن رات محنت کر کے ہم وطنوں کے لیے خوراک پیدا کرتے ہیں۔ان کی محنت ملک کی غذائی تحفظ کو یقینی بناتی ہے اور دیہی معیشت کو مضبوط کرتی ہے۔ اس لیے کسانوں کی آمدنی میں اضافہ، کاشتکاری کے اخراجات کو کم کرنا، زراعت کو منافع بخش بنانا، آبپاشی اور زرعی سہولیات کو بڑھانا اور کسانوں کو جدید ٹیکنالوجی سے جوڑنا حکومت کی ترجیحات میں شامل ہیں۔ وزیر اعظم کی رہنمائی میں، ڈبل انجن والی حکومت کسانوں کو مالی امداد فراہم کرنے، ان کی پیداوار کی مناسب قیمتوں کو یقینی بنانے، زرعی انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانے اور کاشتکاری کو جدید اور ٹیکنالوجی پر مبنی بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ مسٹر موریہ نے کہا کہ وزیر اعظم کا عزم اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ملک کے خوراک فراہم کرنے والے خوشحال، خود انحصاری اور خوش حال بنیں۔ ڈبل انجن والی حکومت مرکز میں کسانوں کے مفادات کے ساتھ اسکیمیں نافذ کر رہی ہے۔ اتر پردیش میں کسانوں کو بھی مختلف عوامی فلاحی اسکیموں کے فوائد شفاف طریقے سے فراہم کیے جا رہے ہیں۔ کسان سمان ندھی نے چھوٹے اور معمولی کسانوں کو ان کی کاشتکاری کی ضروریات کو پورا کرنے میں اہم مدد فراہم کی ہے۔ یہ امداد بیجوں، کھادوں اور دیگر زرعی ضروریات کو پورا کرنے میں مددگار ثابت ہو رہی ہے۔نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کسان کا احترام اور اس کی معاشی بااختیاریت ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کی مضبوط بنیاد ہے۔ جب کسان خوشحال ہوں گے تب ہی گاؤں خوشحال ہوں گے اور ملک خودکفیل ہوگا۔انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ وزیر اعظم کی دور اندیش قیادت میں کسانوں کی زندگیوں میں خوشحالی لانے، ان کی آمدنی اور زرعی پیداوار میں اضافے اور زرعی شعبے کو نئی بلندیوں تک لے جانے کی کوششیں جاری رہیں گی۔ انہوں نے سمان ندھی کی 24ویں قسط پر ملک اور ریاست کے تمام کسانوں کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

اکھلیش یادو کا بی جے پی پر انتخابی دھاندلی اور ووٹ چوری کا الزام

اساتذہ انتخابات میں کامیابی کے بعد 2027ء میں اقتدار تبدیلی کا دعویٰ

لکھنؤ۔سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ جناب اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی سازش کر کے قانون ساز کونسل کا انتخاب جیتنا چاہتی تھی۔ کئی اضلاع میں جہاں بی جے پی کی سیٹنگ ہو گئی تھی، وہاں 90 فیصد تک ووٹنگ کرائی گئی۔لیکن سماجوادی پارٹی کے کارکنوں، رہنماؤں اور امیدواروں نے ووٹروں کے تعاون اور حمایت سے بی جے پی کی سازشوں کو ناکام بنا دیا۔ یہ عوامی فیصلہ بی جے پی کی تعلیم اور اساتذہ مخالف پالیسیوں اور فیصلوں کے خلاف ہے۔ بی جے پی حکومت تعلیم اور امتحانات کی حالت بدتر کر رہی ہے۔اس نے 26 ہزار پرائمری اسکول بند کر دیے۔ اساتذہ کی ملازمتوں کی تعداد کم کر دی۔اس حکومت میں 20 سے زیادہ امتحانات کے پرچے لیک ہوئے۔ جان بوجھ کر پرچے لیک کرائے گئے۔ یہ پرچے لیک کرانے والی حکومت ہے۔ جمعہ کو سماجوادی پارٹی کے ریاستی دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس میں جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے 26 ہزار پرائمری اسکول بند کر دیے، جب کہ ریاست میں شراب کے 27 ہزار ٹھیکے کھلوا دیے۔اسی لیے قانون ساز کونسل کے اساتذہ اور گریجویٹ حلقوں کے انتخابات میں بڑے پیمانے پر خواتین نے بی جے پی کے خلاف ووٹ دے کر اسے شکست دی ہے۔خاتون اساتذہ نے بی جے پی کے خلاف صد فیصد ووٹنگ کی۔ خاتون اساتذہ دیکھ رہی ہیں کہ پرائمری اسکول بند ہو رہے ہیں، تو بیٹیاں کہاں پڑھنے جائیں گی؟ سماجوادی پارٹی نے اساتذہ کے درمیان جو بات رکھی ہے اور جو وعدے کیے ہیں، وہ اساتذہ کے بنیادی مسائل ہیں۔سماجوادی حکومت بننے پر کے جی سے پی جی تک تعلیم مفت ہوگی۔جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے سرکاری ملازمتوں میں 11 ہزار سے زیادہ محفوظ زمرے کی اسامیوں کو ہڑپ لیا ہے۔ پوری ریاست میں بابا صاحب ڈاکٹر امبیڈکر کے 151 مجسمے توڑے گئے، لیکن ان معاملات میں کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ ریاست کے عقیدت مند عوام رام دھن کی چوری کو نہیں بھول سکتے۔کاشی میں منی کرنیکا گھاٹ کی توڑ پھوڑ اور اسے تباہ و برباد کرنے کے واقعے کو کون بھول سکتا ہے؟ وارانسی میں بی جے پی کے ڈبل انجن کی دوہری شکست ہوئی ہے۔اب پارٹی کی اندرونی پھوٹ مزید بے نقاب ہوگی اور بی جے پی میں بھگدڑ مچے گی۔اب بی جے پی کے ٹکٹ والی کھڑکی خالی دکھائی دے گی۔ قانون ساز کونسل میں سماجوادی پارٹی کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اب ایوان میں سماجوادی پارٹی کے ارکان کی تعداد زیادہ نظر آئے گی۔ جب کسی سیاسی جماعت کا گراف اوپر جانے لگتا ہے تو پھر وہ نیچے نہیں آتا۔عوام کو سماجوادی پارٹی پر بھروسا ہے۔ اسمبلی انتخابات میں سماجوادی پارٹی تاریخی کامیابی حاصل کرنے جا رہی ہے۔ قانون ساز کونسل کی اس جیت کے بعد سماجوادی پارٹی کے رہنما مزید صبر، تحمل اور نظم وضبط کے ساتھ بی جے پی کا مقابلہ کریں گے۔جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ جس دن اسمبلی انتخابات کا اعلان ہوگا، اسی دن بی جے پی ہار جائے گی۔ ابھی تو صرف اساتذہ اور گریجویٹ ووٹر ہی باہر نکلے ہیں، اسمبلی انتخابات میں ریاست کی پوری عوام باہر نکلے گی اور بی جے پی کا کہیں پتہ نہیں چلے گا۔عام عوام جمہوریت کو بچانے کے لیے باہر نکلے گی۔ بی جے پی نے دس برسوں میں عوام کو تکلیف، توہین اور دکھ دیا ہے۔اتر پردیش کے مظلوم اور توہین زدہ عوام بی جے پی کا صفایا کر دیں گے۔جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی مسلسل انتخابات ہار رہی ہے۔ بی جے پی لوک سبھا کا انتخاب ہاری اور قانون ساز کونسل کا انتخاب بھی ہاری۔ بی جے پی لوک سبھا میں وہاں سے ہاری جہاں سے فرقہ وارانہ سیاست کی شروعات کی تھی۔ اب کاشی میں بی جے پی کا ڈبل انجن دوہرا صفر ثابت ہوا ہے۔عوام نے وزیر اعظم کے حلقے میں بی جے پی کو شکست دے دی۔ بی جے پی نے کاشی کے عوام کو دھوکا دیا ہے۔کاشی کو کیوٹو بنانے کا خواب دکھایا گیا تھا، لیکن آج بھی سڑکوں پر سانڈ گھوم رہے ہیں، جگہ جگہ کچرا پڑا ہے اور ماں گنگا صاف نہیں ہوئی ہیں۔ اسمبلی انتخابات میں عوام بی جے پی کے خلاف ووٹ دے کر اس کا ہمیشہ کے لیے صفایا کر دے گی۔ایک سوال کے جواب میں جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ الیکشن کمیشن پر سوالیہ نشان لگ گیا ہے۔ ووٹر لسٹ میں دھاندلی ہوئی ہے۔فرضی فارم نمبر 7 بھروائے گئے اور ووٹ کاٹے گئے۔اس کے لیے کون ذمہ دار ہے؟ سماجوادی پارٹی 2022ء سے ووٹ چوری اور ووٹ کاٹنے کا معاملہ اٹھا رہی ہے۔ اس کے بعد سماجوادی پارٹی کو نوٹس بھی ملا تھا۔جواب میں الیکشن کمیشن کو 8 ہزار حلف نامے دینے کے باوجود کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ جناب یادو نے کہا کہ ووٹر لسٹ میں اصلاح کی ضرورت ہے۔الیکشن کمیشن کے پاس ٹیکنالوجی موجود ہے۔ بایومیٹرک نظام اور مشینیں بھی ہیں۔ جب گرام سبھا کی سطح پر بایومیٹرک مشین موجود ہے تو الیکشن کمیشن ووٹر لسٹ میں اصلاح کیوں نہیں کر رہا ہے؟ انہوں نے مطالبہ کیا کہ الیکشن کمیشن ٹیکنالوجی کا استعمال کر کے ووٹر لسٹ میں اصلاح کرے۔آدھار کارڈ دھات کا بنایا جائے اور ووٹر لسٹ کو آدھار کارڈ سے منسلک کیا جائے۔انہوں نے کہا کہ بی جے پی سازشیں کرتی ہے۔ جہاں بی جے پی اور سنگھی عناصر موجود ہیں، وہاں سازش ہوتی ہے۔جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ ملک میں سب سے زیادہ سائبر جرائم اتر پردیش میں ہو رہے ہیں۔ یہ حکومت بچوں اور ان کے سرپرستوں کا ڈیٹا جمع کر رہی ہے۔آخر وہ اس ڈیٹا کا کیا کرے گی؟ کیا اسے کسی کو فروخت کرنا چاہتی ہے؟ بینکوں میں کھاتوں سے دھوکا دہی کر کے رقم نکالی جا رہی ہے۔

”ووٹ بچاؤ، ملک بچاؤ“ مہاریلی میں یوپی رقم کرے گا تاریخ: آرادھنا مشرا مونا

یکم نومبر کو رام لیلا میدان میں بڑی شرکت یقینی بنانے کی حکمتِ عملی تیار

لکھنؤ، 30 اکتوبر۔جمہوریت، آئین اور حقِ رائے دہی کے تحفظ کے عزم کے ساتھ یکم نومبر 2026ء کو دہلی کے تاریخی رام لیلا میدان میں منعقد ہونے والی کانگریس کی ”ووٹ بچاؤ، ملک بچاؤ“ مہاریلی کو کامیاب بنانے کے لیے اتر پردیش کانگریس کمیٹی نے اپنی پوری تنظیمی طاقت جھونک دی ہے۔دہلی کے وار روم سے قومی جنرل سکریٹری اور انچارج تنظیم جناب کے۔ سی۔ وینوگوپال جی ہر ریاست میں ریلی کی تیاریوں کی کمان سنبھالے ہوئے ہیں۔دہلی وار روم سے اتر پردیش کے صدر دفتر میں واقع کنیکٹ سینٹر (کانگریس وار روم) کے ذریعے پارٹی کی تمام محاذی تنظیموں، شعبوں، تمام چھ زونوں اور ریاست کے تمام 75 اضلاع کی تیاریوں کا مسلسل جائزہ لیا جا رہا ہے اور نگرانی کی جا رہی ہے۔ریاستی کانگریس صدر محترمہ آرادھنا مشرا ’مونا‘ کی قیادت میں ریاستی کانگریس نے ریلی میں زیادہ سے زیادہ شرکت یقینی بنانے کے لیے وسیع حکمت عملی تیار کی ہے۔ضلعی سطح سے لے کر ریاستی سطح تک تنظیم کو سرگرم کرتے ہوئے کارکنوں کو دہلی پہنچانے کے لیے مربوط کوششیں کی جا رہی ہیں۔ پارٹی کا ہدف ہے کہ اتر پردیش کی شرکت اس مہاریلی کو تاریخی بنائے اور جمہوریت کے تحفظ کا پیغام ملک کے کونے کونے تک پہنچے۔محترمہ آرادھنا مشرا ’مونا‘ نے بتایا کہ ریلی کی تیاریوں کو حتمی شکل دی جا رہی ہے۔ ریاست کے تمام چھ زونوں، مغربی، برج، اودھ، بندیل کھنڈ، پریاگ اور پوروانچل زون میں تنظیمی اجلاس منعقد کیے جا چکے ہیں۔تمام 75 اضلاع میں ضلعی صدور اور سینئر رہنماؤں کے ساتھ تال میل قائم کر کے دہلی پہنچنے کے لیے تفصیلی لائحۂ عمل تیار کیا گیا ہے۔ پارٹی کی تمام محاذی تنظیموں، شعبوں اور سیلوں کو بھی سرگرم ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں، تاکہ ہر سطح پر بہتر تال میل اور موثر شرکت یقینی بنائی جا سکے۔ریاستی انچارج جناب راجندر پال گوتم جی نے دہلی ریلی کے سلسلے میں سنجیدگی کے ساتھ قیادت کی ذمہ داری سنبھال رکھی ہے۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کی جانب سے تمام اضلاع میں اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے سینئر رہنماؤں کو رابطہ کاری کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ یہ رہنما ضلعی سطح پر تیاریوں کی نگرانی کر رہے ہیں اور کارکنوں کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں۔اس کے علاوہ جناب راجندر پال گوتم جی نے سول سوسائٹی، سماجی تنظیموں اور دانشوروں سے بھی رابطہ قائم کر کے انہیں جمہوریت اور حقِ رائے دہی کے تحفظ کی اس مہم سے وابستہ ہونے اور دہلی پہنچنے کی اپیل کی ہے۔اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے کارگزار صدر اور رکن پارلیمنٹ جناب عمران مسعود نے مغربی اتر پردیش میں دہلی ریلی کے لیے پوری مضبوطی کے ساتھ محاذ سنبھال رکھا ہے۔ جناب عمران مسعود کے مطابق وہ اب تک 30 سے زیادہ تنظیمی اجلاس منعقد کر چکے ہیں، وہیں مشرقی اتر پردیش سے دہلی ریلی میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو لانے کی ذمہ داری کانگریس کے سینئر ریاستی نائب صدر جناب دیویندر نشاد اور جناب آلوک پرساد نے سنبھال رکھی ہے۔ وہ زون اور ضلع وار اجلاس منعقد کر کے اس سلسلے میں ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں۔جناب عمران مسعود نے مغربی اتر پردیش کے مختلف اضلاع کے علاقوں کا دورہ کر کے کانگریسی کارکنوں اور عام لوگوں سے ملاقات کی اور آئین و جمہوریت کے تحفظ کے ساتھ ساتھ جمہوریت میں سب سے بڑی طاقت یعنی ووٹ کے حق کی حفاظت کے لیے دہلی پہنچنے کی اپیل کی۔

فارسی زبان قدیم ہندوستان کی شناخت کا ایک اہم وسیلہ: پروفیسر سید حسن عباس

شعبۂ فارسی لکھنؤ یونیورسٹی میں توسیعی خطبہ کا انعقاد

لکھنؤ:30 اکتوبر (پی این ایس) شعبہ فارسی، لکھنؤ یونیورسٹی کے زیر اہتمام ”ہندوستان میں فارسی زبان کی اہمیت“ کے عنوان سے ایک توسیعی خطبے کا انعقاد کیا گیا۔ اس علمی و ادبی نشست کا مقصد ہندوستان کی تہذیبی، تاریخی، ادبی اور علمی روایت میں فارسی زبان کے نمایاں کردار کو اجاگر کرنا اور نئی نسل کو اس زبان کی اہمیت وافادیت سے روشناس کرانا تھا۔ پروگرام میں فارسی زبان و ادب سے وابستہ ممتاز اساتذہ اور اہلِ علم نے شرکت کی۔اس موقع پر پروفیسر سید حسن عباس، سابق صدر شعبۂ فارسی، بنارس ہندو یونیورسٹی وسابق ڈائریکٹر رامپور رضا لائبریری، مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے، جب کہ ڈاکٹر سید تقی عباس ”کیفی“، اسسٹنٹ پروفیسر، ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر یونیورسٹی، مظفرپور، بہار، مہمانِ ذی وقار کے طور پر موجود رہے۔ پروگرام کا آغاز استقبالیہ کلمات سے ہوا۔ پروفیسر سید غلام نبی احمد، صدر شعبۂ فارسی، لکھنؤ یونیورسٹی نے مہمانانِ گرامی کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کی تشریف آوری پر مسرت کا اظہار کیا۔انہوں نے اس طرح کی علمی نشستوں کو شعبے کی تعلیمی و تحقیقی سرگرمیوں کا اہم حصہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اساتذہ اور محققین کے درمیان علمی تبادلے سے نہ صرف طلبہ کی علمی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ زبان و ادب کے فروغ کے نئے امکانات بھی پیدا ہوتے ہیں۔ انہوں نے مہمانانِ گرامی کی علمی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کی شرکت کو شعبۂ فارسی کے لیے باعثِ مسرت قرار دیا۔ پروگرام کی نظامت اور موضوع کا تعارف ڈاکٹر شبیب انور علوی، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ فارسی، لکھنؤ یونیورسٹی نے پیش کیا۔ انہوں نے اپنے تمہیدی کلمات میں ہندوستان میں فارسی زبان کے تاریخی پس منظر، اس کے علمی و ادبی سرمائے اور برصغیر کی تہذیبی تشکیل میں اس کے کردار پر روشنی ڈالی۔انہوں نے واضح کیا کہ فارسی زبان محض ایک زبان نہیں بلکہ ہندوستان کی مشترکہ تہذیبی وراثت، تاریخی شعور اور ادبی روایت کا ایک اہم حصہ ہے۔اس زبان میں محفوظ علمی و ادبی ذخیرے کا مطالعہ ہندوستان کی تاریخ اور تہذیب کو سمجھنے کے لیے نہایت اہمیت رکھتا ہے۔مہمانِ خصوصی پروفیسر سید حسن عباس نے اپنے توسیعی خطبے میں ہندوستان میں فارسی زبان کی تاریخی حیثیت اور اس کی علمی وادبی اہمیت پر اظہارِ خیال کیا۔انہوں نے فارسی زبان کے وسیع تاریخی پس منظر اور ہندوستان میں اس کے فروغ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے اس امر کی اہمیت واضح کی کہ فارسی کے مطالعے کے بغیر برصغیر کی تاریخ، ادب، تہذیب اور فکری روایت کے متعدد اہم گوشوں کو پوری طرح سمجھنا ممکن نہیں۔ فارسی زبان نے صدیوں تک ہندوستان کے علمی، ادبی، انتظامی اور تہذیبی حلقوں میں نمایاں مقام حاصل کیے رکھا، جس کے اثرات آج بھی مختلف تاریخی دستاویزات، ادبی تصانیف، تذکروں اور مخطوطات میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

لینگویج یونیورسٹی میں معروف ادیب و محقق پروفیسر مجاور حسین رضوی کے انتقال پر تعزیتی نشست

لکھنؤ، 30 اکتوبر 2026:خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے اشعبۂ اردو میں معروف ادیب، محقق اور نقاد پروفیسر مجاور حسین رضوی کے انتقال پر ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا۔اس موقع پر اردو، فارسی اور عربی کے اساتذہ نے مرحوم کی علمی، ادبی، تحقیقی اور تدریسی خدمات کو یاد کرتے ہوئے انھیں خراج عقیدت پیش کیا۔صدر شعبۂ اردو پروفیسر ثوبان سعید نے اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ پروفیسر مجاور حسین رضوی اردو ادب کی ایک ممتاز علمی و ادبی شخصیت تھے جنھوں نے اپنی تحقیقی بصیرت، تنقیدی شعور اور تخلیقی صلاحیتوں کے ذریعے اردو زبان وادب کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ان کی شخصیت کا ایک اہم وصف یہ تھا کہ انھوں نے تحقیق وتنقید کے ساتھ تخلیقی ادب کی مختلف اصناف میں بھی اپنی صلاحیتوں کا اظہار کیا۔وہ ایک کثیر التصانیف ادیب تھے اور ان کی تصانیف اردو ادب کے متنوع موضوعات اور اصناف سے ان کی گہری وابستگی کی عکاسی کرتی ہیں۔ انھوں نے پروفیسر مجاور حسین رضوی کی تدریسی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی ادیب اور محقق کی علمی میراث کا ایک اہم پہلو اس کا درس وتدریس سے تعلق اور طلبہ کی علمی وفکری تربیت میں اس کا کردار ہوتا ہے۔ پروفیسر مجاور حسین رضوی کی ادبی و تحقیقی زندگی اس حقیقت کی یاد دہانی کراتی ہے کہ علم و ادب سے وابستگی محض تصانیف کی اشاعت تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کا اثر مطالعے، تدریس، علمی مکالمے اور آنے والی نسلوں تک علم کی منتقلی کے ذریعے بھی قائم رہتا ہے۔ پروفیسر ثوبان سعید نے کہا کہ پروفیسر مجاور حسین رضوی کا انتقال اردو ادب کے علمی و تحقیقی حلقے کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ان کی علمی و ادبی خدمات اور گراں قدر تصانیف انھیں ادبی دنیا میں زندہ رکھیں گی اور ان کا کام آئندہ بھی اہلِ علم وادب کی توجہ کا مرکز بنا رہے گا۔

ستیہ کمار آئی آر آئی ٹی ایم کے نئے ڈائریکٹر جنرل مقرر

لکھنؤ۔ بھارتی ریلوے ٹریفک سروس (آئی آر ٹی ایس) کے 1991 بیچ کے سینئر افسر جناب جی۔ وی۔ ایل۔ ستیہ کمار نے 30 اکتوبر کو انڈین ریل ٹرانسپورٹ مینجمنٹ انسٹی ٹیوٹ (آئی آر آئی ٹی ایم) لکھنؤ کے ڈائریکٹر جنرل کا عہدہ سنبھال لیا۔ اس ذمہ داری کے ساتھ ساتھ وہ وزارتِ ریلوے کے تحت سینٹر فار ریلوے انفارمیشن سسٹمز (سی آر آئی ایس) کے مینیجنگ ڈائریکٹر کا اضافی عہدہ بھی سنبھالیں گے۔جناب ستیہ کمار نے انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (آئی آئی ٹی)، مدراس سے الیکٹرانکس و کمیونیکیشن انجینئرنگ میں بی ٹیک کی ڈگری (1990ء) حاصل کی ہے۔اس کے علاوہ انہوں نے آسٹریلیا کی یونیورسٹی آف میلبورن سے بزنس مینجمنٹ میں پوسٹ گریجویشن (ایم بی اے) کی ڈگری بھی حاصل کی ہے۔ تکنیکی اور انتظامی شعبوں میں تعلیمی قابلیت کے ساتھ ریلوے آپریشنز اور ڈیجیٹل تبدیلی کے میدان میں ان کا وسیع تجربہ انہیں تکنیکی مہارت اور انتظامی قیادت کا منفرد امتزاج فراہم کرتا ہے۔جناب ستیہ کمار بھارتی ریلوے میں ڈیجیٹل تبدیلی کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ ریلوے آپریشنز اور نظامِ کار کو ڈیجیٹل بنانے کی سمت میں ان کی قیادت اور آپریشنز، انتظامیہ، مارکیٹنگ، تحفظ، اسٹریٹجک منصوبہ بندی اور ادارہ جاتی قیادت کے شعبوں میں وسیع اور متنوع تجربہ حاصل ہے۔ اپنے دورِ ملازمت میں انہوں نے بھارتی ریلوے اور دیگر ٹرانسپورٹ اداروں میں کئی اہم عہدوں پر خدمات انجام دی ہیں۔انہوں نے والٹیئر اور پالگھاٹ سمیت مختلف ریلوے ڈویژنوں میں آپریشنز چیف کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے وشاکھاپٹنم پورٹ ٹرسٹ کے نائب چیئرمین اور چیئرمین کے عہدوں پر بھی کام کیا ہے۔انہوں نے سینٹرل ریلوے اور ساؤتھ ریلوے کے زونل ہیڈکوارٹرس میں مارکیٹنگ اور سیفٹی چیف کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دی ہیں۔ خدمات خصوصی اہمیت کی حامل رہی ہیں۔ انہیں بھارتی ریلوے میں ڈیجیٹلائزیشن کے عمل کو تیز رفتار بنانے والے صفِ اول کے افسران میں شمار کیا جاتا ہے۔آئی آر آئی ٹی ایم کے ڈائریکٹر جنرل کی نئی ذمہ داری کے ساتھ سی آر آئی ایس کے مینیجنگ ڈائریکٹر کا اضافی عہدہ سنبھالنے سے بھارتی ریلوے میں تکنیکی جدت اور صلاحیتوں کی ترقی کے درمیان تال میل مزید مضبوط ہونے کی توقع ہے۔جناب ستیہ کمار کو ریلوے

آر ڈی ایس او میں سبکدوش افسر اور ملازمین کے اعزاز میں الوداعی تقریب

لکھنؤ۔آر ڈی ایس او کی جانب سے پربھاس دنسنا، ڈائریکٹر جنرل آر ڈی ایس او کی صدارت میں 30 اکتوبر 2026ء کو اکتوبر 2026ء میں سبکدوش ہونے والے ایک افسر اور دو ملازمین کے اعزاز میں خصوصی الوداعی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔اس موقع پر انتظامیہ کی جانب سے سبکدوش ہونے والے ملازمین کو مبارکباد پیش کی گئی۔تقریب میں جناب قاضی معراج احمد، ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل، آر ڈی ایس او، پرنسپل چیف پرسنل آفیسر اور آر ڈی ایس او کے دیگر سینئر افسران بھی موجود تھے۔